کلیاتِ آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمل کلام

مرتبہ

ڈاکٹر پریم ناتھ گنجو

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سری نگر

کلیاتِ آزاد

عبد الاحد آزاد مرحوم کا مکمّل کلام

مرتّبہ

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو

جمّوں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سرینگر

ناشر :-

سیکریٹری جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

گوڈنیک چھاپ :-

پانژہ ہتھ (۵۰۰)

پرنٹنگ :-

آنندہ پریس۔ جالندھر

موٗل :-

موہن لال کول
۳۱ مئی سنہ ۱۹۸۵

عالمَ ہا کرِہ یاد آزاد آزاد
کُنہِ ساتہٕ وُچھنہٕ یاد پاوِے ہٕ دہٕ نو

(آزاد)

حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب ۱۹۴۸ء کی بہار میں بسترِ مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر ـــــ اُن کی ادبی تخلیقات کا پلندہ ـــ ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سرہانے بند رہتا تھا۔ اور اس حال میں شاید ان کی روح سودا کا یہ شعر گنگناتی رہی ہوگی

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لیے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمست کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفق پر اُبھر آیا۔ اور آزاد کی وفات کے کچھ عرصہ کے بعد ہی اُن کی شعری و نثری تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہوگئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے برمحل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں اپنے وجود میں آجانے کے بعد ہی آزاد کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور اُنہیں شایانِ شان طریقے پر زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثا سے مناسب معاوضہ پر "کشمیری زبان اور شاعری" اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے سودات حاصل کیے گئے۔

"کشمیری زبان اور شاعری" کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شایع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویزی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیاتِ آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈیمی اپنے اس عہدِ وفا سے پوری طرح عہدہ برآ ہوگئی ہے۔ اور مرحوم آزاد کے تمام افادات منظرِ عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئے ہیں۔

اس مجموعے کے متعلق یہ بات بتلانا ضروری ہے کہ اس میں آزاد کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شایع کیا گیا ہے۔ اُن کا بہت سا کلام

اگرچہ پہلے بھی شایع ہو چکا تھا۔ لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالب کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع

غنچہ میں دل تنگ ہے حوصلۂ گل ہنوز

قارئین خود اندازہ کرسکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُس سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا وسیع اضافہ ہوا ہے۔ "کلیاتِ آزاد" کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزاد نے دمِ واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرالیا تھا۔ اور جو آزاد کی سوانح اور فکری ارتقاء کے اُتار چڑھاؤ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراقِ پریشاں کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں جانفشانی اور عرق ریزی سے گریز نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کردی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کردیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزاد کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقدیم زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آئندہ محقق اور نقاد کا کام آسان بنادیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزاد کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مفید روشنی ڈالتا ہے۔

اُمید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی۔

محمد یوسف ٹینگ

سرینگر: اول مئی سنہ ۶۷ء

ؤ

ترتیب

ب

پ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

معہ سے خاتمہ ۴۲۳

ایوانِ غزل ۴۶۷

پیامِ آزاد ۴۶۸

قطعات ۴۸۱

موےخانہ ۴۸۷

صفحہ

صفحہ

ر

صفحہ

دورِ اول ۶۰۱

غزلیات ۶۰۲

ببق

شمار	صفحہ
(۲۳۸) مَدنو پرٕدٕ رویس تَل	۶۲۷
(۲۳۹) کامہٕ دیوٕ لاگت جامہٕ گوہ لاگی	۶۲۹
(۲۴۰) پردی کرٕ طوٗرِچ نوٗرہ مشعلے	۶۳۰
(۲۴۱) چھُہ بلبُل در عذابو لو	۶۳۲
(۲۴۲) گُل فوٚلی میہٕ لولہٕ باغَس	۶۳۳
(۲۴۳) جانٕکٕ پرٕدا چھُنہٕ جانبازَس	۶۳۵
(۲۴۴) عید چھم تہٕ قربان سرکرے، بوزتَم سوال اے نازنین	۶۳۶

پیش لفظ

عبدالاحد آزاد کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اونچے درجے کے تعلیمیافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز اُن کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے اُنہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزاد نے زندگی کے کڑوے کسیلے مرحلے گذار دئے اور ایسا نغمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دُکھی دِلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزاد نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا، بلکہ ایک اور سرمایہ، ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدردانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نہ صرف آزاد کی شاعری کے قدردانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزاد کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قایم رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کرسکتا ہے۔

آزاد سچے شاعر کی طرح ایک لااُبالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضایع ہو گئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ انہیں پڑھنا اور قلمبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدردان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک دُھن، تحقیق اور تجسس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف والہانہ ذوق بلکہ ادائے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجو کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزاد کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہوسکا ہے۔

ڈاکٹر گنجو کے ذوق ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی مصروفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعی بلیغ کی۔ وہ کشمیری کے صاحب ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے

ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب کر کے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک حاوی اور بسیط مقدمہ اُردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزادؔ کا فیضان، کشمیر کی چار دیواری سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ عظمت اور ان کی فکر کی رنگارنگی سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجو صاحب کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے سے پہلے بالاستیعاب مطالعے کا موقع ملا۔ آزادؔ کی فکر و فن میں جو مضمر صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجو صاحب کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری کی بڑی بھاری خدمت تصور کی جاسکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزادؔ کی اردو میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے آزادؔ محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے ارتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی۔ جس کا مظہر ثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے جو انہوں نے اُردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہلِ قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب توضیح اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو دنیا کو اندازہ ہوسکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف توصیف کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشان منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربرآوردہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی بلیغ کریں گے۔

سرینگر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

عبدالقادر سروری

صدر شعبہ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

تمہید

مرحوم آزادؔ کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں مہجورؔ صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات میں ایک دوسرے کا رجحان طبیعت دیکھکر ہم میں باہمی مُوانست قایم ہو گئی چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا، اور رات رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بسلسلہ ملازمت سرکار آزادؔ کے آبائی گاؤں راؔنگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط وکتابت شروع ہوئی۔ ان کے کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں، جہاں خطوط میں دوستانہ جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر میں ادبی ذوق وشوق بھرا پڑا ہے۔ طرزِ تحریر رنگین ہے اور آزادؔ کے ادبی

جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں بسا اوقات آزاد اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رحلت سے ایک دن پہلے جب آزاد کو اپنی زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اور لقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔ "جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیائی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ ادبیات[1] میرا سارا سرمایہ ہے۔ میں ان کاغذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پائے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کاغذات کو پنڈت پریم ناتھ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے حوالے کیا جائے تا کہ وہ ان کاغذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔

---

[1] یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپا کر شایع کردی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پر آزاد کے سرہانے تھی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ (گنجو)

اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا گورنمنٹ نے آزاد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوضہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سورسیار گاؤں میں ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزاد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سورسیار جا کر اُن کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گذشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم محو شدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالا کی توجہ اس سرمایۂ ادب کی طرف مبذول کراتا رہا۔ لیکن کسی ایک صاحب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہو سکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائم منسٹر جموں و کشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایۂ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شایع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے معقول

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تاحیات عنایت ہوئی۔ مرقد آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قایم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ قایم ہوا، تاکہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپوا کر شایع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مدنظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے ؎

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

میں اپنی مصروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایۂ جاں بنا لیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراقِ پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اُس کا فیصلہ قارئین کرسکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کردی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجایش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں۔ میں اُن احباب کا شکر گذار رہونگا جو اس قسم کی فرد گذاشتوں کی نشاندہی کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر خواہ تلافی ہوسکے۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے قیمتی مشورے دئے۔ جموں وکشمیر یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالقادر سروری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر ثانی کی اور کچھ مُفید مشورے دئے۔ اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔ میرے عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں اُن کا بھی شکر گذار ہوں۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں۔ مقدمہ میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت اور ان کے فکروفن سے متعارف ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لاحاصل نہیں سمجھونگا

۴۴۲۔ جواہر نگر سرینگر

پدم ناتھ گنجو

۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

دیباچہ و مقدمہ

پیدائش، حسب و نسب

عبدالاحد ڈار آزاد موضع رانگر میں ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں سمت ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگر سرینگر سے جنوب مغرب کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزاد کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے" والد بزرگوار صوفی منش تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی کتابوں کے آگے کچھ پڑھا نہ سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے لیکن یہ کیسے ہوسکتا تھا۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند　　میلِ آں را در دلش انداختند

سمت ۱۹۷۳ب (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔"

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانی مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۷۵ بکرمی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس گئے گاؤں زوہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق از بس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہوگئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہوگیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلبار کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ سمت ۱۹۸۲ب (۲۶-۱۹۲۵ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مرحوم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شست اور نادرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ۔ آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور ستھرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشائی گفتار میں مبدل ہوتے تھے۔ حافظ تیز تھا۔ سماع کے شایق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتدا

آزاد نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔ "میرے والد بزرگوار (خدا اُن کو مغفرت کرے) شعر و سخن کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مثنویاں پڑھنے اور سننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

تخلص

تخلص کے بارے میں لکھا ہے ۔ "میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام احمد ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جانباز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۸۸ بکرمی (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں۔" حاکمانِ وقت آزاد سے اُلجھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور" میں ترال کے مڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی ادبی کتابیں اور رسالے، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ ترال میں روزانہ صبح کے چار بجے شاہمدانؒ صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں ؎

ترالی مژری جانباز باز نیوءنی ہالہ ہندر یٲٹھو نیوٚو لاٴنی یے
آزاد وۅن نس شاہِ ہمدانی ہالہ ہندر یٲٹھو نیوو لاٴنی یے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانباز کو گیند کی طرح ترال پہنچا دیا۔ شاہ ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔" حاکمان وقت کا قہر، گھر بار سے جلاوطنی۔ یہاں تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو ازراہِ سزا نوکری سے چھٹی

ملنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اکلوتا بیٹا جاں بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزادؔ کو داغِ مفارقت دے گیا۔ دوا ناکام، دعا ناکام، آزادؔ کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ اَحد جانباز نہ رہا۔ آزادؔ ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

نوکری کا سلسلہ

آزادؔ ۱۹۱۸ء میں سرکاری نوکری میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال تک زوہامہ کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترال مڈل سکول میں کچھ عرصہ گذار کر ڈیڑھ سال کی مدت گیورُو کے مدرسے میں گذاری۔ اس کے بعد ۳۴-۱۹۳۳ء میں نارمل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سرینگر آئے۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ زوہامہ کے مدرسے میں متعین رہے۔ زاں بعد ایک سال بڑنہ وار کے مدرسے میں گذارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادمِ حیات سورسیار میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

آخری بیماری

یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزادؔ صحتِ کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور مصروفِ علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سورسیار میں بخار اور دردِ شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیبوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اقربا نے ان کو سرینگر رتن رانی

ہسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص "اپنڈی سائیٹس" ہوئی۔ جس کے لئے ابتدا میں آپریشن کرایا جانا چاہیئے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو سرینگر کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کر چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ ۵۴ برس کی عمر پا کر ۴؍ اپریل ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزادؔ کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجورؔ نے تاریخ وفات کہی ؎

آہ آزادؔ از جہاں روپوش شد ۔۔۔ یا کہ از جام بقا مدہوش شد

بہر سال رحلتش مہجورؔ گفت ۔۔۔ بلبل شیریں بیان خاموش شد

۱۹۴۸ء

اقرباء میت کو رانگر لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں اُن کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سُپرد خاک کیا۔

مہجورؔ سے ملاقات اور اُس کا اثر

۱۹۳۵ء میں رانگر میں کسی مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجورؔ بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے کیمپ پر آئے تھے۔ آزادؔ موضع رانگر میں سکونت رکھتے تھے۔ مہجورؔ کی شاعری کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی شاعری کے پرستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی سوانح حیات لکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزادؔ نے نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ مہجورؔ کی شاعری کے ایک مداح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزادؔ اپنی غزلیں مہجورؔ کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجورؔ لکھنے میں وہ اسی وقت سے مصروف ہوئے۔

مہجورؔ کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام شروع ہوا۔ اس کام میں آزادؔ کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے اور اس میں کافی وسعت، لوچ اور برجستگی دیکھکر اس کی کس مپرسی سے متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور لکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشمیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ شعرائے سلف کے حالات، اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتادہ علاقوں میں جا جاکر پیر و جوان سے عجز و انکسار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ مسالا جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بوڑھیوں سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں کیں اور ان کے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کہ فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا نواسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس طرح کی "کھوڈہ فیچہ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو سنہ ۱۹۳۵-۳۶ء سے تا دم مرگ یعنی سنہ ۱۹۴۸ء تک "تاریخ ادبیات کشمیر" کے لیے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے میں بھی ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعر العجم کے ہم پلہ کہی

جاسکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کوشاں رہے۔ لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا اُن کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے اُن کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب اُن کی حیات میں طبع نہ ہوسکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شایع کیا ہے۔

بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور عجز و انکسار اُن کی فطرت کے خاص اجزاء تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشرو اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شائد اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو متحمل نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے بدوران جنگ سنہ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہمدرد اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہمدرد کے ایڈیٹر پنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور مابعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

Imp.

آزادؔ کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہو گئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزادؔ کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آرا نظمیں مثلاً مناظرہ عقل و عشق، شکوۂ کشمیر، شکوۂ ابلیس، سبھاش بوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شایع ہو چکی تھیں۔

شاعری کے تین ادوار

آزادؔ کی شاعری کے تین ادوار کہے جا سکتے ہیں۔ ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے کئی وجوہ کی بنا پر اس کتاب میں دورِ ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہواً یا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہو گیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

دورِ اوّل

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضائے شاعری کے مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جا سکتا۔ مثنوی کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

دورِ ثانی

یہ دور آزادؔ کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزادؔ کی شاعری کا یہ دوسرا دور کہا جاسکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے۔ جنمیں نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

دورِ ثالث

دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہو گئے تھے حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقروض کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پہ آزادؔ کے مدِ مقابل تھے۔ ایک طرف آسایش دوگیتی اور دوسری جانب مشکلہائے ہر دو عالم کی متضاد تصاویر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا اور دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار لیکر ناانصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسرِ پیکار ہو جائے، تو ایک فطری بات ہوگی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور آزادؔ کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آرا نظمیں 1938 - 48

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری نشو و نما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی تفصیل یہ ہے:-

نظم

(۱) مثنوی ژندہ بدن و معیار (۲) مثنوی قمر الزمان (۳) غزلیات (۴) رباعیات و قطعات (۵) نظمیں:- پیام آزادؔ میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک مثلاً "دریاؤ" "لاثانی اور لافانی ہیں (۶) ندائے ہاتفی اُن کی چھوٹی بڑی کئی چیدہ چیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں قابل ذکر ہیں۔ مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور بے خودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خواباہ خیالاہ و ہماہ گم ناہ، صبح صادق یا دُن تہ بُجر۔ سرمایہ داری، پاں ژادر، سون، خودا، عید، میون وطن انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں مناسب مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل "ہاں بڑھے چلو" کے نعرے سے بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی خود غرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگیاشی للتادتیہ کی زبانی اپنے ہموطنوں کو وحدت، یگانگت، باہمی آشتی و اتحاد، "پریم اور لول" کے ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھا دھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں دے دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ حریت سے نہ بھٹکیں۔ اُڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے درختوں سے، گرتے آبشاروں سے، گل و بلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گرمجوشی، محبت، آشتی اور ملنساری کے عمل پیہم اور آزادی کے سبق سُناتے رہے۔

تصنیفات ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں۔ مثنوی "زندرہ بدن و معیار" موسوم بہ "تبسم گل" ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی "قمر الزمان" ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام موزون ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

صرف کیے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزاد کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نثر

(۱) تاریخ ادبیات کشمیر، شعرائے ازمنہ حال وسلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جا چکی ہے۔

(۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی گریز کے مصنف مقبول شاہ کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزاد نے مقبول کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محو شدہ اوراقِ پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیات مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزاد اور غزل

آزاد کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔ جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذباتِ قلبی کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنائع اور بدائع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چن چن کر یوں جوڑتے ہیں کہ ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنف شعر میں ہم قافیہ مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے فلسفہ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی بہت ساری غزلیں اُن کی پولیٹیکل شاعری کے بہترین نمونے ہیں۔ مہجور کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری کی دقیانوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوف کی دلدل سے نکال کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو بلکہ فلسفہ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں، ان کو ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا

اکثر کلام آزاد نے خود تلف کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزاد احمد تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزاد کا معیار سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے نابالغ آزاد کا کلام ان کی ترازو میں تل نہ سکا، اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا۔

ساقی و صراحی و مے و جام
غوغائے شراب خانہ کوت گوم

اے بادِ صبا شباہ گڑ ھک نا
احمدؔ نی وَنہ ہس فسانہ کوت گوم

(صنعت مراۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکدہ کا شور و غل میری وہ محفل مے کشی کیا ہوئی؟ باد صبا! کبھی محبوب کے وہاں جا کر رات کو احمد کا فسانہ سنا کر نہ آئے گا!

(۱) کس وہ ژوَلم بالہ یار ہے ویسی یے
تھوونم للہ وُن نار ہے ویسی یے

(۲) ابرو چاڑ بھہ مژہ تیر لائیتھ
چشمن سخت خمار ہے ویسی یے

(۳) تن من زالُن شب و روز نالُن
احمدؔ س لھاؤ سی نم کار ہے ویسی یے

(۴)

مس چینتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مے خانہ ہے پیمانہ ہے پیمانہ ہے

(۵)

دل از جنون تھوونم برتھ جاے نصیحت آدرتھ

چھس زندہ آسِتھ یا مرِتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

مفہوم :- (۱) سکھی ! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست مجھ سے دور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوزِ عشق کی تپش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی ! (۲) ابرو کی کمان کو کس کے تیر مژگان چھوڑ دیا۔ وہ دیکھو اس کی چشم شہلا میں کس قدر خُمار ہے سکھی ! (۳) رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح دونوں کو سوزِ عشق میں جلانا۔ یہ ہیں وہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ گیا سکھی !

مفہوم (۴) میں نے عشق کے مے کدے سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی مے نوشی کی کہ مدہوش کیا پاگل ہو گئی۔ (۵) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں (دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مرو صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورے کے برجستہ استعمال کو آزاد نے اپنی شاعری میں فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ چنچے تلے اور بہت کاوش کے ساتھ

بٹھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معشوقانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

(۱) دِہ لومتہٕ ییم بہانہ ترٛاو — سہ کۄسہٕ لُنڈ یتھنہ لوٚگمُت واو
شہ کُس گُل ییتھنہ وُچھ بلبُل — بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛ گُل

(۲) وزٕے ییتھ پاٹھو میٚتشرے منٛز تیل — نتہٕ ییتھ آبہ پیالس نیل
رتھے پاٹھو تس تہ میٚہ گوٚو میٚل — بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛ گُل

مفہوم:۔ (۱) میرے حیلہ گر دوست! دُنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلبل کا لمس نہ ہوا ہو۔ (۲) میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قائم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

(۱)

رگہ ترٛ دِلہ زار سوزس پرٛتی یے — نیرہٕ شرپھیرہٕ بیمارٕن ہوش
پوشہ کھعتہ رأو دِلی مشکہ خوتہ لوٚتی یے — پیترٕ لوٚرہٕ ہتھ یے لاگے پوش

●

(۲)

لبہ کہ چار ییٚنہٕ نے آیت بھاوس — چھوکہ لہٕ وأرنجہ ژٕلہٕ ہیٚم بار
مزہ ما کرہ کیاہ ییٚتھ چکہ چاوس — کنہ بوز واوس ونیو زار

یاوِہنہ ببرے واو کرہ ناوس | ناوَن دُنیا بزم بازی گار
شُورِہ پیلیہ یاوُن سورن ہاوس | کنہ بوز واوس وَنہ یو زار

(۳)
پیئم از روشہ پوشہ موٗت پیتھ سوننگ ہوا لوٗت لوٗت
دِلکُ دیریہ تب سوٗرت سوٗت بظاہر چھُم ہمان امشب

مفہوم :- (۱) میرے محبوب! ترو تازہ پھول تیرے نچھاور کرونگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ وزاری کی پیش کش کرونگی۔ آہ و زاری کیا کہ جو پھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس سے سُن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے ہوش وحواس ٹھکانے لگ جائیں۔

(۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی۔ شاید ایسا کرنے سے میرا مجروح دِل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال ہے۔ محبوب سُن لے کہ میں بادصبا کے ہاتھ کیا سندیسہ بھیج رہی ہوں۔ میرا شباب پُر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبودار ہے۔ یہ اس کی خدمت میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ اوہو! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اس کے قربان کردوں۔

(۳) مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا متنوع اظہار ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے احساس کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح دوسری زبانوں کے ہم مفہوم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے تصوف کی زنجیروں سے آزاد کر کے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں میٹھے اور مترنم انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا برمحل استعمال کرتے ہوئے نازک خیالیوں کو اشعار میں سمو دیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں بنا دیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

یس فو‌ل نہ دل تہ جگر ہیتھ لولہ نارہ کنی تش

مے بوزہ روز محشر باغ ارم غنیمت

مفہوم:۔ جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے شگفتہ نہ ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضۂ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب

دل اور جگہ کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور قول کو اس طرح گہ انقدر جذبہ بنایا ہے۔

بائلی سُہ ہے چچھ بے وفا میوں اُمار کیشاہ کرے
سوہرہ وُنس محبتس زور تہ زار کیشاہ کرے

مفہوم :- سکھی! بالم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟ اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ وتھراوے مدنو لالئن ہا مالہ کرہ ناوے مدنو
نظرے نیرے تھزرن ہا پھیرے وگنین سیتی وننا وے مدنو
تازہ یارانس عہد پیمانس آدنکو لولہ ہیوری تراوے مدنو
گماتہ موبر سیم ضرب جگر واوس تہ کاوس ہاوے مدنو
عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد کتہ ساعتہ وچھتہ یاد پاوے مدنو

مفہوم :- اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کروں گی، اور آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی (۲) اونچی اونچی ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت سنواؤنگی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یارانہ قایم کیا ہے، اُس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت گاؤنگی (۴) ذرا بھی یہ وسوسہ نہ رکھ کہ تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخم جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہوگا جب ساری دنیا آزادؔ کو یاد کر کے چرچا کرے گی - دیکھنا وہ دن بھی آئے گا، جب یاد دلاؤنگی ۔

ترنم ملاحظہ ہو - الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرز ادا سے سارے اشعار بھرپور ہیں۔ سُننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔ عوام اور خواص میں آزادؔ کی موجودہ مقبولیت دیکھکر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے ؎

پھیرہ تس مہ نس ادہ ہے ہا ہے ۔۔۔ یہنہِ نا وُنہ اوس شُرہ یان حیسہ نے
پھیرہ تس مہ نس ادہ ہے ہا ہے ۔۔۔ مرتہ ژھے مرتبہ ہُرہِ بے کسہ نے

مفہوم :- اب بھی میرا شباب موجود ہے۔ کاش وہ آئے۔ اور میری تمنائیں پوری ہو جائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہو جائے گی پھر اُس محبوب کو بہت دُکھ ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔ اس شعر میں آزادؔ کو مرزا غالبؔ کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے ؎

شہرۂ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

منزلہ کین اخبارن آزاد چھُ موختہ ہارن
منظور خریدارن چھُ نامہ نگار آ سے

مفہوم :- محبت کے اخباروں میں آزادؔ "لول" کی دُر افشانی

کر رہا ہے۔ کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے ؎

یاد بہ میانے یاون رایے — مائے چھس یو ونہ واہے
پاڑی پاڑی لگہ یو ژھایہ تہ گژایے — مائے چھس یو ونہ واہے
سوز ہیتھ آزاد دژاو بے وایے — شمعس گژھہ کرہ پروانہ
مزہ اتھ لولہ کس دزنس کیایے — مائے چھس یو ونہ واہے

مفہوم:- میرے محبوب! تم میری جوانی کا جوبن ہو۔ میں تمہارے لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔ میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر .... آزاد دردِ محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پر پروانہ وار قربان ہونے کیلئے نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزا ہے۔

کیسے اندوہگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

بیلہِ گوم کنن کتام نِشس — حُسنس چھِ فتنہ ملہ بِشس
گوم اشک چشمن جاری یے — ساتھاہ ژھہ بولہ ونی ہاریے

مفہوم:- جب میں نے کسی سے یہ سُنا کہ حُسن کے ساتھ فتنہ انگیزی کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سُنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "ملہ مش" ایک دلکش بندش ہے۔ جس سے شعر کی رفعت اور بڑھ گئی ہے۔:

دُورہ وُچھمکھ نیوان ڈالہ مخمور
اُلہ راوان حالہ اُکہ سوہ نہ کنہ دُور

تیز مہمیزہ اہر ییزہ فُلیے لو
چارہ میونے ژہ کرتہ نازلئے لو

دزہ وُن نار لعہ کچار مزہ دار کیاہ
شولہ ماران گرہ تارہ سبے واہ

اُمہ چھہ ڈالہ ہتہ ہوشہ گاٹلہ یے
چارہ میونے ژہ کرتہ نازلئے لو

مُفت آزاد ژیہ پتھ فلوا ڈراو
مارہ متیو زانہ ہکھ میونے باو

ییلہ ہیمہ ہے دیارن موٗلئے لو
چارہ میونے ژہ کرتہ نازلئے لو

مفہوم :- (۱) محبوب! جب میں نے تمہیں دُور سے مخمور حالت میں ٹہلتے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک نادر کیفیت بپا کرتے تھے۔ تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی رواں دواں تھیں کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا، میری چارہ جوئی کر (۲) شباب ایک پُر لطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سُلگتی ہوئی آگ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے۔ (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی معاوضہ کے تیرے پیچھے دیوانہ وار چلا جا رہا ہے۔ اس کی کیفیت تو کیا جانے؟ جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدر دانی کرتے!

بچپن کی تعریف اور دامِ دیگر اپنا والہ و شیدا بنانے کا خیال لطف سے خالی نہیں۔

آئینہ ګوری جانان اوس وښان سینہ بسینہ ـــــ بے کینہ پېژنی یا به څوک دینہ ډلے دورہ فلے لو

لهزه کاره خم د ګوتو شانہ بکف پچین پچین یار ـــــ پیچانہ زلفن مُشک دلے دورہ فلے لو

کمہ نازہ سرہ مخمور وښان تازہ یاران اوس ـــــ آزاد بوزی څه فتنہ تلے دورہ فلے لو

مفہوم :- (۱) محبوب آئینہ میں اپنی صورت دیکھ دیکھ کر اپنے آپ سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلاشبہ کوئی بھی بے وقوف انسان میری شکل دیکھ کر میرا شیدائی ہو جائے گا۔ (۲) آئینہ کو سامنے رکھ کر محبوب اپنے گھونگر والے بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے اور ماتھے پر بل ہیں۔ (۳) اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں ایک پُر کیف حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کر کے جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صحیح عکاسی کر کے اپنے زورِ قلم کے جوہر دکھلائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا، خمار، تازہ

یارانہ اور آزاد اور فتنہ کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور ایک حسین تصویر پیش کی ہے ؎

زن اہرمیزہ پھٹلی تیز مہمیزہ جائنی پوتسُ پتھ دوان دارٕ دارٕی نگارو

مفہوم :- (۱) محبوب عاشق پر شوخی سے بھرپور، ناز و ادا، اور کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہرمیزہ" (لوہے کے چھوٹے چھوٹے دانے) سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور نادر تشبیہہ سے جان سی پڑ گئی ہے۔

قسم دٔرِی ہیتھ دِتُم تس کافرس دل خبر چھنہٕ آسہ کیاہ انجام لُتریے
ہوس چھُم ننہٕ تن لاگتھ ونس حال بُنہِتھ کافر اُنہِتھ اسلام لُتریے
چھُہ نادان بوالہوس کافر گنہگار ملامت عاشقس چھا یام لُتریے

مفہوم :- (۱) میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سوگندہ کھاکر اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہوگا؟ (۲) میری آرزو ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھکر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اس میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ (۳) محبوب! تم نے مجھے نادان، بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق واقعتاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

"قسم دٔرِی" محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا

کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری پر قایم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری کے مراتب پر ظاہرا طور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے انجام کار دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو مد کور نہیں" دوسرے شعر میں محبوب سے قرب حاصل کر کے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال سنا کر اگر ضروری ہو کہ محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں۔ تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بوالہوس ہے وغیرہ۔ محبوب کے سامنے عاشق کا سر تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر وغیرہ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی گرو کی نہیں۔ ہاں تھوڑی سی ملامت ہے لیکن ملامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے۔ اور عاشق کا ملامت سہنا ایک ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھکر مرزا غالب کی "تصویر کشی" یاد آجاتی ہے۔

زُلفن او یزان کیاہ زبر دل عاشقن ہندی سر بسر

ییھ پائٹھو ظُلماتس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جدول ژمن شوبان کیشاہ نزدیک تھہ موے سیاہ

زن کالہ ابرس تل ہناہ رُوزِتھ ہلال اے نازنین

مفہوم :- محبوب کی زُلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا خُوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آبِ حیات کی گہرائی میں سے لعل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں "چشمہ آبِ حیواں" سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش پھاوان کوت ژوڈلم بے عار دوست

خوش طبیعت، خوبصورت، خشمہ موت میخوار دوست

آفت چین، غارت دل، راحتِ جان، سروِ ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیار دوست

الفاظ چیچے تُلے اور موزوں ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے ؎

پریشان دلن منز یہ زُلفِ پریشان یہتی لُکھ رتھیَّے پادشاہ سوہ ندری لو

صفا دل وفادار یارن تمنا گفاہ، خوش کلاماہ، کتھا سوہ ندری لو

مفہوم :- تیری زلفِ پریشان کا تصور متوالے عاشقوں کے دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن کا بادشاہ ہے۔ (۲) محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر کو پُر معنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اوپر کے پہلے شعر میں لف ونشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر میں تجنیس ناقص کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

(ا) گنجسو گران جانے سرے آرہ کرشے بدول جمال

(ب) گاہ روبرو، گاہ ژھایہ ژھاین وچھان آزاد

محرم دِلک ہمسایہ چھس بروٹھ کنے لو

(ج) عید چھم نہ کرہ ناشادی یے دیدو وچھم آدر آدریے

(د) شاد گو آزاد ژادیلہ بُرے یاد پیوس آدنک نندہ بون یار

توشی اتھہ بوشس پوشہ گندریے ساز کرہو کرہ یے ہاوہ روہ خار

مفہوم :- (ا) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں۔ (ب) آزاد کبھی کھُلم کھُلا آمنے سامنے ہوکر اور کبھی نظر بچاکر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمسایگی میں رہتا ہے۔

(ج) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(د) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھکر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہوگیا۔ میرے محبوب (گلدستے) اپنے حُسن پر مغرور اتراؤ اور ناز و انداز کے زیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کراؤ۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کہ کیسے یک لخت دوبالا ہو جاتی ہے جب آپ فرض کیجئے گا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقائق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دِل سے براہِ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم ع

بُلبُلو وُد، گُل ہُرِتھ بیٖنی، سرد کُلی گے رُوزی رُوزی
چاک جامن دِتھ، یہ کیاہ بسنہ پاک دامانس وَنیوم

شورِ گُل پان ژادرَد تہٕ رود دٕری یاوَن آرام
تَتہٕ مُرژاوِتھ یہٕ دردِ دِل کوٗہستانَس وَنیوم

مفہوم :- (۱) جنون عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک دامن محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُنکر بلبلوں نے چیخ و پکار شروع کی پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سرو صُمٌ بکمٌ کھڑے رہ گئے۔

(۲) میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دل جب پہاڑوں کو سنا لیا تو آبشار سُنکر ایسے متاثر ہوئے کہ وُہ متحرک اور نالاں ہو گئے۔ دریاؤں کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وُہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں ہو گئے۔

بُلبُلوں کے فطری طور چہچہانے پھولوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزاد نے حسن تعلیل سے کام لے کر اپنی آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس آبشاروں سے رواں دواں حالت میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشعار میں نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھِران کمن کمن تتہٕ رٹیشن تہٕ عالمن
عشق کران موٗمن پوشہ بدَن کزٕ اٗسۓ || Dup.

گاژہ گئی ژیٔہ خوٗردہ ساٗلی یار بنان چھ دیٛارہ واٗلی
میرٕ وٕ چھُم بنان فرژاٗلی داتہٕ بنان سوائیٔ لیے

مفہوم :۔ عشق ایک ایسی حالت ہے۔جس میں بڑے بڑے درویشوں اور داناؤں کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک بدن حسینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

(۲) کم سن محبوب! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار امیروں سے دوستانہ کی اتھاہ چاہت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گُداز اور سُریلا بن جائے، آزاد کی خصوصیت ہے۔

تار اُتھ لولہ شہلا بس ژھاران سہ ندر مال چھُنڈر یایس
نُدہ بون یاوُن یوشے ہچوت زن اکھ منزہ پیوم ہے ہاے

مفہوم :۔ میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جوبن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہو گیا جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منجدھار میں پھولوں سے بھری ٹوکری

ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجدھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پہ سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہو گئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آسکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھکر اُسے ایک نادر تشبیہہ ہاتھ آگئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھا نہ تھا۔ دو ایک شعر سُنائے۔ جن میں اس تشبیہہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر جچے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزوں ہوا، اور مجھے سُنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا ادا نہیں کرسکتا ہے۔

بلبلن ہُند سوز درد ُک ساز پیغام بہار
ہردہ کس وادس نشے بوزان بوزن وائلے

شیچھی کُنی ہیٹھ آو مُبُہک واو گلزارس اندر
گُل اَسان شبنم وُدان، بلبُل گمتو وُبائے رلئے

باغوانٕ شادیہ آتشبازی دارِن مژ دزان

دردہٕ پوشن پھیر زردی بُلبُلن دٔدی آلیہ

مفہوم :- (۱) آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز و ساز پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام باد خزاں سے بھی سن لیتے ہیں۔ (۲) باد صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی مگر دیکھئے پھول ہنس رہے ہیں، شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں

(۳) چمن زار میں آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ دیکھکر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے کیا معلوم کہ آتشبازی سے پھولوں کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بستان، بہار و خزاں کا موضوع پیش پا افتادہ ہے۔ مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو چھوڑ کر آزاد اسرار بہار باد خزاں سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ باد صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ جداگانہ طور متاثر ہوتا ہے، کسی پر ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور کسی پہ گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی کچھ ان ہی متضاد تاثرات پر مبنی ہے اور ان ہی پر قائم ہے۔ یہی حال آتشبازی کے نظارہ کا ہے۔ کسی کے لئے وہ باعث مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دُکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات مرتب ہوتے دیکھکر آزاد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

Dup.

ترٲوی پرٲنی قِصہ تہٕ افسانہ ترٲوی زٲلی زٲلی پنجرٕ تہٕ زولانہٕ
چھاوی یاونُک شرٲون تہٕ مارو ہیتے نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گلزار وُیتے
چھکھ نزہٕ توشان ساز تہٕ سامانس واجہ مرمن تہٕ ہینہٕ رعونہٕ دامانس
یہٕ چھِ سورُے ناپایدار وُیسی یے نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گلزار وُیتے
پایدارٕ ی چھِ ناوس تہٕ ورتاوس نہٕ زہٕ سعہ رُس تہٕ سازس پٲراوس
پوشہٕ وٲن چھایہٕ جوشہ وٲن نار وُیتے نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گلزار وُیتے

مفہوم:- (۱) میرے ندیم! چھوڑ بھی دو، وہ سب پرانے رقصے اور کہانیاں، تمام پابندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی جولانیوں سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ

(۲) ارے! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گوناگوں زیورات پر نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۳) دنیا میں سرمہ و ساز، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں ہاں پائیداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال، ساز و سامان اور واجہ مرمہ، رعونہ دامان، ناو، ورتاو، پیراو، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزون ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنائع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ تیسرے شعر میں "نہ زہ" کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جا سکتا ہے۔

بہارِ کی دوہ تہٕ یاوُن، عید دیدن یارہ ژُند دیدار
شبُیاہ وُڈی کین بژمُن سمہ رگس نمُن حُورن تہٕ غلمانَن

یینتے دوُگنیار کےٚ رنگاہ تہٕ یکسانکُ فسانہ بوز
نمُن ہیوت برہمنو کعبس مُسلمان ژاے بُتخانس

مفہوم:- (۱) موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جوبن اوج پر ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقعہ پر بہشت کی خواہش کرنا یا حور و غلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

(۲) یہ بھی دوئی کا ایک روپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ برہمن کعبہ میں جا کر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مسلمان بت خانے میں پوجا کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔

حور و غلمان اور جنت و کوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تصور کیا ہے اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دوئی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھاننی میں چھانتے ہوئے آزاد دیکھتا ہے کہ مسلمان مندروں میں داخل ہو کر اور برہمن کعبے میں سجدہ ریز ہو کر دوئی کو مٹا نہیں سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا عندیہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی جب نمودار ہو سکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے یہ انسانیت کے تصوّر کا کمال ہے۔

سرو خوش، سنبل پریشان، گل اسان، شبنم روان
کینہہ چھُوِن غمگین کینہہ شادمان کرِتھ چھُوِن خوشحال ایی

مفہوم:- سرو خوش و خرم اور سنبل پریشان ہے۔ پھول ہنس رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک ہے اور ان سب کا مسکن ہے، لیکن اہالیان چمن ہیں کہ کچھ بے حال اور غمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادمان ہیں۔

پرژھنہ چشمن تہٕ خنجر بازٕ چھُمن کیاہ بہ وَنے
ژوٗرٕ آزاد یہان کیاژہ چھُہ دوٗرہ دوٗرہ سے

مفہوم:- اپنی جادوگر آنکھوں اور خنجر ابروؤں سے پوچھ کہ آزاد ان سے آنکھ بچا کر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دور جا بیٹھتا ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گژھُن پرواز طوطس بُلبُلس کاوس تہٕ شہبازس ولیکن وُچھ تفاوت کیتھ پرواز س تہٕ پرواز س

عذابکہ تیز طوفانہ ڈران چھالولہ دیوانو منتیں زنجیرہ زولانہ چھ شوبان تارہ زن سازس

مفہوم :- (۱) سطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، کوے اور شہباز کی اُڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظر عمیق دیکھئے تو اُڑان اور اُڑان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

(۲) محبت کے متوالے تو راہ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے نہیں ڈرتے ۔عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جاسکتا ہے ۔لیکن محبت کے متوالوں کا یہ حال نہیں ۔ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافہ سے اور زیادہ شیریں اور سُریلی ہو جاتی ہے ۔

پرواز اور پرواز میں فرق جتا کر آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی شہباز کے پرواز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے ۔دیوانہ اور زنجیریں، ساز وتار کی تشبیہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہوگیا ہے ۔

مبارک سرخ روئی سان یاڈن پوشہ وُن چھاوان
بہارک جنڈہ پوشہ کھور واوُن لہرہ ناوُن ہیتو ت
ہلم بَرِیہ بَرِی چھکنہ دُر دانہ ہیتہ اَدَ بَرَن نتہ بارانَ
جہانَن سائنی عالم آسمانک قُبہ لاوُن ہیتو ت

زمستانن ستم کم کم چھ کیٔہ مستو لولہ دیوانن

گلالن سینہ مژراوتھ یہ جگرک داغ ہاوُن ہیوٚت

مفہوم :- (۱) مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا جوبن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم نے لہرانا شروع کیا ہے۔

(۱) وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گل کاری کی فراوانی ہے۔ دل کش، دلرُبا اور متنوع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں یہ سب دیکھ کر عالم بالا للچا گیا ہے اور اس حُسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کرنے میں مصروف ہے۔

(۲) محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (کھٹ کش، برف باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے، گل لالہ نے اس ظلم و ستم کے داغوں کو سینہ کھولکر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں۔ گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑھا ہے۔ بادِ بہار انکو لہراتی ہے۔ "گندہ بہار" کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھکر اس پر لٹو ہو رہے ہے

ہیں۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلتے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے۔

آزاد نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزوں کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے۔

دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

ڈور خونخوار ہیں بے چارہ جنوں سا ئلی

مفہوم :- محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ دل، جان، عشق اور عقل۔ کاروبارِ عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن ساری کش مکش میں بوجھ جان پر پڑتا ہے۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنونِ عشق کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا تو لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خونخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا گمراہی) کرتی رہتی ہے۔ جان کو خونخوار اس لئے بتلایا ہے کہ انتہائے عشق میں، وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دیئے جاتی ہے۔ اس لیئے عاشق زفتہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہوسکتا۔

بہ ہ ناد لاییے، بے پرواییے   یاون راییے بے پرواییے
از تام ژاجوم سنیائی سحر لاجوم   کمہ تانی راییے بے پرواییے
ہ ننگدہ بانسے آدینہ ہیشا نسے   کرنھکس عنابیے بے پرواییے
لولہ جانہ آزاد ورمکہ شاہ باد   رپھیور جایہ جاییے بے پرواییے

مفہوم (۱) میں بلاتی رہونگی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست او بے پرواہ۔

(۲) اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لیئے جوگن بنی ایک خاص امید سے او بے پروا۔

(۳) میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے تم نے خستہ وخراب کیا او بے پروا۔

(۴) آزاد تمہاری محبت میں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری تلاش میں سرگرداں پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دل کش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کار ہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کر سکتا ہے

تس نہ وفا، میہ اضطراب کیازہ یہ دِل ہرادِہ ہا

داغ تھوڈن میہ بہ جگر باغ پَنن بہ چھاوِہ ہا

نٲز نمن شمن کزٕل پوشہ بدن زہ پوشہ تُھلی

نشہ پیٚٹھس ستمگرس ژورِہ یہ دل بہ تھاوِہ ہا

ہوالہ تہندہ آم کیتھ ضرب جگر پٮ۪ٹھ لولہ نیر

کینہ ورس ستم گرس سینہ پَنُن بہ ہاوِہ ہا

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں ہمت کیوں ہارتی؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ کرتی۔ (۲) محبوب کے ناخن مہندی سے رنگے ہوئے، ابروؤں پر کاجل لگا ہُوا اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے ظالم سے میں اپنا دل بچا کر رکھتی (۳) اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو دکھاؤں۔

آزاد اور وطن

آزاد اپنے اوائل عمر سے ہی وطن کی کس مپرسی دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے۔ اپنے ہموطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہموطنوں کی اُمنگوں کو دیکھکر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات اُبھرتے تو اُن کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اُن کو عوام کی کس مپرسی کے مناظر اور شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے دست بُرد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مشکلات نے اسے اور بھی کمزور بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھتے یہی حال نظر آتا تھا۔ کسان، مزدور، سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں سسکتے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن کا اور بھی بُرا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پہ طرہ یہ کہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے اور اس "فردوس بر زمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ انہیں اس کا موقعہ نہ تھا کہ وہ کشمیریوں کی حالتِ زار پہ ایک نظر ڈالتے، اور ان کے مطلق العنان حاکم کو ان کے حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت کے دِل شکن مناظر تھے اور کس مپرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حساس دل یہ دیکھ کر زار زار رو رہا ہے۔ اور وہ کشمیریوں کی زبوں حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وہ اس ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کھُلم کھُلا کبھی دبی زبان میں اپنے ہموطنوں کو بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہہ کرتا رہا ہے "سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں کی زندگی بسر کرنے لگو گے۔" مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبوں حالی

کا نقشہ یوں کھینچا ہے اور دعوت عمل دی ہے۔

عقل :

سادہ منوش کاشری کونہ کران افسری   وُچھتہ پھٹر ابتری وُچھتہ یہند کاروبار

(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھو ان کی ابتر حالت اور ان کا روبار)

عشق :-

یُس نہ مزوور محنتس ژھنہ یہات دلی نہ تس   منگہ تہ کیاہ دولتس یس نہ تُہنُن اختیار

(جس کو محنت کرکے مزدوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل :-

کیاز یہند دل وداسی ناگلی گمرشہ پھاسی   اوس دوہا ییمِ تہ اَسی اہلِ قلم تاج دار

(ان کے دل کیوں اداس ہیں اور گلے میں پھندا کیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہلِ قلم اور حکمران تھے۔)

عشق :-

سیہہ چھہ کریتھ ہانکلہ دوُر پتو ہُت جنگلہ   تلہِ ژھ یا پرِ ولولہ ییلہ گژھتہ زور وار

(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے ولولے پیدا ہوں گے۔)

عقل :-

سۆد پنُن ژھاژی ژھاژی کاںٛہہ نہ دِوان کانٛہہ واژی

خانہ خرابی ژھ پاژی کاںٛہہ نہ گرس خانہ دار

(اپنے فایدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق:۔

زانہِ یہ بے گانہ کیاہ خانہ تہٕ واژانہ کیاہ

یمہ نہ سٕرن خانہ زانہہ تمہ چھہ گرس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھے کہ خانہ اور ویرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل:۔

یس نہ پنُن دل دماغ تس نہ بہار تس نہ باغ

سُہ چھُہ غوہ لام تس چھُہ داغ سُے چھُہ غریب تس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق:۔

از چھُہ اپرٕ دورہِ دور پوز چھُہ تلان گژیز تہٕ شور

اہل غرض اپرٕ یور کرہ پنٕ بس لارہ لار

(آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے ہیں۔ غرضمند جھوٹا آدمی سچ کو جھکا سکتا ہے۔)

عقل :-

سوز جگر آسہِ یس خوف تہ ڈر کیاہ چھُہ تس
ڈر چھہ کھیوان بوالہوس مرچھ دوان پوختہ کار

(جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا بوالہوس کا کام ہے۔ پختہ کار جانبازی کرتا ہے۔)

عشق :-

آسہِ دوہا عنقریب دیدۂ وُچھن خوش نصیب
نیرِہ یہ خونِ غریب جوش دِوان آشکار

(عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑتا نظر آئیگا)

دَوکھ یہِ طوفان زَن تراوِہ پتھر ظالمَن
نیبرِہ کوہَن جنگلَن نیرِہ کران لوُرہ پار

(طوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں اور جنگلوں میں تباہی مچا دے گا۔)

روزہ جنونچ کتھاہ پوشہ دِنی دولتھاہ   رُود کتے سُود خار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سود خوار کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانۂ سلف کی یاد دِلا کر آنجہانی بڈشاہ کی زبانی کہتے ہیں :-

(۱) سۓ ہوا سۓ چھہ زمین از تہِ تیمے ناگ وُزان
از تہِ کوہلہ راد تیمے آب تہِ سۓ پٔز یتھہ جاۓ

(۲) شیشہ کھوتہ سرد وُچھان چھُس بہ تیمے سینہ گمتو
ییم پنینہِ سوزہِ وِزے اَسو گرٔیکان زَن کرٲیے

(۳) ہا وطن دارہِ وُنے نیندرہِ گرٔ ھک نا بیدار
مال چون ضایہِ سپُن، زُو تہِ گژھی مازٲیے

مفہوم :- وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لب جو ہے اور وہی آب جو جو ہمارے اسلاف کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔

(۲) لیکن ایک اہلِ وطن ہیں کہ تب حُبِ وطن سے بھرے تھے اور اب برف کی مانند اِن کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

(۳) مگر میرے اہلِ وطن ! یہ سب ذِلّت تمہاری لاپرائی اور غفلت کی وجہ سے ہے، تمہارا مال و متاع لُٹ چکا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہو جائے۔ اب بھی نیند سے جاگو شاید حالات کو بدل سکو گے۔)

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی فلاکت کے مناظر اور ابتر حالت کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرِہ سمہ رگہ حورہ تارے ییمہ سانہِ رنگہ وارے

کیاہ سائنی یہ زندگانی اَسہِ کرِث وہ بال آسیا

سون ماز وازہِ وانۍ سالۍ ضیافرٛشن کیٚث

موسوم خانہ مالیٚن سانیٚن یہ حال آسیا

اولاد بڈشہس ہیو روٗ پھٹمت چھُ ییمہِ کوٚچے منٛز

بوچھ سیتی مران وٕتۍ پیٚٹھ تہندٕے عیال آسیا

کلہن غنیٚ تہ صٔرفی ساٗراب کرُہ ییمی آبن

شُے آب سانہِ باپتھ زہرِ ہلاہل آسیا

مفہوم :- دل ہمارے فردوس بر زمین وطن نے بہشت کی حوروں کا دل للچا دیا ہے۔ کتنی حسین وادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت زار کیا ہے؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کشمیر) کے مالک ہیں (۲) اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔ ان کی عیاشیوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

معصوم عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور درماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۳) میرے اہلِ وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڈشاہ جیسے نیک اور عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اُسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھوک اور پیاس اور ناداری سے یوں بلک بلک کر کس مپرسی کی حالت میں جان بحق ہو، نا روا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہنؔ، غنیؔ اور صرفیؔ جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے اُن کو شگفتہ کیا اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزادؔ اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر گہری نظر ڈال کر اپنے ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور توہمات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے ؎

آزاد بنُن ظُلمُک لُکھ وٕہمہ کرُن دُور !
یی مین ہادس یی چھ صدا یی چھُم مُدعا

Imp.

مفہوم:- غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالتِ زار دیکھ کر آزادؔ کا دل بیقرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنوں

سے یوں خطاب کرتا ہے۔

(۱) بلبلن چاڑیئن ہاکوز پانٹراٹی کاوڑہ اٹی ناش

لول ہمہ بے لولہ رستنین باگہ اوڑہ تی پڑیا

(۲) شاند ٹھاوڑہ غاڑہ نے ہنٹر براندہ کنہ چھکت کیا ہچوں

غاڑتس نیلام کریمہ گوہ نام پچوڑھ تی پڑیا

(۳) خدمتس مردی کنبھد تو متولی یہ یا مردی ہیٹرتھ

ناو کردن ھند زنیہ ہیٹہ ہیٹو منده جھوڑھ تی پڑیا

(۴) یس ڈیکہ الراوڑہ ہمرشتس فرش ہیٹھ دقت نیاز

سے ڈیکہ درواز نے بیٹھ کیا زہ تروڑھ تی پڑیا

(۵) بس کرن او سے زنیہ زونٹھ پنیڈ پڑن میراث و ملک

زندگی ھند خونِ ناحق بارہ تھوڑھ تی پڑیا

مفہوم :- (۱) اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے

کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد نے تیرے وطن کو لوٹ کر تیری خانہ ویرانی کی ہے

اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلمندی ہے

(۲) تم نے اپنے فریضہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پر بھروسہ کرنا سمجھ رکھا

ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے وائے! کہ تیری

غیرت اور مردانگی مر چکی ہے۔

(۳) اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل کی ہے۔ ہائے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تونے بہادروں کا ننگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

(۴) تیرے سجدۂ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں لیکن افسوس تونے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا۔ جس کا ماحصل سوائے ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

(۵) تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تم نے انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس مپرسی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیر ملکی حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کئے جا رہے ہیں۔ اہل وطن خواب خرگوش میں کچھ ایسے بدمست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بنا پر غلامی کو ایک بیش بہا زیور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی اُمنگ نہیں ترنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھیڑنے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے

کیاہ رُوزِہ پردن ژھایہ ژھایے سوزِ جگر میون
کر فیرِہ سبز نالولہ باغس نیرِہ یہ شر رمیون

کُفرکی تہ دینکی نیزِہ تہ اہریزِہ تقدیرکی
بے کینہ آسِتھ ژالِہ کوتاہ سینہ سپر رمیون

بیٖلہِ لولہ چیٖو دیدو میٖہ حُسنس تیز نظر ژاوٗ
لچھ پردہ چیران ژاو تیرِکی پائٹھ اثر رمیون

نُنہِ راوِنے آیوس گُنبِر چون گنبرس منز
شِسترن تہ مِسترن زہرہ کھوتہ ٹیٖوٹھ لوگ یہ شکر میون

وُزہ نوو ھتن شہمار سِندی پائٹھ یاپِرِ یہ آزادؔ
تیلان چانئین خانہ مالئین چھےیہ زہر رمیون

مفہوم :- (۱) میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں چھپا رہے گا۔ اے کاش! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے دل کی کلی کھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

(۲) میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے کفر و دین مذہب و لامذہبی کے تنازعوں اور جھگڑوں کو دُ جو کہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

(۳) میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں نے لاکھ پردے پھاڑ کر اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رُکاوٹوں کے باوجود اہلِ وطن پہ اثر کر گئی۔

(۴) خداوندا! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں بُری معلوم ہوئیں۔

(۵) ہاں اے خدائے کونین! تو نے ہی آزاد کو زبان دے کر بولنے پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو نیند سے جگا کر کوئی آمادہ پھنکار کر دے اُس نے زبان کھولی۔ اور اہلیان وطن کو کھری کھری سُنانے لگا۔ لیکن اس کی باتیں تمہارے لاڈلوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کڑوی محسوس ہوئیں۔

مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزاد وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ بھلا دو سب تفرقوں کو، جنت کو اور جہنم کو، آؤ مل جل کر گلشن وطن کی روشوں کو سینچیں اور سیراب کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

کتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت بریں بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیوں

اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں ؎

صُبحہ نتہ صُبیحکے ہوا دوکھن دا پِرنے دوا نیندر کرِ تی چھ نار واسُلی ولتھِتھ تُلُو نوا

سمت وطن وطن کرو ترانۂ وطن پرو

چھُ ساری نے گئے خودا سمجھ کرو گئے صدا منگوس زا نہہ پنُن مُدا، الگ الگ جُدا جُدا

سمت وطن وطن کرو، ترانۂ وطن پرو

مفہوم :- ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ

قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ ایسے

وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آؤ علی الصبح اُٹھ کر ہم وطن کے گیت

گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

(۲) خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس

سے ہم بھی مل جل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دُعا مانگیں

اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اُس سے وطن کی بہبودی

کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہل وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو ٹھیس لگا کر کہتا ہے کہ

تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع ونقصان

کو جانچو اور غیر ملکیوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو۔ وطن کو آباد کرو۔ محنت سے، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہو گے بلکہ خود داتا بن سکو گے۔ اپنے ملک کو آباد کر کے خود آباد ہو جاؤ گے۔

ژھپتہ کیازہ گوہر غارتک نارو ہو   گرھت بیدار ہ وطندارو ہو

چھکھ دہبوست خوف چے رہ اندر   ہمہ سنہ سندر پاٹھی چھپے تڑآدمرڑلہ

لہرہ ماران نیرو شہارہ ہو   گرھتا بیدار ہ وطندارو ہو

چھکھ بیین اتھم داران رنی سندر پاٹھو   کھم انمان ژھاران انی سندر پاٹھو

دتہ ساری ساری پچھ مہ گاشدارو ہو   گرھتا بیدار ہ وطندارو ہو

شیرہ سندی پاٹھی نیرماداتس منز   پوژھ لادین تہ شالن موژہ ہ گرتز

ژھالہ جوراہ نتہ زور وارو ہو   گرھتا بیدار ہ وطندارو ہو

مفہوم:- (۱) میرے ہموطن! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات کیوں پژمردہ ہو گئے ہیں؟ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ۔

(۲) تم حکمرانوں کے سطوت سے ایک کرمکِ زمینی (ہمہ سنی) کی طرح خوف کی کیچڑ میں دب گئے ہو۔ کروٹ تو بدلو۔ خوف اور ہراس کو دور پھینکو، اور ایک زہریلے سانپ کی مانند پھنکارتے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراسان کر دو۔ بیدار ہو جاؤ میرے ہموطنو!

(۳) تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دست سوال دراز کرتا ہے

اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مطلب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سوٹی کے بل راستہ ٹٹولتا ہے۔ ارے تم تو عقلمند ہو بینا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

(۲) میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے نکل جاؤ تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہو کر ہراسان و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت ولعل دیکھکر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل پیہم پر کاربند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت موثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دار و مدار ہے۔ نوجوان ہمت کا کمر باندھ کر ملک سے جہالت افلاس اور خلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھوکھلے

اور خود غرض لیڈروں سے بچنے کی فہمایش بھی کرتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح وطن کی نیّا بھنور ہی میں نہ پھنسی رہے ؎

(۱) ژیہ چھےُ وسمہ پتوٗمت پیہ ماریم ہہ تاریم
ژہٕ الُحہ ژھایہ پنہٕ نے مہ ڈر نوجوانو

(۲) تقدیٖن آسمانن بڈیٖن خاندانن
چھہٕ چوٗنے نظرِ تے بجر نوجوانو

(۳) کمر گنڈ، قدم تُل پیہ دم چھےُ غنیمت
سفر زیوٗٹھ چھےُ وۄنہ تہ سکھر نوجوانو

(۴) ژہٕ وۄنہ تہ روزِ ابتادہٕ پنہٕ نیٖن کوٗٹھیٖن پیٹھ
پنیٖن نیلِ پانِ انسز نوجوانو

(۵) برونٹھِمس پتہ پتہ پکہٕ وۄنہٕ تیر سے
پانہٕ تہٕ برونٹھ کُن نظر راہ کر

کھسیہٕ منز ماگرِ شکھ نیہٕ ہنزہٕ ویرے
پزہٕ شمشیرِ گنڈُ ناہ کر

مفہوم:- (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ وار نوجوان! تجھے یہ کیا وسوسہ ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص بُرا کرے گا

یہ محض تیرے وہم و گمان کے زائیدہ خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے بڑھے جا۔

(۲) بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیر وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی سے ہمت کا کمر باندھ اور آگے آگے بڑھے چلو، کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے "وقتِ رفتہ نا ید باز" کا مسئلہ یاد رکھکر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت سمجھو۔

(۴) نوجوانو۔ اپنے زورِ بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پہ بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔

(۵) ارے! تم تو ایک بھیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے (لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ جانے والا لیڈر) تمہیں بجائے کسی چراگاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ کوئی موقعہ لگے اور تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ و حشمت بڑھانے میں استعمال کیا تو یہ بہادری نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جاہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے

مردی چھینہ سدن وُتھرمن ہیرے زُند نکی لاگینہ دارہ تہ بَر
سوہ نہ سیرِہ لاگینہ تھزِہ کنہ ویرے پزِہ شمشیرے گنڈُ ناہ کر
گنڈ چھے تو گنٹ شوبہ دار شیرے، بالا دِرہ پیٹھ ترائہ ہرش لَرہ
امہ سیتی ہرِہ کیاہ ڈھرِہ کلہ ہیرے پزِہ شمشیرے گینڈُہ ناکہ

مفہوم: (۱) یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقعہ مل گیا، اور تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگلے سیڑھیوں پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف بالا کو سونے کی اینٹوں پر کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و جلال اور دولت کا لُطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی ہو، اور اہل وطن کا فایدہ ہو۔

(۲) تم ایک تاجدار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے سرمایہ کے آقا سربلند دیوانخانوں پر لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہوگا۔ اگر وہاں حُبّ وطن نہیں، اور اہل وطن کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔ وطن میں کس مپرسی کی حالت برابر قایم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطر خواہ اور اہم تبدیلی نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہوا کوئی کوئی جہالت کے عالم سے نکل کر علم کے نور سے منور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے والے بدستور پایندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہو کر کھانے والا برابر نکما رہ کر پلتا ہے۔ عنان حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے، لیکن حالات نے اُس کے بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت کم فرق ہے۔ آزاد کا دل تڑپ اُٹھتا ہے، اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مُشکلات کو حل کر سکتا نظر آتا ہے انقلاب ہی کفر و دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر ذمہ وار شخصی حکومت سے چھڑا کر ملک میں جمہوریت قایم کر سکتا ہے اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس مپرسی کو مٹا کر وطن اور وطن والوں کو

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزاد انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب کا فلسفہ آشکار کرنے میں مجبور کار ہو جاتا ہے۔

(۱) پان پنڑ پرزہ ناو چھاو پنڑ لولہ باغ — داغ غلامی مٹاو ہاو پنڑ دل دماغ
چاٹی خیالن بناوی خواجہ امیر بڈے نواب — انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

(۲) تربیشہ کنے خوت چون عائشہ متین چھاروا — مارہ گرز ھوں بے گناہ آرہ کا ئیتن چھا روا
ڈرمہ یقین مذہبن دورہ بھتہ کرجاب — انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

مفہوم:- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی دلچسپیوں اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اٹھاو۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور نواب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر کے تمہاری راہ میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او! انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور بیچارے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرز عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دور سے سلام کر۔ ارے او! انقلاب پیدا کر!۔

لال جرمی تن یونہ لاگی تن مالہ فری تن عالماہ
نیائے ساڑی سیتم سیتی اُنزداوہ یا نئے انقلاب

وۆتھۂ نہ میانیو آلو وسیتھ نیندرہ کانہہ نوجوان

از پگاہ آخر تھمن وُزِو نادہ پانسے انقلاب

مفہوم :۔ اکیے دُکے کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محوِ عیش و مستی ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر دے گا۔

(۲) کوئی کوئی نوجوان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب آخر کار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کفر چھہ کیاہ ؟ بندگی دین ؟ بیخو زندگی

ہرو تھِ پکن زندگی پردہ ژٹھتھ دم بدم

زندگئے زانہ وُن زانہہ تہ کرِبا بندگی

شانِ خودائی تہ یوّد پردہ بنی برمہ غم

عاب تہ شرمندگی بندگئے ہند عذاب

فیر مہ پوت تُل قدم نیر ژٹھتھ پیم حجاب

یی چھہ وُنان انقلاب اُٹھو چھہ وُنان انقلاب

یی چھہ وُنان انقلاب اُٹھو چھہ وُنان انقلاب

مفہوم :۔ (۱) اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گذارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلا[illegible] کہلاتا ہے۔

۲۔ سب رکاوٹوں کو دور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی [illegible]دا تعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی [illegible]بلہ اس طرح کی رکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا [illegible]طریق کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پرچھائیں دور سے فضا میں دکھائی دینا شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصور کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا لازمی ہیں۔ اسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور ناانصافی کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور شادابی کا آغاز ہوگا۔

رښتیا کول دا آرتن موله موه ځجه دیسه زرن ټکه کتر چپه منده ره

شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونتہ کالیجہ گگرا یے

نیہ نیہ کرہ ؤن مال کوت کال بکہ دزوگہ موکہ اپز کہ وانہ

سرتلہ کھوچہ پنیٹھ پیلہ کھالن موہ لہ تلہ وسہ گلماے

مندہ چھان کیا زہ چھکھ بولہ دکھلاین تہ دار ہا وطند ارو

گرہ کین نیاین سرہ گی لیج پیلہ گیلان ادہ ہماے

مفہوم :- (۱) موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عمارتوں کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف کے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

(۲) دھوکے کی دکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پیتل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا تو اس ملمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پیتل پیتل ہوگا۔

(۳) میرے ہموطن! تم دوسروں کے طعنے سن سن کر کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتار زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتا ہے، اندھیارا ختم ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صدہا سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گذشتہ کی باتیں خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن و امان اور خوشحالی کی لہر سی دوڑتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹہ ژھ سنگر و پتہ گاش آو ہاران نورنی چھتو

ژھین ژاو ظُلم نژن دژاو انقلاب آہستہ آہستہ

گٹہ زول راژہند ژول گاش پھول آکاش گو روشن

مُشتھ گو وسار نیے یارن شہ خاب آہستہ آہستہ

گٹہ منز ژرم دِدان اوس سنگدل شبرنگ جودوگر

گژھن تہند تو طلسمو ہیوت خراب آہستہ آہستہ

اژن وُرزن تہ ڈیڈرین راتہ کرِلہ راتہ موغلو ہیوت

گیوُن ہیوت پوشنو لو باحساب آہستہ آہستہ

مفہوم :- پہاڑوں کے پیچھے (اُس پار) سب اندھیرا گریزاں ہو کر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظُلم اور ظالم اب چھپ جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز ہونے لگا۔

(۲) رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہموطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹاٹوپ اندھیرا) آہستہ آہستہ مٹنے لگا۔

(۳) رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے ہمارا جی للچاتا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اُس کے طلسمات کی کچھ قدر و قیمت نہ رہی۔

(۴) چمگادڑ اور اُلو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں چھپنے لگے اور "پوشنول" دھیرے دھیرے مدھر مدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں جوش و خروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک نئی ترنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس مپرسی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے ؎

(۱) فریبکہ پردہ ژٹۍ ژٹۍ دژاو مردن ہند حباب آو خر
یہ عالم اوس بیدآرس، شہ عالم اوس خاب آو خر

(۲) چھُ بیومُت راتہٕ کرِ ملین راتہ معہ غلن غم تہٕ ماتم کیشاہ

یِہندِ عائشہ باپَت نیرِہ ہے نا آفتاب اُرخیمہ

مفہوم :- (۱) بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیداری ہے۔

(۲) تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمگادڑ، وغیرہ) اس نورانی عالم کو دیکھ کر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قائم رکھنے کے لئے (ظلم اور نا انصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

لیڈروں کی رہزنی

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض لیڈر وطن کی ناؤ کو پار لگا نہیں سکتے، کیونکہ اُن کو رجعت پسندی، ناعاقبت اندیشی اور غرضمندی کوئی نیک کام کرنے نہیں دیتی۔ وہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپائدار ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اُٹھا سکتی ؎

نَوِہ زَر نمیچ پرآنی لیڈری ییے ۔۔۔ رِیہ سمیکِہ ساگلا بن

اُس ہُلکہِ تَلیہ باُزی گری ییے ۔۔۔ سمندرس ییے بوزی میانی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہالے چلا جیسے بہتا ہُوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہالے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری

کھوٹی تھی۔ غرضمندی اور ناانصافی پہ مبنی تھی .... میری محبوبہ (دیکھ) میری آہ و فریاد سن لے۔

پھر آزاد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے مقصد اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسایش بہم کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاشی میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں کوئی فرق معلوم نہ ہوگا۔ وہ تنبیہہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک فرسودہ نظام کا قلع قمع کر کے لوگ صرف اُن کرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن اور اہل وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی پر گامزن ہو کر خوشحال بنے۔

دمہ و تارہ پردیو کرُ دُکاندارِی پنہ نین آیہ الواُری یے
باپاری کوچھین بیٹھو باپاری سگ دِتے کمُ ونجہ یاُری یے

مفہوم:- کچھ دن اجنبی لوگ اس دکان پر بیٹھکر اپنے فایدہ کا کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وہ بھی اسی طرح (اجنبیوں کی طرح) فایدہ کا کاروبار (اسی دوکان پہ بیٹھکر) کرنے لگے ....

آزاد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں اُبھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محو عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حب الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کر کے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش بپا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھوکے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضا میں " انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصوّر بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی ساز و سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے درپے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کر کے ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا دشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بتا کر قسمت، کرم پھل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسایش کے مقابل میں فلاکت پر قانع بنانے میں مصروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلا چلا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ "ہوشیار خبردار" غرضمند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر چلو۔

(۱)

ساز سنطورہ مد ہیم تراؤ دھنائی   دارہ ساوان جیئی ژنیہ وُزہ ناوَن وائی

گرشت ابیدار ہا وطنداروہم   مارہ سیپہ کٹ آمہ خُمارد ہو

(۲)

عاشہ ہتین کاروبار آرہ کتین لوٹ مار   سادہ لوکن ڈائی ڈائی بہ جیہ ہتین گاگی گاگی

(۳)

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خودا، خودائی، ازل تر قسمت

نقاب کائنیاہ حقیقتس بیتیٹھ تھوان ہیم انقلاب دُشمن

(۴)

گُنٔ چچہ دفتر گُنٔ فسانہ مگر وُ چیت گردش زمانہ

بنان آسمانجین کتابُن حیچہ آسمانی کتاب دُشمن

مفہوم:۔ ساز خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لبھانے والی لوریاں گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے تمہیں تھپک تھپک کر غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

(۲) سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بٹورنے میں مست ہیں۔ بچارے غریب لوگ لُٹے جا رہے ہیں۔

(۳) رجعت پسند اور انقلاب کے دُشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی ضرورتاً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے پر اُبھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حُکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور نا انصافی پر راضی کرتے ہیں۔ کتنے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دُشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

(۴) کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکے دار ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا مخالف بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

اشتراکیت، سرمایہ داری

امیری و غریبی، بہتات اور کمی، آرام اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھکر

آزاد تلملا اُٹھتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصادی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ ناانصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اِکّے دُکّے پُرزوں کو بدل کر مشین بدل نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیئے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جس میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف قایم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چرچا کرے۔ امیر و غریب کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشل ازم کا نظام ملک میں قایم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

Imp

نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی ناپائیداری کو واضح کر کے اس کی ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱)

بُزان پہ سرمایہ دار ڈیوھُٹھ جگہ غریبن تہ بے کسن ہند

مبہ چانہ امہ عظمتکہ قسم چھُم تتے منگان چھُس بہ ستے امانہ

(۲)

اکھاہ چھُ تختس بِہِتھ شہانہ جَرِتھ جواہر بَرِتھ خزانہ

چھُ بیاکھ فیران دانہ دانہ بنان تیچھُن کُیُٹ تہمس نہ بانہ

(۳)

جُران اکھاہ سمن تہ چُوبہ جامن بِتَیس زانہہ ان بنان شامُس

وُچھم ہیمے زیادہ پاکدامن ژَیہ نش تہمُن کُیُٹ نہ آب و دانہ

مفہوم:- (۱) اے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلا اٹھتا ہوں، "الامان!"

(۲) ایک ہے کہ زر و زیور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کہ

محض مسکین ہے اور گدائی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

(۲) اے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زر و زیور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ مارے بھوک کے مر رہا ہے۔ عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلوک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج و راحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شاہی غوہ لاعمی پٔزا نہ رازہ — اِنصاف ژرٲوِتھ پوٗزا نمازاہ
اکھ دوٗرہ ترسان بیاکھ پوٗرہ نازہ — یِم فتنہ ساری سأری تنازہ
سرمایہ داری — سرمایہ داری

مرٕدن چھِ ڈالان تُشہ درِدہ لولہ — لوٗس بناوان شوٗرہ تہٕ گولہ
کفرٕکۍ تہٕ دینکۍ کٔرۍ کرۍ مخولہ — مستانہ رندٕن گالان ہولہ
سرمایہ داری — سرمایہ داری

پٮ۪ٹھ عرشہ ودٕلٕن تقدیر سالہ — عالم تہٕ آدم کوٚرٕن حوالہ
گے زیر ہرنہٕ تہٕ لگہ شیر زالہ — ادہ کٔس چھُ ماران یِم براری ژھالہ
سرمایہ داری — سرمایہ داری

مفہوم :- (۱) ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے، اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کرکے پوجا اور نماز میں محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو فتنے اور متنوع تنازعے ہیں۔ ان سب کا سبب سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

(۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کفر اور دین کے "تخول" سُنا سُنا کر رندوں کو تنگ ظرف بناتی ہے۔

(۳) سرمایہ داری کے علمبردار بچارے مسکین کو لاچاری اور ناداری پر راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو انہی کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم و نا انصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکموں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری غربت اور بیکسی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلا چلا کر ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بقا نہیں۔

(۱)

سرمایہ داری ہنئر پہ پختہ کاری   زور آوران ہندی ہیم حرب کاری

ناپائیداری بڑھم بازگاری   خواباہ خیالاہ، وہماہ گماناہ

(۲)

ہا بندہ ژ بیہ شوبی نہ غولامی نہ گدائی   سرمایہ داری فندنہ فریب چھاپہ خدائی

(۳)

چھ کروہ ہرائنہ ہندی کیمی ہر دہ روزان زندہ وہ نی روزن

ژتس پئیہ تئ ہمن سرمایہ دارن رتم نواب آخر

مفہوم:۔ (۱) دیکھ میرے ہموطن! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں اور ظالم زور آوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں۔ محض خواب اور خیال کی باتیں ہیں۔ یہ ناپائیدار ہیں اور مٹنے والے ہیں۔

(۲) اے بندہ خدا! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بنا کردہ غلامی اور گدائی زیبا ہے؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

(۱۳) سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سازگار ماحول پاکر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزان کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہوگا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہوگا۔ ایک نظم جوانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے۔ مقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

(۱) گلا باہ وارہ ہند یاوُن بجز سوسن مزارن ہُند
چھوان یاوُن کنڈین چوشن بجز پوشن نہ خارن ہند

(۲) چھُہ یاوُن شراہ نیچ گرمی قطرے ہارچ ہوا سو نتک
بجز کیاہ تیر ماگچ شور پانزالن تہ نارن ہند

(۳) چھُہ یاوُن چاہ جولانی بجز حسرت پشیمانی
بجز مجبوریہ ہند بندہ، یاوُن اختیارن ہند

(۴) یمن پوشن تہ باغئن نوشہ نا سنہ میون یاون رائے

چھُہ از یاوُن متو زوُرن ھُند تجر سرمایہ دارَن ہَند

مفہوم :- (۱) جوانی باغ میں ایک کھِلے ہوئے گلاب کی مانند ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سوسن کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں دونوں پہ اتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پہ نہ پھولوں پر۔

(۲) جوانی ساون کی گرمی ہے ہر کا شگوفہ زار اور باد بہاری ہے بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کہر ہے۔

(۳) جوانی ایک اُمنگ اور تگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپن حسرت اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبور اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب اختیار ہے۔

(۴) میرے جوبن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پر کیوں نہ اترائے

آج مزدوروں کا جوبن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

آزاد سیاست میں راستبازی

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

کا قایل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے سامنے سیاسی مسایل کو حل کرنے کے لئے لومڑی کی چال چلنا عین نامردی ہے وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھکر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محب آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا جائے۔ وہ حب وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دلیرانہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جا سکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "دریچ یارہ" میں یوں کہتا ہے ؎

روشہ روشہ ووئی دیتم گوشن ژوہ پارہ پھیوڑس گامہ شہارہ یے
سیز رس تہ پزرس وچھم پایدارہ سگ دتے کمہ دریچ یارہ یے

مفہوم :- میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پائیدار ہے۔ اے جنگل کی چیڑ (کہ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو) تجھ کو کس نے پالا اور پوسا ؟

آزاد سوبھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بیڑا پار لگایا جا سکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ؎

وزان ییلہ نارہ ووزہ مُل پانہ الہ راوان کوہن بالن

بہادُر چھا اڑان جاسوس لاگتھ دشمنن اندر

کران گرداب گتھ پانس انان ادہ رگیوٗر طوٗفانس

شرف یُس صاحب خانس نہ سے چھا پرزن اندر

مفہوم :- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ و بیاباں میں لرزہ پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد لومڑی کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہو کر جاسوس نہیں بنتا۔

(۲) بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ؎

ورتاو دلیری ہنند کیاہ زانہ سہ بے چارہ

یُس گژھ کنان آتن پیٹھ آسہ کھسیتھ کھڑاوے

نتہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولامی ہنند

استادہ جوانمرد یُس لول پتھر یاوے

مفہوم :- (۱) بہادری کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حب الوطنی ڈانواڈول ہو۔

(۲) ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جس حب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزاد کا پیغام

آزاد کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گذرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ یہی "لول" کھلے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزاد زندگی کی تلخ وارداتوں کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزاد کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

بوزی لولکی ناد لولئی یے — چھینہٕ آلوٕ آزادنی
بچہ نغمہ تہٕ سازندری یے — سونٛدری یے بوزی میأنی زار

مفہوم :- آزاد کی محبت بھری تانوں کو سنکر سمجھ لو اور متاثر ہو جاؤ۔ یہ کسی رسمی گویّے کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر سے

چھی میہ نِش مس بانہٕ نوی — پیمانہٕ نوی نوی نوٚو شراب
ترٛاو ساری پرأنی مستی — چھاو اَدہٕ میخانہٕ میون

مفہوم :- میرے پاس مے، جام و مینا سب نئے اور نرالی قسم کے ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادہ نوشی کر

آزاد اور ہندو مسلم آشتی

بچپن ہی سے آزاد مذہبی امور سے باخبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور ہوا نوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں اُلجھ نہ سکی۔ وہ مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وہ انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزاد کا نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دنیوی راہیں اس کے سامنے ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائیبل آدمی کو آدمی کا دُشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اُس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہندو بھی، مُسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بُنیادی جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے وہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل نہیں سکتا۔ آزاد وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیجکر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور متضاد پیام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا، انسان انسان میں جھگڑا کاہے کا؟ یہ

محض غرضمندوں کی چالیں ہیں۔ وہ چلا اُٹھتا ہے۔ میرے ہمسفرو! مذہب ایک دوسرے سے جدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دشمن بننا نہیں کہتا ہے۔ یہ ظاہرداری کی باتیں اور خودغرضوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک دوسرے کا دشمن بنا سکھائے۔ ہمسفرو انسان ہو، انسان بنو۔ کعبہ اور بُتخانہ تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا؟ تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتتے رہو۔ سب بنی نوع انسان کو ایک اور یکساں جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج مضمر ہے۔ شمع کی زبانی کہتا ہے ؎

(۱)

ییتھہ یکسانہ کِہ ہالِہ ہاٗ دانہ
کُس مِن کُس چھُہ بیگانہ میون

ییتھہ میہ نِش ہینوند تہ تیتھہ مُسلمانہ
گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ زار دھرم یکسانہ
سارِنے کیتھ چھُہ نُورانہ میون

یُتھہ میہ نِش کعبہ تہ تیتھہ چھُہ بُتخانہ
گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۳)

نہ مُنز کعبس نہ بُتخانس چھُہ آزاد
پیٹھس مردِ مسلمانس مُبارک

(۴)

بُت خانہ ژے بنوو تہ کعبہ پنہ ژیہ تژاؤ وتھ

گیتا پہ کیتاہ خطا کھوژت وَنتم قرآنہ والے

مفہوم :- (۱) مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں۔ میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے سُن! میرا فسانہ سُن!

(۲) میرا مذہب ؟ باہمی ملنساری، میرا دھرم ؟ سب کو یکساں سمجھ لینا۔ میری روشنی بغیر کسی تمیز کے سب کے لئے ہے۔ جیسا کعبہ میرے نزدیک متبرک ہے ویسا ہی بُت خانہ بھی ہے۔ سُن! میرا فسانہ سُن!

(۳) آزاد نہ کعبہ میں جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بُت خانہ میں جا گھستا ہے۔ ایسے مردِ مسلمان پر آفرین ہے۔

(۴) بُت خانہ اور کعبہ دونوں کو تُو نے پیدا کیا۔ مجھے بتا۔ اے قرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصوروار ہے ؟

آزاد کو نہ تو مذہب سے جھگڑا ہے، نہ مذہب کی دشمنی، اور انسان سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے۔ وہ ان مشکلات اور ناموافق مناظر کو دیکھکر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے۔ بہتے دریا کی زبانی سناتا ہے ؎ سنیر، وہ گنیار، بُتھ تہ ہیرہ ڈیشتھ جیرہ چھم ایوان

گنیر یکسان چھس ژھاران لاران یُوت ماران پان

نوٗے چھس آب اٗسِتھ وارہ تُلوٗ پَن تیوٗ گلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلَن اندر

•

مہ وُچھ لہرن ہندین تہرن ، 'تناز'ن' لایہ لایَن کُن
گنیراٗ اسِتھ گُنیر میون وُچھ، مہ وُچھ جھگڑن تہ بیایَن کُن
گنیرنے آسہ ییم جاہِل وہَن کتہ عاٗفلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلَن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی رُکاوٹیں دیکھکر مجھ پر جنوُن کی حالت طاری ہوجاتی ہے ۔ میں یکسانیت کا متلاشی ہوں ۔ جبھی اس قدر دوڑتا ، بھاگتا ، پھرتا رہتا ہوں ۔ اور پانی ہونے کے باوجود جدوجہد کی سرگرمی سے تپاں و سوزاں ہوں ۔ مجھے زندگی کا لُطف مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے ۔

(۲) میری لہریں خونخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں ۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھا پائی بھی کرتی ہیں ۔ تم اس لڑائی جھگڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دو ۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی مجموعی یکسانیت اور ایکتائی کا مشاہدہ کرو ۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور وحدت نہ ہو تو یہ ناداں ' داناؤں میں کہاں جا سما سکتے ۔ مجھے زندگی کا لُطف سفر

طے کرنے اور منزل در منزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

(۱) کینہہ پران کُفرُک ترانہ تہٕ کینہہ چھِہ دینکو دم دِوان

چانٕ لولٕن روٗچھ ہیمو داغو نشہ داماںہٕ رمیون

(۲) گُنہٕ کُس باغس پھۆلِم گُل چھُس وُچھان لولُک بہار

کُس میٖہ دُشمن دوس وَنہٕ کس کُس مٕنٕ بیگانہٕ میون

(۳) کافری ہِندی جامہ لاگِتھ کامہٕ دِیو لوٗب عاشقو

پردہ مشاینٕ دردہ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہٕ میون

مفہوم :- (۱) چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی بزرگی کا چرچا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

(۲) میری تمنا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں دل کو لبھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محوِ نظارہ ہوں۔ بھلا میں کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں کوئی بیگانہ نہیں۔

(۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو پالیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بت خانہ کا تفرقہ مجھ ایسا اٹھوا دیا

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے قاصر ہو گئیں۔

محبت، وحدت مساوات

انسان کو انسانیت کی یاد دلا کر مساوات، وحدت اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے:-

ژتک ژٕہ اَزلیُک محبتُکی کُل ہمیشہ پھولہِ نے محبتُکی گُل
نہ چھُے ہرُد تہٕ نہ سوُنت بِلکُل ژیٕ کرُتھ پننی پانٕٹھی ہرُن روا چھا

ژٕہ زاکھ پنُسان بڑیوکھ پنُسان کیتھ بنیوکھ ہنُدو کیتھ مُسلمان!
چھُہ چون مذہب گنُیر تہٕ یکسان ژٕہ آکھ بہٕ آکھ گنُزرُن روا چھا

مفہوم :- تم لازوال محبت کے پودے نصب کیے جاؤ۔ یقیناً ان میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل ہی نہ ہوگا۔ یہ لازوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیے۔ تمہاری محبت کا برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

(۲) تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پا کر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیے اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیے۔ اور سب مخلوق کو یکساں سمجھنا

چاہیئے

یکسان وحدت، ایمان کامِل　　یکسان مانان اِنسان کامِل

عالم دُوئی ہُند گُنہرس مُقابل　　خاباہ خیالاہ، وہما، گُمانا

مفہوم:- "انسان" کا ایمانِ کامِل مساوات اور وحدت ہے چنانچہ جو انسانِ کامِل ہو۔ اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے دوئی کی دُنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے۔ وہم ہے اور دھوکا ہے

(۱) ہند عرب، روم چین، فتنہ گرن ہُند نفاق

دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول، گُنہر اِتفاق

زان دُوئی بوڈ گُنہ ناہ، مان گُنہر بوڈ ثواب

یِی چھِہ دَنان انقلاب، اُتھۍ چھِہ دَنان اِنقلاب

(۲) ناو ژٕنیہ پنسان چھے ہیوند تہٕ مسلمان کیشا

ہیوند تہٕ مسلمان یوٚد ناو ژٕنیہ پنسان کیشا

رِندہ پنِنہِ زندگی کیشازہ تھوٚت در عذاب

یِی چھِہ دَنان انقلاب اُتھۍ چھِہ دَنان اِنقلاب

مفہوم:- (۱) یہ فتنہ گر غرضمندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں۔ اور ایک کو دوسرے کا دُشمن بناتے آئے ہیں۔ یہ تو سب انسان ہیں۔ نسل اور جغرافیائی محض قرع

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت یکسان اور اتفاق۔ دوئی اس عالمِ یکتائی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت اور اتفاق برتنا ایک عظیم کارِ ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

(۷) تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے کچھ تبدیلی تو نہیں آ سکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مستِ بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کر دی ہے انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری

آزاد مذہب میں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ بہ بانگِ دہل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب، مذہب نہیں، ایسے مذہب سے لامذہبی بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دوئی کی ہدایت اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابلِ ترک اور قابلِ نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب، مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بنیاد محض ذی غرض انسان کی خود غرضی ہے۔ ان غرضمندوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہو سکتے۔ رب العالمین متضاد پیغامات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتابیں انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دوئی کی تعلیم دیں۔ انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے۔ مختلف مذاہب کے عقائد سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اس لئے اچھا ہے کہ انسان آپس میں پریم اور آشتی برتائیں۔ دوئی اور باہمی کینہ پروری چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات اور دیگر نکتے ذیل میں دئے ہوئے چند اشعار سے واضح ہو سکتے ہیں۔

(۱) ہیم وُنان اَسی ہیند مُسلمان باہی بارنی یانہ وأنی
کیاہ تیمن نش بیاکھ کانہہ ویداہ قورانہ آسہ ہے

(۲) قودرتس ہیون ہیون تھوونی بیلہ آسہ ہن ملت تہٕ قوم
پرٕیتھ اکس ہیون ہیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

(۳) گاہ تہٕ جاراہ آزموٗم ژاہ تہٕ ہالئ فیرکہ فیرکہ
واے تتہٕ ینسان بنہکہ امتحاناہ آسہ ہے

(۴) کیاہ وُنان آزاد کس بوزان تمہٕ سند کریم وِداکھ
زانہہ تہٕ لیکھان زُلف و خالک داستاناہ آسہ ہے

مفہوم: ۔ (۱) جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً اُن کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصول کا پرچار کرتے تھے۔

(۲) اگر قدرت مختلف قوموں، ملتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملت کے لئے جُدا جُدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

(۳) مختلف درس گاہوں میں میں نے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اے وائے اکران مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خِرداری کا ناپ تول ہو تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں؟

(۴) آزاد کی آواز کیا ہے؟ بھلا اُس کی آہ و فغاں کون سنتا ہے اے وائے! وہ کبھی زلف و خال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

یئیمو گمانن بھاس تۄ اۄتھ پانٕہ وأنی ژۄرٹ نَم نتہٕ ماز
(۱) ناز تتھ ہیٚتھ گاٹِلس ہیٚندس مُسلمانَس پٔزیا

یئیمہ یقینن، کینہ رِتھنین بارہ نیٚن دون کرٕ جُدا ئی
(۲) سینہ دارُن وَنتہ تتھ دینَس تہٕ ایمانَس پٔزیا

کافری، دوٗگنیار تھاوُن، دینداری گمہ و کُنیر

(۳) تفرقہ تہٕ اَفین ملہِ وٕنی دردہِ پیمانس پٮ۪زیا

کیاہ کَرن کُنرس تہٕ لولس بازیگارن ہندۍ فریب

(۴) وٕنرہِ واوس، گردہِ کھوٚژن مردِ مادانشس پٮ۪زیا

مفہوم :- (۱) کسی دانش مند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اُس مذہبی عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیئے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا ہوتی ہو۔

(۲) کئی مذہبی عقائد کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

(۳) میری نظر میں اگر کُفر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو "ایکتائی" ہے۔ محبت (کُنیر) کی شراب میں نفرت (دوئی) کی افیون ملا دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

(۴) جھوٹے سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے محبت اور یگانگت پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو بہادر 'لول' اور 'کُنیر' کے راستہ پر نڈر ہو کر گامزن ہوں۔ اُن کو دھول اور مخالف ہوا ... راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف؟

(۱)

یُس دین باوہم کُنیرُوک ترانہ ۔ سُے دین وایمان زانتہ مانہ

ہم سائی دفتر پرائی فسانہ ۔ بُس لولہ رستین لوکٹ بہانہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

(۲)

پوشہ کُو کُنیر کی چھ دُدی ہتھ یود دوئی ہندہ نارہ سیتھ

اگفتنکٹ باران رحمت تراوہ پانئے اِنقلاب

(۳)

یُس پاپہ بداس ایمان، انسان، کُنیر، یکسان

سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تہنزہ ناوے

مفہوم :- (۱) جو مذہب مجھ پر وحدت کے ترانے ہویدا کرے، وہی میرا مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہلِ ہوس کے لئے "عشق" کے بہانے ہیں، جس کے درپردہ سرمایہ داری کارفرما ہے۔

(۲) دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے۔ ایکتائی ایک پھول کے مشابہ ہے۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مُرجھا دیا ہے تو بھی کیا مضائقہ انقلاب محبت کے بارانِ رحمت سے اس پژمردگی کو دُور کر دے گا (۳) جس بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور ایکتائی ہے اس کی کشتی کو (بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

(۱) ژٕہ اوسکھہٕ گاٹہٕ جادٕگ نوٗر، لوٗگتھ نار ہیٚنسانو

کرٕتھ ہیٚنسانیت بدنام ہا بے عار ہیٚنسانو

(۲) محبت باگراونٕ کیتھ کرٕ یوٗکھ قدرتن پٲدا

ژٕ یہ لوٗگتھ دین و ایمانس کرٕن یاپار ہیٚنسانو

(۳) نظٕو یوٚسے قدرتن بنیٚنن خزانن کھٲمژٲوِتھ

ژٕ یہ اوسٕے باگراوِتھ کھیٚون بنیوک شہمار ہیٚنسانو

(۴) کٔنٕ آدم کٔنٕ عالم نمس سیٚتھ ماز ماز سس نم

یہ کمہٕ ژٕ وُسے دِلس اندر دوٗئی ہنٛد نار ہیٚنسانو

(۵) بنیوکِ، دُرکٕ تہٕ نینکٕ لقمہٕ نہ دینکٕ غم نہ درکہٕ غم

کران ہیٚنسانیت ماتم وُچھتھ چانی کار اِنسانو

(۶) دِتٕے برٕم پنٕنیو رے کارٕ دِوان چھکٕ فتنکی بازٕ

تُران چھکٕ پرانوٕ رے نارٕ لگی کتہٕ تار اِنسانو

مفہوم:- (۱) تم دانشمندی کا ایک منور مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کرتوت سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کرنے سے تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

(۲) تمہیں اس دُنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصد اعلیٰ کو پامال کیا۔ (۳) دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جل کر مساوات کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے

(۴) انسان انسان کے لئے الگ الگ دُنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دُنیا ہے اور دُنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرقہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سُلگتی آگ تمہارے دِل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تُم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۵) نہ تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُلّو سیدھا کئے جا رہے ہو۔ تمہارے یہ کرتوت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالان اور گریان ہے۔

(۶) اپنے اعمال و کردار سے تم خراب و خستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستگی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناؤ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذلت ہے۔ نیک کرتوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی

آزاد حسب ونسب اور اپنے ماحول کے مطابق سُنّی مسلمان تھا۔ ترال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر وبار سے جلاوطنی، افسروں کا قہر و عتاب، انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے کا انتقال۔ جانباز سے آزاد اور پھر کئی ایک اُلجھنوں سے آزادی۔ پھر اپنے ارد گرد افلاس اور امارت کے متضاد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور نادار کی زبوں حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مُفلسی کے دل شکن مناظر اسباب راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج۔ الغرض دُنیا اور دنیا والوں میں بے سبب اور نامنصفانہ عدم مساوات کو دیکھ دیکھ کر آزاد کے جذبات کو ٹھیس لگتی رہی،، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا

بِہتھ بیکار نیکو کار چائی　　قلندر، پیر، مذہب دار چائی
امیرس کھیون روا مسکینہ سُند خون　　دُچھت راوان چھِس یم کار چائی

مفہوم:- اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چُوسنا جائز

سمجھتا ہے۔ یہ نیرے کاروبار دیکھ کر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادرِ مطلق اللہ تعالٰی کو جابر اور غیر منصف تصور کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ عوام کے مانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی (PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور مُلّے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنّت اور جہنم خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بد نصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا اُلو سیدھا کر کے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مفلوک الحال زندگی پہ قانع بنا کر کعبہ اور بت خانہ میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے فایدہ کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع معانی پر آزاد کے اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آزاد کا رُجحان کیا تھا۔ مناظرہ "عقل و عشق" میں لکھا ہے

عقل :- دَرم تہٕ اسلام کیاہ وَحی تہٕ اِلہام کیاہ

عشق :- دَرم تہٕ میونے بہار دین تہٕ میونے بہار

عقل :- ہِندو تہٕ مسلمان کیاہ کعبہ تہٕ بُتخانہ کیاہ

عشق :- چون ہجر چون کار چون ژھوروے گاہ چار

dup.

مفہوم :- عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کعبہ و بت خانہ کا تفرقہ کہاں سے آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :- عرش، خدا، لامکان، کیاہ جھم مدا کتھ ونان

عشق :- میٹھڑ خیالاہ، پڑھاہ، تنگدلن ھند قرار

مفہوم :- (عقل) عرش، خدا، لامکان کا مطلب اور حقیقت کیا ہے؟ (عشق) میٹھا تصور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے باعث اطمینان ہے۔

عقل :- ونتھ چھ کُنی پتھ چھُ کیاہ زندگیُ ھند مدا

عشق :- اول، کُنبر، دردِ دل، پان پنُن کاروبار !

مفہوم :- (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟

(عشق) محبت، وحدت، دردِ دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :- کیاہ چھُ کُنبر، کیاہ یقین، کتھ چھ ونان درم دین۔

عشق :- پان پنُن پر زنیتھ بیاکھ تہ ہیون در شمار

مفہوم :- (عقل) وحدت، یقین، دَرم اور دین کیا ہوتے ہیں؟

(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کرکے دوسروں کو بھی اپنے آپ جیسا تصوّر کرنا۔

(عقل) یَتھ چھِ کران وحی ناو بوز کمو کتہ آو

(عشق) یہ چھُ سیٹھاہ زاوِر جار صاف وَنُن چھُم نہ وار

مفہوم :- (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے سُنی اور کہاں سے آئی؟

(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

زیٖوٹھ سفر زندگی بارِ گراں بندگی
داتہِ سُہ اَتھ منزِلس ترٛاوِ یُتھ پیٚمیہ بار

مفہوم :- زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزلِ مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں سے اُتار پھینکے۔

'خُدا' کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے ؎

اکھ سوال چھُم صاف مبہم یَتھ جواب   کانٛسہ نِشہ افسانہ کینٛژن نِش کتاب
کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما   کانٛسہ ہُند یزدان کینٛژن ہُند خدا

پانہ رُوزِتھ بندگی نِش بے نیاز　　　حُکم تھٕیِنْدُے بندگی، پُوزا، نماز

مون وُلیو وُچھ بیٚیے پیغمبرو　　　تھوٚو ولیکھِتھ گرٕ گرٕ کنین پیٹھ اوٚت گرو

●

مستی، حافظ نہٕ سازِ بیخودی　　　حضرت اقبالہٕ سُند سوزِ خودی

مختصر یوز کینہہ نہٕ کیاہ وَنہٕ تس دار　　　زاگھ جاراہ بعہ چھرن کوٚرمُت تیار

مفہوم :- "خدا کیا ہے ؟" ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف ہے، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے اور کوئی "کتاب" کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے۔

(۲) کوئی اُس کو آتما کہتا ہے اور کوئی پرماتما کہتا ہے۔ کوئی یزدان کے نام سے پُکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے۔

(۳) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے۔ پوجا اور نماز بجا لائے۔ (۴) اولیا نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے اور پتھروں پر بُتگروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے

(۵) حافظ کی مست شاعری بیخودؔ کے کلام کا سوز و ساز اور حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے۔

(۶) القصہ چون و چرا کہنے کا کوئی وارا نہیں۔ انسان کی فطری

مانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

"شکوہ ابلیس بحضور باری تعالےٰ" میں بزبان ابلیس کہتے ہیں۔

بہ مانہ نادیدہ چھی ژ بہ مانان بہ کمہٕ وُچھس دیدہ کُس ہیہٕ زانان

ژٕ ہ نے خیالاہ کھتاہ گُماناہ، بہٕ تے خیالاہ کھا گُماناہ

جہنمس منز چھہ پیٹھ گرمی، قیامتس منز چھہ پیٹھ سختی

پیٹھی پیٹھی روبہ دابہ وُنی وُنی دواہے چلوُتھ ہٕ کاروناہ

مفہوم :- (۱) ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالےٰ میں نے مانا کہ لوگ تجھے دیکھے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال ہے، وہم ہے، گمان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان ہوں۔ (۲) اے خدا! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الامان۔ ایسے ایسے رعب و داب بتا بتا اور جتا جتا کر تو نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

(۱) بُتخانہ کعبہ دفتر، کتابہ | جنّت، جہنم، ہم روبہ دابہ
میانے خیالہ میانے حسابہ | خاباہ خیالاہ وہما گُماناہ

(۲) بخت سکندر، تخت غضنفر | سنیاس تپہ رٕیشہ صوفی قلندر
زنّار تسبیح مسجد تہٕ مندر | خاباہ خیالا وہما گُماناہ

مفہوم :- (۱) بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنت اور جہنم - یہ سب دھمکیاں اور رعب و داب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق محض خواب و خیال اور وہم و گمان ہیں۔

(۲) طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیاسی، پیر اور فقیر، زنار اور تسبیح، مسجد اور مندر سب محض خواب و خیال اور وہم و گمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پتھے پاٹھی بوڈ ہاوہ دیدار دین چھٹن یم طلسمات غائبکی فریبکی
کرن دورہ دوُرے مسلمان برہمن سبلا ماہ تمن کھنڈرن وارہ وارہ

●

مفہوم :- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یونہی دور کرتی رہی تو اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے - اور مسلمان اور برہمن سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دور سے سلام کرنے لگیں گے۔ پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار قدیمہ رہ جائیں گے۔

مرِ یتھہ جنت جہنم" زندگی منز عاجزی سرخم
خودایا بندگی ہندی غم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :۔ مرنے کے بعد جنت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور سر خم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے

قیامت واحد القہار، دوزخ محشرک مُدان
اُکس کمزور بندس ہیتھ یہ کوتاہ روبہ داب آخر

مفہوم :۔ قیامت، واحد القہار، دوزخ اور میدان محشر ایک سے ایک بڑھکر وحشت انگیز مسئلے قایم ہیں۔ اے خدا، آخر انسان ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پر اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ باز یارو بازی گارو باز پئن زیُون
ہاوُن ژ یہ تھوُوُہ ہے کعبہ تہ بتخانہ وَنے کیاہ

مفہوم :۔ جعلساز اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُلو تو اس طرح سیدھا کر لیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا سہارا دے گئے۔

نار جہنم تہ سورگ، روز قیامت، حساب
چانہِ دِ ہما غکو خیال چانہِ دِ رکی ہیم حساب
دِہم پئن یا نیسے پھٹے نہ تھوان آب و تاب
پی چھُم وَنان انقلاب اُکھو چھم وَنان انقلاب

مفہوم :۔ دوزخ کی آگ، جنت کی راحت، روز محشر، جزا و

سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات (جو تم نے خود پیدا کئے ہیں۔) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں۔

انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہٕ کرِہن بندٕ نے سینٛز بندگی

بندگی منز زندگی ہُند اکھ نِشانہٕ آسہِ ہے

مفہوم:۔ اگر بندگی میں زندگی کی ذرا سی بھی جھلک پائی جاتی تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری بندگی کرتے۔

کِیتۍ بوچھہِ ہِتۍ آرہ کِیتۍ گے آسمانس کُن وُچھان

لامکانس پیٹھ تہٕ دیارَن ہُند خزانہ آسہِ ہے

مفہوم:۔ کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اے کاش! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔

چھُکھ تہٕ زانان خُدایی تہٕ چھہ بوڈ دردِ سرا[1]

بندگی خوٗن جگر کھیوٗن چھُ جناب عالی

مفہوم:۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا دردِ سر

---

[1] ماخوذ از۔ (علامہ اقبالؔ) خدائی اہتمام خشک و تر ہے....

(آزادؔ)

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر خونِ جگر کھانا ہے۔ جب ہی کہیں بندگی کے آداب خدائی شان کے شایان ہو سکتے ہیں۔

چھےٚ پانہٕ پکُن گنڈِتھ ژیٚہ تھاوِتھ پانہٕ وٕوِتھ کیتہٕ
تقدیر، ازل، سورگ، جہنم تہٕ خدائی

مفہوم:- تو نے تقدیر، ازل، سورگ اور نرک اور خدائی اپنی ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانُک قِصہٕ تھوٚوتھ یاد مٔشروٚوتھ وطن
شِنیہن منز واومینُن صاحب خانس پٔرزیا

مفہوم:- لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر، تو نے اپنا وطن (گھر بار) بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحب خانہ کو گھر بار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ پیمائی کہاں تک روا ہے؟

لٔچھ پردہٕ ژٔٹِتھ برٛونٛہہ ژٔٹِتھ چھےٚ ژیٚہ خدائی
پکھ برٛونٛہہ یِہ اکھ پردہٕ ژٔٹِتھ خوف تہٕ غم کیشاہ

مفہوم:- تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب "خدائی" تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

ننگل۔ تجھے ڈر کاہے کا؟

خدائی بندگی نش کس چھہ انکار   خداوندس ونن بندس تلن بار

ویکن زندگی ہند ولولہ یس   تہمن نش چھا پوان ہم فرشتکو کار

مفہوم:۔ خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم دینا اور بندہ کا کام ہے حکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو

غریبن ہند جگر تہ دِل بزان ہیم کیا زہ سیخن ییٹھ

امیرن ہندی خدائن تیم تہ کری ہیتھ آسی اگر پائ دا

چھہ قدرتھ خاص انسانہ ٹلان ساسن کرورن منز

زہ وہتھ لاگ پانہ آدم گرہ ہیتھ منزہ ساس پاداکرہ

زہ نیر بے وایہ اے آزاد بے پروا خدایس ون

ہنر مند کس ونی پانس کہ یتھ ییلہ بے ہنر پائ دا

مفہوم:۔ (۱) کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے، اور ظالم کو کچھ نہیں کہتا۔

(۲) کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں میں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

(۳) آزاد بے خوف وخطر ہو کر لاابالی اور لاپروا، اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنرمند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزاد نے بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برانگیختہ ہو کر انسان کی سادگی پر ہنستا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پہ بہت رونا رُلاتا ہے۔ آزاد صدائے تلخ سے للکارتا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط قصے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کئے کرائے اور اسی دُنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کانہہ چھُہ امیر، کانہہ غریب، کُس چھُہ وَنان کرُہ یہ مون
کیاہ چھُہ اُزل کیاہ نصیب کتھ چھِہ وَنان کرمہ لون

ساسہ وُہر قِصہ پرُوُن محض خیال عاُن خاب
یمہ چھِہ وَنان انقلاب، اُتھی چھِہ وَنان انقلاب

(۲)

ہے کُنہِ سنایہ کَوٚر ژرآنۍ متودرٕ فلسفن

زندٕ مرے مرد بہیٹھی مۄرد ژٕ دِلیتھ زَن کفن

یوٚد نہ لبَن زندگی دفن کرِکھ پیچھے ثواب

یِی چھُ وَنان انقلاب، اُٹھو چھہ وَنان انقلاب

(۳)

قِصہ تہٕ افسانہ پرآنۍ پنجرہ تہٕ زولانہ سآنۍ

زَہرہ ہبرٕتی شہمار ڈرنیٹھ پیوان نندہ بآنۍ

پوشہ بھرِتین کیٛاہ بکار سازہٕ گرِین چھند شُباب

انقلاب اَن انقلاب، انقلاب اَن انقلاب

مفہوم :- (۱) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ عزیب اور یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، ازل اور نصیب کیا ڈھکوسلے ہیں جو تم نے یاد رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد اُس کی بے بُنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام ہے۔ (۲) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے میٹھے اور خواب آور فلسفہ (تقدیر ازل وغیرہ) نے منتشر کر دیا، اور ایسی کیفیت بپا کر دی کہ جیتے جی

بہادر لوگ مُردوں کی طرح کفن باندھے ہوتے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادر مُردہ لاشوں کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آسکے۔ تو ثواب کا کام یہی ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

(۳) یہ صدہا سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت جاننے میں رُکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سانپ ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

دِل سانٛی مہ کر غمگین تقدیر تھپکَن والے (۱)

افسانہ پَرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھِہ افسانس نیرُن منز مٲے دانس (۲)

یُس تو گ نہٕ گنڈُن جانس بیچارہ گنڈان ہالے

ووٚپھ پانہٕ پنُن سنٛز کرٕن پانہٕ پنُن رہبر (۳)

ادٕ تارِ تہٕ پانٛ غمبر ایوانٕ آسی پنٛتھ کالے

دوٚ گنیار چھِہ بیلہٕ مطلب یُوزایہٕ نمازن ہُند (۴)

سوزس بہٕ یہٕ بخشانٛ پش بنیہٕ تُوری ڈالے

ٲران گوٚمت حضرت پیران خودایی ہیٚتھ (۵)

پرٛیتھ کانہہ چھُنہ بے غارت ایمان پنُن زالے

(۶)

کٹس ساز دِ انگ وایان ییم ناد کیمُس لایان

آزادٔن ہیُو اُنمان اَتھ زیرو بَمُس تا لے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور ازل کی کہانیاں اور افسانے سُنا سُنا کر متوالے بنا رہے ہو، خدا را کسی اور کو یہ سب کچھ سُنا، ہم تو اس سے غمگین اور دل حزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری سے میدانِ عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر جان لیکر محوِ عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارا کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں کا وجود ٹھوس سمجھ کر اُن کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بنتا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پوجا سے دُوئی کا مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالےٰ کو واپس کئے دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور اُن کرشموں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقلِ کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

سب بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آجائیں۔

(۲) یہ کون دل کی پکار دلگداز لے میں گا رہا ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنا رہا ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزادؔ کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزادؔ ہی نہ ہو۔

چهٔ تقدیر، تقدیر والئن مبارک — ژه پښنی نصیبک قلم پانه گړ تو

مفہوم:- تقدیر پہ بھروسہ تقدیر پر یقین رکھنے والوں کو مبارک ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی جد و جہد اور کوشش کی بات ہے۔

مناظرِ قدرت

آزادؔ کو وطن کے ذرہ ذرہ سے والہانہ محبت ہے اور وطن کے دلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دلربا اور پیارے ہیں ؎

سُہ رگِچھہٕ دوہ دِہ کوٚلہٕ مانِتھ تہٕ زانِتھ وونہٕ میٚہ چھےٚ نہٕ مشراوان

سیندِہ، رُنبہٕ آرس، وٚیتھہِ ویرناگس، گنگایہ تہٕ جمنائے

مفہوم :۔ بہشت کی نہریں (کوثر، سلسبیل وغیرہ) کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور دریاؤں (دریائے سندھ، رنبی آرہ، وتستا، گنگا اور جمنا) کو نہیں بھولتا

موسمِ بہار میں ہر طرف گل و گلزار پھوٹتے دیکھکر وطن کی تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے۔ ملاحظہ کے قابل ہے ؎

(۱)

اُسان پوشہ ڈُورین اندر پوشہ ذائژ

یتھہ زُونہ گاشس اندر نیچیف راتژ

نُنُس آسمانس چھہ تارک ننن

یہ سونۂ وطن ننندہ بونۂ وطن

(۲)

دوان آرہ ژیشہ ہتین ژھارنے

تھکے مُت ترِیس آسہِ تس پٔارنے

شہلی کُل چھہ اندی اندی رُوزِتھ وتن

یہ سونۂ وطن ننندہ بونۂ وطن

مفہوم:۔ چمن کی روشوں میں گوناگوں پھول کھل رہے ہیں جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفا آسمان پر ستارے کھلکھلاتے ہیں۔

(۲) ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جارہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو، اُس کی پیاس بجھائیں اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ) جابجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے مسافروں کی سفر کی کلفت مٹائیں۔

گُن ہندی کاروانی خیمہ دِتھ بانن بیابانن

پنن دامانہ سبزارو تہٕ کڈی کڈی واش ہفاوُن ہیوت

ہلم بُرر بُری چھکنہ دُردانہ ہینتھ ابرن تہٕ بارانن

جہانن ساٗنی عالم آسمانک ننبہ لاوُن ہیوت

مفہوم :- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے باغ و راغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھولنا اور دور دور تک پھیلانا شروع کیا۔

(۲) موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں اتنی دلکش اور دلفریب ہیں کہ انہیں دیکھکر عالم بالا بھی للچایا ہوا ہے اور ان پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کر رہا ہے۔

(۱) خوشبوے گلاہ ڈیوٗ چھم خاموش پننہٕ شاے

روپوش دِ ایک شخ ژوٗر پوشن تہٕ کنڈین ژھاے

(۲) للہ وان نظراہ تیتھ پاٗٹھ تس اَس لولے اندر

یتھ پاٹھی زموشوٗمُس ہو ہو چھم کران داے

(۳) کس مارہِ مندس پوشس آرام کنڈین اندر

کتھ پاٹھی دلازارن ژراوان پنن ساے

مفہوم :- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دلربا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

(۳) بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلاتی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گا گا کر سلا رہی ہو۔

(۴) ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پہ ڈال رہا ہے۔

مناظر قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشم بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چیڑ، آبشار، شمع، و نستا برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظر عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے ان کی معصومیت، البیلاپن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اس کی نظروں کے سامنے اوج بالا تک عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خواجگی اور بندگی دیکھکر اپنے عالم محویت سے چونک اٹھتا ہے اور نیچر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایکتائی ملنساری، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے

اپنے لئے اور عام انسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کر کے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائیص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ؎

(۱)
وارہ ونتم تژہ آیکھ کتے　　چھُس بہٕ زانان آسہ یہٕ تتے
بندہ برادری تہٕ افسری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۲)
تتہٕ آسن تہٕ یوہٕ تہٕ مالہٕ　　کفرٕ دینکی کینہہ مُلالہ
نہ امیری نہ گداگری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۳)
چھک نہ زنہ نس تہٕ مرنس ڈران　　زندگی ہنٛد سفر کران
زندہ گژھان چھک تژہ مری مری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۴)
زندگی ہنٛد سوزیس منتے　　تس نہ آرام تہٕ قرار گُنے
شہ نہ مران زانہہ تہٕ مری مری یے　　روزی دماہ پانژادری یے

مفہوم :- اے آبشار! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خواجگی نہیں ہوگی۔ ذرا ٹھہر اے آبشار۔

(۲) وہاں تسبیح اور زنار کے دکھاوے نہیں ہوں گے، اور کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہر اے آبشار!

(۳) نہ تو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے کئے جا رہا ہے۔ بسا اوقات تو نابود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار رہی (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز موجزن ہو (یعنی جو مقصدِ حیات سمجھ گیا ہو) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوداں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

وتستا کی خوبیاں دیکھکر اس پر ملنساری اور ایکتائی کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) سیتہ باجہ جیبی دِچھن کھووِ ریے — کھنہ بلہ بیٹھ کھادنی یار
پاں آلہِوان پیالہ بَرِتھ بُرِ کریے — سعہ نذرِ یے بوزِی میانی زار
(۲) گیان دِتھتھ پنُن آگرُہ یے — تھہ سۄ درس لویتھ یان
ملہ ژارِ کی ناد کرُتھ کرُتھ یے — سعہ نذرِ یے بوزِی میانی زار
(۳) دوِ گنیارَن مارِتھ گاشرِ یے — ہیتھ ناوِتھ کُنہِ سرِک سوز
یِم تہ گرِتھ ہنن تارِ تِرِ تِرِ یے — سعہ نذرِ یے بوزِی میانی زار

مفہوم:- (۱) کھنہ بل سے کھادن یار تک دائیں بائیں تمہارے ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جلتے ہیں۔ او حسینہ! میری فریاد سُن!

(۲) اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکتائی کا گیان (آگاہی سندیسہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے، تاکہ اُس کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ او حسینہ! میری فریاد سُن۔

(۳) کشمیریوں کو دُوئی نے خراب و خستہ کیا ہے، کاش کہ تو اُنہیں ایکتائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مُشکلات کو سر کرتے۔ او حسینہ! مری فریاد سُن!

منظر دریا آزاد کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حصہ ہے۔ لیکن ان مناظر سے ہم وطنوں کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کا سب سے بڑا مُتحرک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے اندھا دُھند قانون کو ٹھکرانے اور قانون قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاو" نظم میں آزاد جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی واضح طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ وُہ لافانی اور لاثانی نظم ہے، جس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ آزاد نے "دریاو" لکھکر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نظم میں وہ بہاؤ ہے، جو ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے۔ نظم صنائع بدائع سے پُر ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے۔ موزوں بحر میں مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈالدی ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلوں بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصور کی طرح دلکش تصویر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبق اخذ کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ یکتائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے ظالموں سے اور سنگدلوں سے بیباکی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مساوات حلاوت اور شیرین کلامی کے درس دریا کے ایک ایک پیچ و خم اور ایک ایک اُتار اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں ؎

(۱) کمن سنگین قلاین نہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
پنُن چھکراونہٕ آمُت کُنیر بتیہٕ سو نہ راوان چھُس
ژتان سنگہ نہٕ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) امیراہ، بادشاہ اُسی تن ہیوٚنداہ مُسلماناہ
یہٕ کتھ پٲرس ہہن چھاوِن چین ناوِن بُرِن باناہ
میہٕ نش راجاہ، نواباہ سائیلاہ اَکھ سائیلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) پنُن پان آیتن چھُم تھووُمُت سارِس جہانس کیُت
پنُن زُو پیش کش تھووُم زمینس تہٕ زمانس کیُت
وۄپہ ڈارن تہٕ ٹھہرُن چھُے نہ میانین مشغلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) ڈران ییتہٕ تھرہ میانے لہرہ مارن وقتہٕ بُڈی ولہ ویر
تَتے پوشہٕ تھرین چھُس روشہٕ چاوان دایہٕ ہندی پاٹھی شیر
زوٗک میونے چھُہ شمشادن تہٕ سروِن، رائیلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۵) سنیر وۄہ گنیار سمارک بہٕ وُچھتے آس سمارس
یمے ژھوہ مارنس کیُت چھُس دوہس راتس پوہس ہارس
غموٗ لاماہ چھُس تہٕ کانہہ تھاوِہم میہٕ پنجرن ہانکلن اندر

یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۶) جگر چھُس سنگرن کتران، رفتارس سۍ گرمی چھم
مدنوارن بدن ناوان، اطوارن سۍ نرمی چھم
سبزر تہٕ لول چھُم بُری بُری ورن ییچھن ولن اندر

پوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مٔنزلن اندر

(۷) چھلان چھُس جامہ ناوان پان گگروین سیاہ موین
ہاہے چھُس باگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوین
چھم باقی پن پنیر خصلت گُلن تہٕ ارکھلن اندر

پوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مٔنزلن اندر

(۸) پینک گژھنک زینک مرنک نہٕ چھُم پروانہ چھُم کانہہ غم
نہٕ چھُس حائران واتن کم نہٕ چھُم پھیران گے کم کم
چھِ پیتھ پیتھ وہم تہٕ وسواس آسان بزدلن اندر

پوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مٔنزلن اندر

(۹) بہٕ چھُوس زندگی ہُند سے بہارن سیتر تھاونم یے
وزان چھم دردہٕ سوزچ نے چوان چھُس پیالہ پے در پے
پیام گُل شی حی، چھم میانین ولولن اندر

پوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مٔنزلن اندر

مفہوم:- (۱) دیکھ میں کن کن سنگلاخ رکاوٹوں کو پھاند کر اور مشکلات

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہُوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی یکتائی کو پھر سے سمیٹ کر اکٹھا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لُطف حاصل ہوتا ہے۔

(۲) کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھکر لُطف اُٹھائے، نہائے، پیاس بُجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سایل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لئے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لُطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

(۳) میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اُس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

(۴) جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غصّے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیر خوار بچوں کو احتیاط

اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیڑ
کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا
لطف ملتا ہے۔

(۵) میں دنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں اور
اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھاندتا
اور اچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں
جکڑ کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں
زندگی کا سوز ملتا ہے۔

(۶) میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خارا کا جگر کاٹتا جاتا ہوں
لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا
ہوں۔ میرے ہر پیچ ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے
زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

(۷) میں سیاہ مو اور گلگوں حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور
ان کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدبو ہو یا خوشبو، سب کے ساتھ یکساں
برتاؤ کرتا ہوں۔ ان سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری
کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھول
نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھونے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے زہریلی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا لطف گرم سفر رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دُنیا میں آنے والے ہیں اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چل بسے ایسے توہمات بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے میرا رُجحان مربوط ہوا ہے میں دن رات درد و محبت کے نالے نشر کرتا رہتا ہوں۔ اور "زندگی کی شراب" پیالہ بہ پیالہ پیے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے ترنم میں "کل شئی حی" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

منقبت، قصیدہ اور ہجو

مدح سرائی اور ہجو لکھنے کے لئے آزاد پیدا نہیں ہوا تھا۔ خود داری اور خود اعتمادی ایک مرد میدان کو کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس کی فکر کا مخصوص میدان تھا وطن اور حُبِّ وطن۔ اس کی ساری صلاحیتیں اسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات

ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے مخاطب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہلِ وطن کے لئے اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دُوئی کی دُوری اور عملِ باہم، وحدت اور ملنساری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھکر ٹیگور کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear

...... In to that heaven of Freedom,

my father, let my country awake."

یاد آجاتی ہے ؎

(۱)
بہٕ منگے نہ سونہٕ ہرٕ تہٕ سون دِتم مگر عالمس سہ میتہ ہاوتم
یتھ بندگی چھ خدا سرن نہ کرن ہمیشہ خدا خدا

(۲)
نہ چھ دُوی تتے نہ چھ زیادہ کم نہ وَنان عرب نہ وَنان عجم
یتھ پانٕ ٹھر رلتھ چھ یہ ماز تہٕ نم تتھی پانہ وانی چھ کران وفا

(۳)
یتھ جنتس تہٕ جہنمس چھ وَنان بندہ پنن عمل
یتھ حاصلِ دین چھ زندگی یتھ کفرہ کھٕہ تہٕ مرن گناہ

یتھ شورہ گولہ مشینہ گن نہ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یتھ سارِنے چھ لگے وطن یتھ سارنے چھ گنے خدا

مفہوم:- (۱) اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ پیسہ نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنا دے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا ہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگاتا رہوں۔

(۲) ایسی دُنیا بنا جہاں دُوئی کا نام ونشان نہ ہو، جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصور نہ ہوں۔ بلکہ سب انسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قائم رکھیں، جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے

(۳) جہاں لوگ جنت اور جہنم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردانیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کُفر "مرنا" متصور ہو۔

(۴) جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارود کا استعمال اور مکروفریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز

طنز: یہ شاعری کے نمونے آزاد کے یہاں کم پائے جاتے ہیں دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہلِ وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرضمند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدنی مکروفریب سے دامن بچاکر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدنی روایات چلی آرہی ہیں، اُن کو خیرباد کہدیں اور

سوچ سمجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطۂ زندگی آپ قایم کریں۔ افلاس اور جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنزیہ انداز میں ان کا علاج بھی بتایا ہے ؎

(۱) جدس ییس آلہ مٹہ اوشم وُزماںم سئے نکھس پیٹھ چھم
بہٕ کیاہ ہاوے دلاوأری بہٕ نو زرہ عشقہٕ بیمأری

(۲) یکن چھم کارِ بیگارس بُرُن چھم جنس سرکارس
ییم وُگراہ باپأری بہٕ نو زرہ عشقہٕ بیمأری

(۳) پگاہ چھم ہدیہ دیُن پیرس تھوہم کن توبہ تقصیرس
خیاف رہ دوہ کرہم یأری بہٕ نو زرہ عشقہٕ بیمأری

مفہوم :- جو ہل میرے جدِّ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں؟ میرے محبوب مجھ سے عشق ومحبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

(۲) کبھی بیگارِ سرکار مجھے بلا اجرت کام (بیگار) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے روپیوں کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ سے تو عشق ومحبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

(۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے لے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرارِ گناہ و توبہ کو سماعت کرے تاکہ اس سے روزِ محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کہ میں عشق و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

ججھڑا ھیٹیچھر میانہ مو کھ قونون خوجو زول چایو خوتہ نون
ججس گڑھو گڑھو تہ میونئے خون کران گگھڻ لوڑے تہ مبڑ

نمازن کیٹ تہ میونئے پان نیازن کیٹ تہ میونئے پان
پوان ہیلہ اورہ ماہِ رمضان بہان میانے گرنے تہ مبرو

مفہوم:۔ مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابند امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیوپاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ نمک (جو سب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بکنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس، (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کماتے ہیں) چڑھاتے ہیں۔

(۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے بانٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت "ماہِ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فزوکش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔)

نہ روز نیس کانسہ سیتھ جگڑاہ تہ نیایاہ — نہ پوشیتس کا نہ نہ پوریس کانہ بلایا

کتھ رٹیث ہندراہ کھیون کیث خودایا؟ — چھ پانس شمب سیٹھاہ ہندوستانس

مفہوم :۔ ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا، کوئی کتنا بھی طاقت ور اور مہیب دشمن کیوں نہ ہو، اس کا بال تک بیکا نہیں کرسکتا، اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوگا نہ فساد، کیونکہ اپنے گذارے کے لئے اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر توکل کرے۔[۱]

سہ پرانیومت سڑیومت وُہمہ گو دُور

نوِس دینس تہ ایمانس مبارک

(مفہوم :۔ اُن پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا خاتمہ ہوگیا۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی) تمہیں مبارک ہو۔

---

[۱] آزاد ہندوستان کی مکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولیوشن (صنعتی انقلاب) کا حامی تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا۔ (گنجو)

Imp.

جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کو عناد ہے

ایسے حضرات سے وہ پناہ مانگتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ
لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش
کر کے بندوں کو ہراسان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

زِ ہیٹھو لاگِتھ چھیرِن تہٕ تھاوِتھ ریش   مسجدن تہٕ مندرن چھ رٕٹِتھ کوٗن
چھا خوشامد کران خدایس   چھا بناوان پیچھنکیو قونون

مفہوم:۔ صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی
داڑھیاں بڑھائے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھکر
بظاہر خدائے تعالےٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں
اور منڈلیوں کے بنانے میں محوِ کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام
سے چندہ وصول کیا جائے اور اُن کا پیٹ پلے۔

شِہلہِ گُلین تَل سر حدن منز بہان چھ تسبیح تہٕ مالہ پھِرٲنے
خعہ دارٕ چھن تیز چھ یوٗد سہ گرمی بچاریٚ کرن کیاہ قیامتس منز

مفہوم:۔ گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں
میں اور بستی سے دور خاموش جگہوں میں بیٹھکر جو لوگ تسبیح ڈھالتے
اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا اُن کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا
وہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دُنیا کے
گھنے اور سایہ دار درخت کہاں ملیں گے؟

ہمہ گیر فکر

آزاد نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظر غور سے دیکھکر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں۔ جن کا مقصد انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس مپرسی کی دلدل سے نکالکر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پہ ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی وہ محض فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے ذرایع محدود دیکھکر وہ تلملا اُٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

V. imp

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھکر وہ راستی اور نیکی کیطرف رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کر کے طنزاً ایسی باتیں کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہو جائے۔ عید کا دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیانے بجتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی ہے۔ زردار دل کھولکر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور مفلس کی دنیا میں کہیں ماتم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو دیکھکر تخیل کی بلندیوں کو چھوتا ہوا تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہے

غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کرکے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے ؎

(۱)

سیٹھاہ زانت میہ زونم کینہہ نہ زونم

لیتھ تیر و کمان روودم نشانہ

(۲)

تلیتھ حیاتہ ملیتھ یہ خوشبو ولیتھ زری کانہہ بہان طاقس

چھہ تنبہ لان تس چھت جہاناہ تہٕ ونتہ امر سے ونان پری چھا

(۳)

بلبلس نہٕ کالہ سرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق

شہونس چھے نادکو متلولہ خنجر عشقہ تیر

(۴)

سُئنؔ پرواز کاؤس بُلبُلس طوطس تہٕ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیٛژ پروازس تہٕ پروازس

(۵)

نادان دوستن ہیٚنز منّت میٚیہ کھیٚر پانس
جۍ

تمہٕ کھمہٕ تہٕ دُشمنس کُن دارُن حٔلمُ غنیمت

مفہوم :- فراوان علم حاصل کر کے میں آخر سمجھ کی اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ "میں کچھ نہیں جانتا" تیر و کمان تو مل گئے، لیکن نشانہ نظروں سے اوجھل ہے۔

(۲) حیا کو بالائے طاق رکھ کر مُشک اور عطر زُلفوں میں ملے اور زرّین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو دریچے پر بیٹھے دُنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو للچا رہی ہے۔ کیا اس کو پری کہتے ہیں؟

(۳) بُلبُل اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ محض شہوت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے۔

(۴) جہاں تک اُڑان کی صفت، کا تعلق ہے، یہ صفت تو کوّے بُلبُل، طوطے اور شہباز سبھی جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن پرواز اور پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو شاعر نے مُنتہا گردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دُشمن کا مرہونِ منت ہونا بہتر ہے۔

فٹ نوٹ لـہ۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس وجہ سے دُنیا کے بہترین داناؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد اُس نے جواب دیا تھا کہ" مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا"۔ یہ جاننا اور محسوس کرنا کہ میں کامل نہیں جاہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیام کی یہ رُباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے ؎

تا بود دِلم زعشق محروم نہ شُد   کم بود زِ اسرار کہ معلومم نہ شُد

اکنون کہ ہمی بنگرم از روے خرد   معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شُد

(گنجوم)

تـہ مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو :۔

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است   رفتن بہ پای مردیٔ ہمسایہ در بہشت

(گنجو)

عید کے دن

(۱)

ٹھڈرِ پا یہ وزان جا یہ اکس میوٗ ٹھ موٗ دُر سوز

تتھ ژھا یہ بییِس جا یہ گژھیزان آہ جہان سوز

وُچھ وارہ وُچھن والِہ یہ نظارہ دُماہ روز

پامال گامژِ زندگی ہُند ساز کنوٗ بوز

مدہوش چھ مے نوش کمن زیر و بمن منز

کم پوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

(۲)

پژاران اکس رنگہ رنگہ نعمژ تہ عنیا فرش

گژھندچھس نہ پوان کیژِ کھیٚیِن کھینہ روزس کُنژ

غمگین ہیتھ بیٚاکھ چھ بیچارہ کرٚان سرٚژ

روشان خوداییس تہ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیٚاکھ ماران ہُنڈی

اکھ ژیش ژھاران بیٚاکھ چھ ژاران دوٚدس گُنڈی

مفہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر بزم موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہر اور غور سے یہ نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے اُتار چڑھاؤ کی کس لے میں مدہوش ہیں اور کتنے گلبدن اور حسین افلاس کے درد و غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔

(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوان نعمت سامنے پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مست مفلس کی دنیا میں غمگینی ہے۔ وہ بیچارہ لاکھوں اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالےٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (روزِ سزا و جزا) پر نازاں ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے، دوسرا ہے کہ ناؤ نوش کی نیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔ ہر موضوع کو آزاد کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح کیا جا سکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اُس کی ہمہ گیر فکر کا ذکر ہے۔ اور اس ذکر کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزاد نے غزل کو خوب نبھایا ہے اور کئی سُریلے اور میٹھے راگوں کے لئے مسالا بہم کیا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، ایکتائی، مساوات اور ملنساری کا پیغام سُناتا ہے۔ غرضمند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہلِ وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ یہ سب

باتیں خود غرض انسانوں کی ایجادیں ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دبائے رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی، بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلا شرکت غیرے اپنا فایدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہلِ وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اُٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کر کے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مزے اُڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑ کر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں، جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہتفی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آزاد کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل نا آشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط منشی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لاکر، یا کسی شعر میں فارسیت کا غلبہ پاکر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کرکے ماتھے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوئم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اپنے زمانے میں یعنی موجودہ صدی کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چنگل میں تھا۔ اور اہالیان کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبون حال تھے، آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہوکر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی خوبیوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب خوبیوں

سے اپنے زبوں حال اہلِ وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ اہلِ وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور اُنہیں آمادۂ پیکار کرنے کیلئے آواز اُٹھانا کافی مشکل کام تھا اور سماج کی ترجمانی کرنا ایک دلیرانہ قدم تھا

آزادؔ کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے .. .. کیا جا چکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزادؔ کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں پہلا کشمیری راہ رَو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ آزادؔ نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مُفصل جائزہ لیا ہوا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونہ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسل کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی نوع کی پہلی کتاب ہے ہو سکتا ہے کہ کئی اہلِ نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وُہ "سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے والا اُس راہ کو ضروری طور پر پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ اطمینان

ہے کہ آزاد نے یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کر کے ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و مستقبل کے ادیب استفادہ کر کے فن تنقید کو اونچے معیار پر لے جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناتھ گنجو

بادۂ وطن

سون وطن

چھُہ کیاہ نُندٕ بوٗنٛے یہ سوٗنٛے وطن
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

یہ روشن فِضا صاف خوشبو ہوا
زُوَان زندگی، زندگی ہُند دوا

بلان وادی فرحت یوان منز دِلَن
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

اَسان پوشہ ڈورین اندر پوشہٕ ذاژ
یتھٕ زُونہٕ گاشس اندر نصف راژ

نُنِس آسمانس چھہ تارک نَنَن
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

دَوان آرٕ، ترِ بیشہٕ ہتین ژھارنے
تھُوکُمت تہٕ یُس آسہٕ تُس ژارنے

شِہلہٕ گُلی چھہ اَندی اَندی رُوزِتھ وَتَن
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

گگمتہٕ ناگ ژیتھ جاپہٕ بیتاب گِنتھ
چھوان شاہ ییندرازنے مایہٕ سِتھ

بھران پیالہ پاتالہ چھے پَرِیہٕ زَن
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

ژہٕ تھرزَن کھسِتھ کرِ تہٕ بوہن گن نظر
ژلان غم پھولان دِل تہٕ شِہلان جگر

چھہ زَن سعہ گرٕ حُوراہ چھلِتھ تن تہٕ من
یہ سوٗنٛے وطن نُندٕ بوٗنٛے وطن

چھہ مَس پیالہ برٕی برٕی اَنان مَسولہٕ
دُچھان دوٗرہٕ مخموٗرہ ینمبرزلہٕ

کھٹِتھ سوزِ دِل روزِ کیاہ بُلبُلن   یہ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن
وَنے صاف کیاہ صافہ نَس چھُ غائب   یہ جنّت چھُ دیدن شہ جنّت چھُ غائب
یہ جنّت اَچھن تَل شہ گومُت کنَن   یہ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن
یہ آزاد بُلبُل تُلان گرِ بز تہٕ شور   چھُ کھتہ پوشہِ تھرٕ پیٹھ کران بول
ونان بُلبُلن گُل تہٕ بُلبُل گُلن   یہ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن

ترانۂ وطن

سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرو

صُبح تہٕ صُبحکۍ ہوا

ووہ کھن تہٕ داوِنۍ دوا

زِندٕ کرِنۍ چھہ ناروا

شُلے دِچِھتھ تُلو نوا

سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرو

وُچھت گُلن تہٕ سُنبلن

ترانہٕ باز بُلبُلن

پھولان چھہ نور منز دِلن

پیوان سُرور عاقلن

سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرو

گزہزان چھہ آرہ تہٕ کولہ

پران محبتک دِلہ

دِلَن اَندر کرٕتھ ہَلہٕ
یوان چھہٕ لولہٕ وَلولہ
ثُمہِتھ وَطَن وَطَن کرِو ترانہٕ وطن پرَو

چھہٕ اَچھہٕ پوش تہٕ یاسمَن
بہرطرف چمَن چمَن
اَسان اَسان چھہٕ کوسمَن
عرق فِشان رُمن رُمن
ثُمہِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

نشاط باغ تہٕ شالہٕ مار
جگرہ پھوٕلی ژٕلی غُبار
نسیم ڈٕل تہٕ گوٗیہ کار
ژٕرٕ وُچھتہٕ قوٕدرتک بہار
ثُمہِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

چُھہ سارِنی کُنےٗ خوٗدا
ثُمہِتھ کرو کُنےٗ صدا

منگوں نہ زاتھہ پتھن مدا

الگ الگ جدا جدا

تمہجھ وطن وطن کرو ترانہ وطن پڑھو

تلو قدم بہادرو

کرو ہمیشہ جستجو!

جواں جواں دلاورو

تھو وو میدہ تہ آرزو

تمہجھ وطن وطن کرو ترانہ وطن پڑھو



میون وطن

توشان کیاہ چھُہ پوشن میونُے وطن مُبارک
کہِی تُس روشہ روشے پوشے وطن مُبارک

نُندہ بون کیاہ وطن میون، وُچھ وُچھ پھولان بدن میون
قربان یہ زُونہ من میون اَمہ چمن وَتنَ مُبارک

چھس باگران محبت بُلبُل تُہِر کران گَتھ
چھس پیالہ ہیتھ اَلقمَن کیتہ پوشے چمن مُبارک

چھس بیقرارہ آرہ ہیتھ لولہٕ خارہ خارہ
بوسہ کران وارہ کوہ دامنَن مُبارک

سبزارہ فرشِ مخمل وتھرن شِہلہ گُلین تَل
مرگن نَین تہٕ ڈارن، وارین وَنن مُبارک

وُچھ سبز شامیانہٕ نُندہ باغہٕ سائیبانہٕ
یم لولہٕ سانہٕ پانہٕ گُنڈہ قمہ درتَن مُبارک

یِمہٕ پوشہٕ لَنجہٕ گژِ یے مارٲن کَمہٕ آیے
ہوٚ ہوٚ کران دایے زَن موٚھُمن مُبارک

شبنم چھکان جوٚآہر پوشن چھہٕ روشہٕ روٗشے
کوچَن وَتَن چھکان پوش مُشکِ ختن مُبارک

کتھہٕ سرِ حدس چھہٕ بیٚتھ گوش کتھہٕ وارہٕ منز چھہٕ بیٚتھ پوش
پھُلیٚ پھُلیٚ یِوان دِوان جوش بُری بُری چمن مُبارک

ژٕ بیٚتھ طرفہٕ جوٚیہٕ لاران آرہٕ کتین چھہٕ ژھاران
ژٕ بیٚتھ جایہٕ ناگ پٕراران ترِیشہٕ ہتین مُبارک

پمپوشہٕ ڈٕل چھہٕ خاموش زَن رُوٗٹھمتی رٕٹھتھ بوش
پانژادرَن یِوان جوش بیٚہتھ سنگرن مُبارک

ترٛاوِتھ غرض تہٕ ماوس لولاہ بہٕ باغ گراوس
کمہٕ رایہٕ بوٚزناوس زُو آیہٕ تَن مُبارک

رَتم پرٲنی داستانہٕ گوٚ سیٹھاہ بیٚتھ زمانہٕ
نوٚی نوٚی پٕرس ترانہٕ، نوٚی نوٚی سخن مُبارک

روزِ یاسہ انتظارس اَتھ شرٛاونس ہتہٕ ہارس
یَس دردہ نو بہارس ییتھ گُل پھولُن مُبارک

اے دِل ژٕہ گرٛزھہ مہٕ ووٚبالی یاراو لوٚلچی ڈالی
آلو دِلکی گرٛزھن کالی دِلہ کین کنن مُبارک

کھوژُن ڈرُن ژٕہ کس چھےٚ رُت پھل محنتس چھےٚ
حُب وطن ژٕہ بس چھےٚ دوٚ ہمہ منن مُبارک

آزاد چھی نہٕ دھنہٕ دِیار، وطنکٕ ژٕہ چھُکھ وفادار
تَن دِتھ توٚے وطن دار، جانٕہن کتھن مُبارک ؎

۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

؎ ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجو)

ووٚلہ بہیہ شہلی گلین تل زن آئیس ژٕلی مل
ڈیشتھ یہ فرشِ مخمل دِل کیاہ پھولُن مُبارک

وُچھ شوقہٕ سان وارہ ناگن ہِندی نظارہ
آسمانکی ستارہ چھک مندہ چھن مُبارک

وۆی تۆ محبتک ہیۆل بھرِتھ توس ماے تۓ لول

لولن اندر چھُھ بۆڑلول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لولہ وولا وطنس بھران لولاہ

یِم لولہ گُل ہران کیاہ تھۆشِن کتھن مُبارک



سوال

کیاہ نہٕ جوانن منٛز وطنُک خیال آسیا
ڈٲپی تۄ کھ محبتس نِش کانہہ کیتھہ محال آسیا

کرِہ سۄرٕ گہ حوٗرٕ تارے یِمہٕ ساننہِ پوٗشہ وارے
کیاہ سأنی یہِ زندگأنی اَسہِ کرِ وِمہ بال آسیا

سوٗن مازوازہ وانن سالُن ضیا فرٛشن کٔرِتھ
معصوٗم خانہٕ مالِین سانِین یہِ حال آسیا

اولادِ بادشاہس ہیٚو رُوچھمت یِمہٕ کیٚہو چھےٚ منٛز
بعہ چھُ پیٚستی مران وٕتن پیٚٹھ تہٕ تھٔنڈ عیال آسیا

کلہن اغنی تہٕ صرفی سأراب کرِ یِمو آین
سُئے آب سانِہ باپتھ زہر ہلال آسیا

اسی چھُ کہ لدِ جگر ہیٚتھ وٕدی وٕدی چھِ خون ہاران
تمہ خوٗنہ سوٗن قاتِل رنٛگو رنٛگہ دوشال آسیا

غارت پیوان چھُ غارٕرن عبرت کھیوان چھُ عالم
سختی کران شہَن پیٚٹھ ہے یہِ شال آسیا

پیومت چھُ بیاکھ سوزاہ آزادی ہنٛس دِلس منٛز
نتہٕ یوت شورِ محشر تمہ سُند مجال آسیا

وطن دارو

وطن دارو ژہ روز تن دار   کتھن تھاو گوش معنی ژار

وَتن چانین فولین گلزار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

نہ بوزُتھ زانہہ نہ بوزنہ اوے   بُجکھتھ جورِتھ ژیہ کیاہ لاریوے

بہ وَنہ ہے چھُم نہ وَنہ نسَ وار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

نہ زانن واٲلی دورکی شُرکہ   مہ وَنتم کاسہ نے کیاہ کھُری

یہ اوس مُری دیادِ مین ہُند کار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ڈبیہ چونے جگر زٲلی زٲلی   یہندی شُری مُری تہ خانے مٲلی

تہُند خون زیادہ چھا رنگدار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ژٕ جس کرٕ کھیوٕ وٕہک اَفین   ڈوٗ لگھ ہوشہٕ مُشِتھ گوسے دین

رٕٹِتھ تسبیح تہٕ بیہٕ زُنّار

کتھَن تھاو گوش معنی ژار

ژٕلِ پانے یہٕ بیمارٕی   علاج اَتھہ چھُے ژٕہ بیدارٕی

نِندرٕ چھے موت گژھ بیدار

کتھَن تھاو گوش معنی ژار

کبا بکرٕ پائٹھ پیٹھ سِیخن   لہٕ ے فِرٕ فِرٕ بُزان چھی زَن

نہٕ چھُک خوفِ خُدانے عار

کتھَن تھاو گوش معنی ژار

الٰہی تھاو تَن آزاد   تِہندے لولہٕ نِش آزاد

یِہُند دین آسہٕ موہرٕ تہٕ دیار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ہا وطن دارو ہو

ژھینہٕ کیازِ گوٚے غارتس نارو ہو — گژھتہٕ بیدار ہا وطن دارو ہو
چھکہ دِبوٚمت خوٚر فنچہ ربہ اندر — جُمہِ سینہِ ہندر پاٹھٕ چھے ژرأومژ لکر

لہرہٕ ماران نیر سشہمارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کنہٕ شیشہ تہٕ آب گوٚے سیمابس — گو کھ حأران پیوِکھ منز گردابس

فوطہ پینٕنے کیازِ موختہ ہارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کھوٚنہٕ وٚٹہ عستی کنہٕ ژٹہٕ غارتہ وول — والہٕ واشہٕ داو رٹہٕ غارتہ وول

شورہ منزہٕ کھار زورہ گلزارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

جوشہٕ اندرِ مہٕ توٚندر کہٕ دِتہٕ اگھ ژھٹ — ژرٹہٕ ہندی پاٹھی ییتہ ار کھلنی پیچھ

پوشہٕ وٚنیے ژلہِ خارہٕ خارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

شیرِ سندی پائٹھ نیر ہا دانش منز   یمہ ژھہ لاوین تہٕ شالن موژہ ہا کرِنز

ژھالہٕ جوراہ زنتہٕ زور وارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

چھکھہٕ بیین اَتھہٕ داران اُنی سندی پائٹھ   کیتہٕ اَنمان ژھاران اَنی سندی پائٹھ

دِتہٕ سارِی سارِی یکھ مہ گاشدارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

چون کاروبار چونے ہنگ تہٕ رنگ   ژِی خاندان چونے ناموس ننگ

بیگانہٕ مولاگ خانہ دارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

ژِی مالِک چونے گھرہ تہٕ بار   ژِی باغوان چائی گُل تہٕ گلزار

ہالی موہن ہا مِلکھ دارو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

وارہ ساوان چھی ژیہ وُزہ ناوُن وائی   سانزو سنطور مدھم ترائیتھ نائی

مارہ سپنکھ امہٕ خمارو ہو

گژھتہٕ بیدار وطنہ دارو ہو

روز ساتھاوچھ یہِ آزادٕن سوز — ہوش تھاوِتھ دِلکیو گوشوٚ بوز

معنہِ سخنن ژار ہُشیار روہو

گژھتہِ بیدار ہا وطندار روہو



یا یار خدایا

مُناجات

بہٕ کرٕکھ تہٕ، بندٕ پنُن چھُسے مےٚ چھُہ ژالہ نُے بہٕ چھُسے رضا
مےٚ صدا تہٕ زورٕ کرُن خطا، ژٕ تہٕ پادشاہ بوٕ پیوٚمُت گدا

ژٕ خدایے چھُکھ تہٕ مےٚ بندگی چھہٕ ژےٚ کُن ہمیشہ کرٕنی روا
نہ بہانہٕ تہٕ حیلہ تہٕ کیُوٚ تہٕ کیاہ، یہٕ ژٕ سوزٕہم تہٕ مےٚ چھُم دوا

مےٚ چھُہ دِلٕ تہٕ خوُن رگَن اندر مےٚ چھُہ دردوسوز تہٕ لولہٕ زر
نہ ژےٚ یُن گژھن نہ ژےٚ زیٚون مرُن نہ ژےٚ ابتدا، نہ ژےٚ انتہا

ژٕ کُنُے تہٕ چھُے نہٕ شریک کانْہہ، یہٕ چھُم دینِ یِی چھہٕ یقین مےٚون
مگر از وُچھان تہٕ چھُس اُچھو یہٕ نہ مانہٕ ہا یہٕ نہٕ زانہٕ ہا

چھہٕ ہیوٚان بڑاندٕ کنین نیمُن تہٕ کرُن طواف عمارژن
چھہٕ ژٕ پاٹٕری بندٕ کرورٕ بُدی، چھہٕ ژٕ پاٹٕری ساسہٕ بُدی خدا

بہٕ منگے نہ معٚہرٕ تہٕ سعٚن دِتَم مگر عالماہ شہ مےٚ ہاوتَم
یِتہٕ بندگی چھہٕ خدا سوٚزُن نہ کرُن ہمیشہ خدا خدا

یُتہِ معہ ل چھُ دردہ بہہ دُرن نہ سمہ نَس تہ لال جواہرن
یُتہِ ظالمن تہٕ ستمگرن ننہ وانہ سر چھہ کران جُدا

یُتہ افسری چھ بہو دُری یُتہِ دِلبری چھ دِلاوری
یُتہِ شاعری چھ پیمبری یُتہِ دردِ دِل چھُ دِلک مُدا

نہ چھہ دُوی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وَنان عرب نہ وَنان عجمَ
یتھ پاٹھی ژلتھ چھُ یہِ ماز تہٕ نمَ تتیتھ یانہ واٗنی چھہ کران وفا

یُتہِ جنتس تہٕ جہنمس چھہ وَنان بندہ پننۍ عمل
یُتہِ عینِ دین چھہَ زندگی، یُتہِ کُفرہٕ کھمہ تہٕ مُرن گہ ناہ

یُتہِ شورہ گولہٕ شیتہِ گنَ نہ چھہ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یُتہِ سارِنی چھُ سگنۍ وطن یُتہِ سارِنی چھُ گنۍ خودا

مناظرِ قدرت

پان ژادر

بوزِی بوٚمبرن سوز لولرٔیے

روزِی دٕماہ پان ژادرٔیے

کمٔی سوزن ژٕہ گاٹجنکھ   پیپرِ ہتھ رٕو پیٹھ دٕٲ جنکھ

چھُندرٲوُنکھ کمٔی سعہ ندرٔیے

روزِی دٕماہ پان ژادرٔیے

سوز کیاہ میوٚٹھ چاٹنس سازس   تکہ بوزُن محرِم رازس

چھےٚ میہ جگرس گژھان ترٔی ترٔیے

روزِی دٕماہ پان ژادرٔیے

چھک ژٕہ ماران ہرِنہِ ژھالہ   شیشہِ مانہِ ترٕ سنگر مالہ

گمہ سیتھ گیہِ رُم رُم سرٔیے

روزی دٕماہ پان ژادرٔیے

چکہ چاوِ کیاہ چھےٚ شُہرِ پانس   چشم بد دوٗر اَتھ نوٗرانس

شُلہ بدِ ماٲنی لال مال پرٔیے

چھکھ ژٕ بیتاب سیمابکۍ پاُٹھۍ لوٚکہ چارکہٕ حُبابکۍ پاُٹھۍ

پھٔکھ زیوان مُشکہٕ بۄری بۄری یے

روزی دٕماہ پان ژادرٕ یے

دُورہ ڈیوٚڈھم چھون پرتوا ! نُورہ ژادر زَن برٕ ہوا

موٚختہ جالرَن چھُنہٕ جُری جُری یے

روزی دٕماہ پان ژادرٕ یے

آرہ بل چھکھ روشنہٕ روشہٕ یکان یارہ پچھے کارہٕ بُتھ پوش پھکان

زٕہ آلوان دٕ چھین کھوُرٕ یے

روزی دٕماہ پان ژادرٕ یے

وُچھنہٕ دراکھ لوٚکٕ بہار سمارٕک سنبرٕ تہٕ وشہ گنیار

آفرین چھے اتھ بہودرٕ یے

روزی دٕماہ پان ژادرٕ یے

چھکھ نہٕ زِنس تہٕ مرنس ڈران زندگی ہند سفر کران

زِندہ گرژھان چھکھ ژٕ مری مری یے

روزی دٕماہ پان ژادرٕ یے

زندگی ہند سوزیس سے   تس نہ آرام تہ قرار گنے

شہ نہ مُران زانہہ تہ مُری مُری یے

روزی دماہ پاں ژادرِ یے

چائی آو چھہ لوکٹ راز   چون صدا گونز چھ آواز

دِل چھہ لوبان چانہ دلبری یے

روزی دماہ پاں ژادری یے

چانہ لوکو ییم ولولہ   وچھ میہ دیدو پیٹھ اہرہ بلہ

چھم نہ مشان سہ دلاوری یے

روزی دماہ پاں ژادری یے

مطلع دویم

شوق چانہ آم سینہ بری بری یے

روزی دماہ پاں ژادری یے

وارہ ونتم ژہ آیکھ کتے   چھس بہ زانان آسہ نہ تتے

بندہ برداری تہ افسری یے

روزی دماہ پاں ژادری یے

تتہٕ آسَن نہٕ یونہٕ تہٕ مالہٕ　　کفرٕ دینکی کینہ ملالہ
نہ امیری نہ گداگرٕی یے
روزی دٕماہ پاں ژاوٕری یے

تریشہٕ ہتین کیت چون صدا　　شاہ سُہ اُسی تَن اُسی تَن گدا
اُسی تَن موٗرٕ زُور یا دفترٕ یے
روزی دماہ پاں ژادٕری یے

وٕگنہٕ وٕنوان منز پرستانَن　　شُرٕ شُری کران روٗہ دامانَن
آرہٕ گنڈٕ ی گنڈٕ ی تہٕ دٕری کرٕی کرٕی یے
روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

عشق ژھاران چھُنہٕ چنگ تہٕ رباب　　ساز و سنطوٗرٕ کی بند تہٕ حساب
تتھ چھِ دامَن ژٕٹان کتھٕ گرٕی یے
روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

سَنٕزَن منز سَر چھُے ژٕ یہٕ ناو　　مٲدانَن منز چھکھ دٕری یاو
کُمٕ دٕہی چھک کران شاہ پٕری یے
روزی دٕماہ پاں ژادٕری یے

عالہٕ کران موختن تہٕ لدٕرن   ژھالہٕ ماران ہشرٕستن سدٕرن

وُچھنہٕ قند یاز لند نِکہٕ ترٕریے

روزی دَماہ پان ژاوُریے

آہ بابٲری بیٹھٕ دُوکانَن   رُودی کران سانین بانَن

شُودہٕ بابار سوداگریے

روزی دَماہ پان ژاوُریے

شُعلہٕ کُنزٕ رُک دوہ تھہ لولہٕ نارس   گاڈٕ اُنزٕ ہیو گاڈٕ جارس

بٲزی ہمہ کلاو تھمو بٲزی گریے

روزی دَماہ پان ژاوُریے

کُنگرٕ دمنچہ شُری باشہ ژاوُٹھ   آزادس پیم راز بٲدٕٹھ

بوزہٕ تاوتکھ سٲری کٲشریے

روزی دَماہ پان ژاوُریے

ویتھ

ویتھ نارِ پھو ماری منز کرِ پرُدیے — سوندرِ ہیے بوزی میانی زار

ییندرانرِ نی مہا سوندری یے — چھان ڈالین تل پاتال

ہیندہ ندیندہ چیانی ناماوری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

سندرہ بلیچھ مس ملری یے — یوت کیاہ چھئے سون اَمار

چھکھ ژہ یوان بکہ ربہ ربری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

پھکھے سوہ رگاہ پورہ لولری یے — ڈوری زنملی سگہ ناوان

چانہ درشنہ سرتہ گے سری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

سیتی ہاجہ چھی دچھن لھوری یے — کھنہ بلہ پیچھ کھاونی یار

پان آلران پیالہ بری بری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

گیان دیتنے پننہ آگری یے — تھہ سندرس لوہ تھ پان

ملہ ژارکی ناد کری کری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

دو گنیارن ماری کاشری یے — ہاہ پچھ ناد تھ کوہ زرک سرز

پم تہ گرشھ ہن تارہ تری تری یے — سوندری یے بوزی میانی زار

زور کاٗنیاہ ہاوی ہِٹلرٕ ریے — موٗر ہیٚنہٕ رٔنی دوٚگنیارٕن

پیوس وٕہہ کھیٚنون گوٚس بیٚہِتھ ٹرٕ ریے — سونٛدرٕ ریے بوزی میانی زار

رٕمہٕ بہٕ رٔوٕ رٕنچی نوٚرہ ژٕاوٕر ریے — ژوٚنہٕ کیاہ چھ ماہ گاہ ژٕروان

نیلہٕ گوٚنڈٕر چھی چھونہٕ جٔمری جرٕ ریے — سونٛدرٕ ریے بوزی میانی زار

نوٚہ زٕ رٕنچی پرانٛز لیڈرٕ ریے — رٕنیہ سیمپکر سآلا بن

اُس موٚلہٕ تٕلہٕ بازیگرٕ ریے — سونٛدرٕ ریے بوزی میانی زار

بوزی لوٚلکر ناد لوٗرٕ ریے — چھی نہٕ آنہٕ آزادی

بچہ نغمہ تہٕ سازندرٕ ریے

سونٛدرٕ ریے بوزی میانی زار

آرٕ وٕل

وارہ میہ ونتہٕ آرٕ وٕلی کیا زہ گییکھ ووہ بٲلیے

جاے کرٕی نٕہ کوٚن بٔرٕی ونتہٕ یہٕ کمرٕ گلاٚے رلیے

سازہ وٕچھکھ شوٗبی ژٕ سعدن ونتہٕ یہ کیاہ گیی ونن

دوٗرٕ ژٕ جلکھ چھوٕ جلکھ وٕنن نوٗرہ بُرٕژٕ مشاے رلیے

لمرٕ یہ کنزٕل کوٚرٕ سے شبمن مانٕز کمی کرٕ سے نمن

جامہٕ چھکلی ژٕ یہ شبنم زُلف کمی سنجاے رلیے

مارٕ مندٕ چن سمن ہوٚ سے کالہ یگاہ نوٚو سے نوٚو سے

شامہٕ سوٗندرٕ کمی سُوٕ ی جامہٕ ووہ زٕلی ووہ زاے رلیے

لوٗل ہرانٕ سمن سمن حُسن پھیوہ لان یہ چمن

خندہ کران رُمن رُمن موہ ختہٕ ہران ژٕ یہ لاے رلیے

زونٕ ژٕ چُونٕ چھکھ جران ساز کران یہ دل بران

اَنہٕ گٹے ژٕ کیاہ کران رُوہ یہ رٕ وٕنیچھ گوٗ باے رلیے

عائنٕ بہار یہٕ حُسن ہیچن خار تہٕ کنڈٕ قبیلہ کروٚن

سمندرنے پیٹھ ازلہ لون زالہ وۅلان ژھ اُریلیے

چوان کٔشن اُشن تہٕ شادی چانہٕ وُتے نہٕ غم نہٕ دادٕ

خار ژٕ ببل تہٕ گندٕ فسادی فتنہ ٹُلان ژھ کأریلیے

دٕروے پھٹتھ پیٹھ لولہ زر پردٕ ژٕ ٹھتھ رٕ ٹھتھ تھٕ

چھا سٕ کھٹتھ دٕتن اندریمی ژٕ کُٹھ دُبارٕ لیے

عشق پھران کمن کمن تیہ رٕشن تہٕ عائے لمن

عشق کران چھ موحمن پوشہ بدن کرنہٕ اُریلیے

شوقہ لیندٕ چھکھ چھوان نٕرٕ ییمس ژٕ آلہٕ وان

چھمنہٕ کُنے وٕ نے یوان شمع دِلکی منہٕ زأریلیے

ٹھری ٹوپل، اوارہ واو، لول پنن مہٕ رادٕ راو

حارٕ مُتتس ژٕ گذراو پانہٕ پننہٕ پیٹھ ڈأریلیے

دٕردٕ گگن گیکھ بُجھتھ آرٕ پلن ژٕ یہ دِل رٕجھتھ

سنگدلن اندرٕ وُچھتھ لال موٕ لِلہٕ موٕ لأریلیے

گارٕ گیی ژٕ یہ خوٕ ردٕ ساکٕی یار بنان چھیم دیارٕ واعلی

میرُ چھم بنان فرشأکی داتہٕ بنان سوأریلیے

ماے تہٕ لول عاشران دِل تہٕ دماغ رادہٕ ران
زہر محبتس کران دیار تہٕ دیارہٕ دائے رلیے

پارہٕ جگر کرکھ گُلن دِل چھہٕ وُدائسے سُنبلن
نارہٕ دزان بُلبُلن سینہ بدن تہٕ آے رلیے

پوش تہٕ حُسن پُھسشنے، پوشہٕ بہار تُوشنے
چھاوِی دمہ ہے دِ لچھ پھلے تہٕ شی ژہ پوشہٕ مأ رلیے

کأری جگر تہٕ دِل پھولن دردہ گُلن تہٕ بُلبُلن
ہولہ أندہٕ رأندہٕ گُلن لولہٕ بہانہ تھٕ رلیے

آرہٕ ژہ آسنے ونان آگرچھ خبر أنان
ونتہٕ یہٕ ماچھہٕ کانہہ ونان کیاہ ہیہٕ لیوکم انداز رلیے

آزادس ونیوم سبھٹا چھے نہٕ گُلن اندر وفا
دوہ نی تہٕ کرن چھہٕ سُود کیا یہٕ نہ کرُن سعہ کأ رلیے

(۲۷ مئی ۱۹۴۵ء)

۱؎ یہ اشعار متفرقہ مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔
(گنجو)

شینہ مانز

اُنی روز وارہ بوزوله نزار میانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

ٹولی کیاه شوزنکھ مالہز کرانی　　ڈولی چانز آیہ آسمانز یے

وِنہ چے وِگنہ چھے کھونہ للہ وانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

سُدرہ منزہ دژ ایکھ گرایہ مارانی　　یاونک باغ چھاوانز یے

ژریشہ ہژ بو ترالھ چھی ژہ کرشانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

حالہ اکہ ڈیٹھمکھ بالہ وسانی　　ہر ننہ ژھالہ مارانز یے

زالس لاجنکھ کمی دُردانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

شمعکو پاٹھو چھک ژہ تہ پگلانی　　شمعچو زندگی فانز یے

عالمچو زندگی چانز زندگانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

پننہ ئین ترہ پردین لول باگرانی　　چھکھ ئینُن پان گالانز یے

مانز ولہ ویرو چانز قعہ ربانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

ہیبہ پیٹھ لوہ زن ژروہ ژراوانی　　ژمہ ژمہ گمہ چھے ڈلانز یے

کہ ژوہ بلہ زودنہ پیٹھ زژہ ژراوانی　　شینہ مانز شلہ پد مانز یے

آرَن تہٕ آگرن چاٲنۍ زندگانی   ناگن باگنۍ چاٲنۍ یے

چانہٕ سیتھہٕ رَتھ کھرٕ لاگنے ساٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

عاٲنک پاٹھۍ چھکھ ژٕہ تہٕ پرِ ہیز لاٲنی   عاٲنکُ پرہیز لُن عاٲنۍ یے

عاٲنہٕ چون ازلے اوس پرہیز لاٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

تھزرَن پیٹھ ہٕتھ چھکھ مہاراٲنۍ   کوٗزرُک سازِ وایاٲنۍ یے

لولہٕ منز سَدرُک سوز لِلہٕ واٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

نےَ نبت انس منز چھم ناٲلانۍ   سوز چون لٕہرٕ ماراٲنۍ یے

چھوکہ لَد سینہ منز گرِ بچہ دِواٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

منہٕ کِہ یارٕ بلہٕ تنَ ناواٲنۍ   پیٹھ وَنن چھکھ ژٕہ دردِ اٲنۍ یے

پھرژہ بلہٕ چھانز تان گیہ ہوگ چاٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

ہارن تاو چھےَ دارٕ گلاٲنی   جویَن اِمیرہٕ والاٲنۍ یے

وندہ چھےَ منز وَنن تیرٕ زالاٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

داٲدِ لد سینکو سوراخ چاٲنۍ   آرٕ کٕتہٕ آلوَ چاٲنۍ یے

چھُم اُچھَن تَل کنو چھُس بوزاٲنۍ   شینہٕ ماٲنۍ شٕلہٕ پد ماٲنۍ یے

ژٕہ تہٕ بوز آزادنی غزلخوانی   بخشِش ازلہٕ لاٲنۍ یے

وچھتہ کمہ لولہ چھے ناد لائیانی[۱]

شینہ مائنی شلہ پہ مائنی یے

۲۷ جنوری ۱۹۴۶ء

●

۱ طبع شدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجو)

شمع

ہوشس کہ پاگرہ لولہ دیوانے
گوشس تھاو بوز افسانے میون

بیٚیمہ یکسانہ کہِ ہالہِ مأدانے
کُس پنُن کُس چھُہ بیگانے میون

یُتھ میہ نشس ہیٚوند تہٕ تیُتھ مُسلمانے
گوشس تھاو بوز افسانے میون

دین میون مِلہ تہٕ زار دھرم یکسانے
سارنے کیٚیت چھُہ نُورانے میون

یُتھ میہ نشِس کعبہ تہٕ تیُتھ بُتخانے
گوشس تھاو بوزافسانے میون

وَدہٕ نَس میأنِس اَسہٕ وُن ترانے
غمہٕ سِی منز چھُہ شادیانے میون

اَدہِ گےَ روشَن چانٛی گَمہِٹ خانےَ

گوشس تھاوٕ بوز افسانےَ مےٚون

گہتھ کران لولس دَودٕ اَکی آنےَ

جان کیاہ لولہٕ دیوانےَ مےٚون

میانٛی پانٛٹھی دَزہ دَزہ چھُس پرِیتھ آنےَ

گوشس تھاو بوز افسانےَ مےٚون

گمہِٹ منٛزہِ بوٗ چھُسے گاشس ہاونےَ

سوز دِلِ ساز و سامانےَ مےٚون

کتہِ کیاہ ییتہِ بوٗ زانکھ پانےَ

گوشس تھاو بوز افسانےَ مےٚون

بوز ویٚنہِ سوز مےٚون چھُے نہٕ کُنہِ وانےَ

دیدٕ وٕچھ زٕہ داستانےَ مےٚون

لولہٕ کِس نارس نوٗر نُنہِ وانےَ

گوشس تھاو بوز افسانےَ مےٚون

تہٕ درتَن دِیُتھ نَے گاش افسانَے

زانہٕ نَکھ تھوٗونَے بہانَے میون

لاگ نیمانہٕ چھُس بوتہٕ اَکھ دانَے

گوشس تھاو بوز افسانَے مِیون

آزادٕ مِیٹھہٕ کیاہ چاےٚ نِیم ترانَے

ژٕ یہٕ لیکھُت جان افسانَے مِیون

وَزٕ نَکھ دود زانہٕ دٕوُدٕ مُت پانَے

گوشس تھاو بوز افسانَے مِیون



وَنِہچی یارؔ

تَنگِنَس تہندِس لگیزِہ پاہَر پارِیے
سَگ دِتے کمُ وَنِہچی یارِیے

چانَہ بَڈِہ کڑانِہچی ناماوارِی
شمشاد سرو دِیو دارِیے

نیہ مَنز بیہِہ کَس پیٹھ قبیلہ دارِی
سَگ دِتے کمُ وَنِہچی یارِیے

آرِہ پانژادرہ کوہ لہ راد جارِی
چھی کران نازہ بردارِیے

سوزِہ والی سازندر تہ سیتارِی
سَگ دِتے کمُ وَنِہچی یارِیے

رنگہ وارِی ڈیٹھمکھ پیٹھ سور سارِی
سازَس سوز گوم جارِیے

اَندرٕ اَندرٕ اُسِم ژاٹھ باُجی سأری
سگ دِتے کمُ وٕ رٕنچی یأری یے

پوشہ وَن پانس کران گُلکأری
رنگہٕ رنگہٕ پوشس ژأری ژأری یے

چانٕ ریٖ سایس تَل بِہِتھ سأری
سگ دِتے کمُ وٕ رٕنچی یأری یے

سبزرس چانس پٕزرچ یأری
چھے توے ناماوأری یے

چانہٕ ٹھرِ یاوُن ہَردٕ تہٕ ہأری
سگ دِتے کمُ وٕ رٕنچی یأری یے

روشہٕ روشہِ وَنِ دِتم گوشن ژرہ پأرِ
فیورُس گامہٕ شہأری یے

سبزرس تہٕ پٕزرس وٕچھم پایدأری
سگ دِتے کمُ وٕ رٕنچی یأری یے

دیندارن وچھم کینا وآری
باژی گاژی وطن دائری یے

ہچھ یمو دوستو دشمن دائری
سگ دِ تے کمو ونیچو یاژی یے

آرہ کتی پوپوری گھتہ کران سائری
بجلی ژانگیں ژو پاڑی یے

پانہ وائی چھاوان پان یم بچاژی
سگ دِ تے کمو ونیچو یاژی یے

دوہ تارہ پردیہ کرہ دکانداژی
پیژنیں آیہ انوائری یے

با یاژی کو چھن بیٹھو با یاژی
سگ دِ تے کمو ونیچو یاژی یے

بوزی آزادری دلہ تر زائری
ساتھا روزی اچھ دائری یے

ڈوٗرہٕ پیپھٹ آمُت چانہٕ اَمارِی

سَنگ دِ تےٚ کمرٕ وَنیچ یارٕمی یے



نوٹ :- یہِ غزل چھہ آزادن تِمَن دوہَن لیچھمرٕ تِہِمَن دوہَن تِم سور تسیار قیام کرِتھ اُسو ۔ (گنجوٗ)

دٔرِیاو

زلان چھُم شُر حبابن اضطرابن وٕلولن اندر !
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر !

کنین کھمبرن کھین کھاشن پکان چھُس شُنز گٹن گاشن
نہ چھُس محتاج شاباشُک نہ چھُس مُشتاق گِندہ باشن
تِتھے چھُس راتہٕ کوہلن منز تِتھے چھُس بکلن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

خوش آمد کرِ تمِ کانہہ شاہ ملامت کرِ تمِ کانہہ شاہ
نہ بیٚہتھ کیت چھُس گوٚمُت پادا کرُن چھُم تی ڈٔرُن کس کیا
نہ فِکر چھُس نہ کانہہ افسوس پکھیم نا قابلن اندر
ییوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مے عادت چھے نہ بیتھ پھیرُن مے نش گوٚ بڑھ نہ کانہہ کٔنی نیرُن
نہ چھُس گُل پان چھُم شیرُن نہ بلبل اول چھُم ییرُن

نہ چھُس خوش بیچ و تابن انقلابن زلزلن اندر
رِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس شیشہ نہ چھُم صیقل صفائی چھم پننی جائی
حسینن برونٹھ کُن یمہ سینہ دارِتھ چھم نہ حارائی

یِمن حارتھ تہ حسرتھ کیاہ یِمن غارتھ گلن اندر
رِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

چھہ کہکشان زُون تارکھ افتاب تہ آسمان دُورے
وُچھان آئینہ میانے منز پنُن بُتھ گاہ بگاہ ژُورے

نہ تے تمہ سانتہ ییلہ وُچھنم سرن منز یا ڈلن اندر
رِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بیٹھین بیرن سنین دوہ گنین ژٹھ والان چھُس بوشہ
درین تکرین ٹھرن شری پیٹھہ گرٛچھتھ ڈالان چھُس ہوشہ

نہ چھم تھارن نہ دل ہارن نیبہ نیاین گانگلن اندر
رِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

کمن سنگین قلاین تہٕ بلاین پان چھاوان چھُس

پنُن چھکراوِنہٕ آمُت کُونہٕ بتھِ سونٛبراوان چھُس

ژٹان سنگر تہٕ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر

ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مہ وُچھ لہرن ہندین قہرن تہ نازن لایہ لاین کُن

گنیراٗستھ کُونہٕ رمیون وُچھ مہ وُچھ چھگرٛن تہٕ نیاین کُن

کُونہ نے آسہ ییم جاہِل وہین کتہٕ عاقلن اندر

ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس رِنداہ نہ مستاناہ بہٕ چھُس اکھ لولہٕ دیواناہ

گہے گرداب گاہ سیلاب گاہے تیز طوفاناہ

ڈلن ہنٛز شوٗب سندرکھ شان میانین وُلولن اندر

ریوان چھم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِتھُم پرواز اَیہ برس راحتک تاثیر باراٗنس

ڈٕلم ییم نیلی جامہٕ تہٕ لاجوردن جامہٕ اسمانس

تُلان چھُس ہول گگرایَن تہٕ شولان وُزہٕ ملَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پنُن سوزاہ پنُن سازاہ پنُن شوقاہ تہٕ آوازاہ
پنُن چھُم لولہٕ اندازہ سرُوداہ مستیاہ نازاہ

وَران پانٕ شادرَن جھہیَن سَرن آرَن کولَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

سنبر وٕ گنیار سمارک بہٕ وُ چھنے آس سمارس
ہیمے ژھوہ مارہٕ نس کیت چھُس وہس راتس پوہس ہارس

غولاماہ چھُسنہٕ کانہہ تھاوہم مہ پنجرَن ہانکلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

امیراہ بادشاہا اُسہِ تنَ ہیوٕنداہ مُسلماناہ
بہٕ کتھہ پٲرس بہن چھاوُنی چیٖن ناوُنی بَرَن باناہ
مہ نِش راجاہ نواباہ سائیلاہ اکھ سائیلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پنُن پان آیتن چھُم تھوٗمُت سارِس جہانس کیُت
پنُن زوٗ پیشکش تھوٗوُم زمینس تہٕ زمانس کیُت

وَلے ژرارُن تہٕ ڈُھہرُن چھُے نہٕ میانین مشغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

جواہر مالہٕ ہاوان   مال ورتاوان   سوداگر!
جران تاجن تہٕ تختن موخُتہ گاٹلِہ یپہ خستہ زورا ور

چھہ سوٗنبران ہکٕلی تہٕ ژاران پھٕلی یمن میانین کھلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

سنٕبرِ وہ گنیار بُٹھی تے بیرہ ڈیشِتھ جیرن چھُم یِیوان
کوٗنیر یکسان چھُس ژھاران لاران یوٗت ماران پان

توَتے چھُس آب اَسِتھ وارہ تُلہ وین تینگن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

تھزر چھہاؤنِتھ سنٕبرُو چھنے یوان چھُس یوٗت بےوا
سُبھہن ہندی پائٹھی ماران ڈالہٕ ہرنہٕ ژھالہ پیِتھ حجابے

شرزن پادر سہن شالن تہٕ ہرنن ہانگلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

دوان چھس لہرہ گامہ تہٕ شہرہ گاہے ہول تہٕ گاہے سیود
دہانس کف تہٕ پانس زرشہ زریس چھم نہٕ ینس ویود

وپیان چھم مینون آتش نارہٕ بانن منقلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

نہٕ چھس خوش دورہ دورن زور و شورن ہند سیٹھاہ چھم حال
یکن بے خوف تراون رو پھٹن کیاہ گو، تھکن کیہ ناو

پنن بل آزماون چھم پھساون مشکلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

ینک، گرشھنک، زینک، مرنک نہٕ چھم پرواہ نہٕ چھم کانہہ غم
نہٕ چھس حاران واتن کم، نہٕ چھم پھیران گے کم کم

چھہ پیٹھی پیٹھی وہمہ تہٕ وسواس آسان بزدلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

بہ روزہ سوزِ دِل ترأوِتھ سرن سِنزن تلاون منز
بہ وتھراسینہ چھرن عائشہ متی ڈونگن تہٕ ناون منز

یوان چھا کارہ وأٹس وارِ جأہِل کأہلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

طبیعت میون آزادی چھُہ عادتھ میون آزأدی
گنیریشان عمل شأدی محبت محنت آبأدی

توٕرے چھس ٹوٹھ آزادن رہتین صاحبن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

پنیٖنو زمی تہٕ گرمی منزِلن منز واتناوان چھُم
نوین منزِلن تہٕ سفرن منز نووُے دُنیا مہٕ ہاوان چھُم

گریزاں چھس جنگلن اندر وزان پوشن گلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

جگر چھُس سنگرن کتران رفتارس سعہ گرمی چھُم
مدنوارن بدن نادان اطوارن سعہ نرمی چھُم

سبزرتے لول چھُم بُری بُری کورن پیچین وَلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

چھلان چھُس جامہ ناوان پان گُل روین سیہ موین
ہوُے چھُس بائ گراوان لول خوشخوین تہ بدخوین

چھ باقی ییٚن پنُن خصلتھ گُلن تہ ازکھلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

گُلن تہ بُلبُلن منز چھُس بہ وایان مِیُوٹھ سنطورہ
یلی سنگین دِلن منز انقلابُک ڈول ڈنڈورہ

یتھ نرمی تتھی گرمی چھ میانین غلغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

ڈران ییٚتہ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہ بڈی ولہ ویر
تتے پوشے لھرن چھُس روشہ چاوان دایہ ہندی پاٹھی شیر

زُوک میانی چھ شمشادن تہ سروِن رائیلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بٕہ وٕتھران فرشِ مخمل بیٹھ کنارن تازہ یارن کِشُت
مۆزۆرن ٹھکی ہیتھن بیہہ شوقہ والین دوستارن کِشُت

بیہن راحتھ کرن دوہ فرحتاہ واتیکھ دِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

اَنان تریشہ ہیتین آلو کرِتھ چھُس سالہِ چاوان ترِیش
چھیہ لیکھنا دِل جگر شیہلیکھ ژلیکھ پکنُک تہ ٹھکنُک وُش

گھیہ جوین کہہ لن گاہ سربندن نلکن نلمن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

گنجیم پاں ژادرن ہندین ربابن سارہ نین تارہ
شہ شوٗد بوزتھ مُشان عائشہ ہتین سنطورہ سیتارہ

چھہ سوزِ چو مُشتیاہ پادا گرٛھان غمگین دِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

سہیٹھاہ نرمی تہٕ دلجوٗئی کران چھُس خوبروین منز
یِوان چھُس مسولن ہیتھ ترِیش خوش رفتار جوین منز

ژُلان تصویر پیشن بہتھ پوشے ڈالن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

یہ چوونس زندگی ہندے بہارن سینہ تھاؤنم لے
وزان چھم دردہ سوزچ نے چوان چھس پیالہ پے درپے

پیام کُل شۓ حق چھہ میانین دلولن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر[۱]

۶ نومبر ۱۹۴۲ء

---

[۱] اکس بیاضہ منز چھہ یہ مقطع تہ درج ۔

ژٕ نیر آزادہ وُنی وُنی زیادہ آزارن گژھان بورُوی
سیٹھاہ کٔمتھ روزہ باقی بوزہ ناوتھ ساتہ اکہ سورُوی

سرن مُشکل سیٹھاہ مُشکل چھہ میانین مُشکلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(گنجو)

بہار

مبارک آدنکی یارَن بہارن جلوٕہ ہاوُن ہیوٚت
پُھلے لجی لولہٕ کین پوشن منوشہ باغ چھاوُن ہیوٚت

بہارِچی سوٕ خروٗشکر کرِان گمتھ مارہ کین اندر
گُلالین جنڈہٕ دِیت خوشبو ہواون لہرٕ ناوُن ہیوٚت

ہُلم بُرِی بُرِی چھکنی دُردانہٕ ہیت اوٚبرن تہٕ بارانَن
جہانَس سانٛی عالم آسمانک تشبہ لاوُن ہیوٚت

گُلن ہِندی کاروانَن غنچہٕ دِیت باغَن بیابانَن
پنُن دامانہ سبزارو تہٕ گُڈی گُڈی واش تھاوُن ہیوٚت

اُدرِی وَتھرنِی کرِان گلزار مخمل سائبانَن تل
اَتھن کینتھ پیالہ ہیتھ پوشہ متوٕ دُرمس باگراوُن ہیوٚت

زمستانَن سِتم ہُم ہُم چھ کرِی ہیتھ لولہٕ دیوانَن
گُلالَن سینہٕ مژرٲوِتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوٚت

تیلے اوس نیرہ ؤن پھاگن لگے ٹوُرین یمبرزلہ وؤن
وبدٕر واوَن پنُن اوقات ناحق رادہ راوُن ہیوت

گُلن منز نیرِ خوشبوئی کنڈین ہُند کار بدخوئی
پننی کنز نوبہارن لول سارین باگراوُن ہیوت

مَنس منز لولہ گرمی چھس پتہ شینچہ سینہ صافی کیاہ
بہارن گاٹہِ لین یارن اَوِ ییُل راز باوُن ہیوت

اَثر گو کارہ وۄہ گنینن وارہ ہندین جان نثاری ہُند
تہمو کمزور ہمسایَن کلس پیٹھ سایہ تراوُن ہیوت

دُپان آزاد بلبل نیرہ چھاوِنہ لولہ باغکی پوشن
گلا بو مسو لور چھو رچھو دِلن منز دیور تھاوُن ہیوت

سونتھ آو

ژۆل وندس آو بہار صد بار مبارک　پھۆل دُدُوَنن گلزار　صد بار مبارک

ہا بلبلہ غم ترٛاو سونتھ آو وہیک ژاو　وۅنی بخت گوٚی بیدار　صد بار مبارک

ناگن کوٚلن آرن بالن وَنن نارن　لۆگ جوش آو سبزار　صد بار مبارک

بوٚزم میہ اَدی راَدی بوٚزتھ گیُم شادی　دیدَن چھُم از دیدار　صد بار مبارک

وۅنہ ہتھ رِندہ مارو ژھوس گے بندگی ہندر　گے نِندرِ ہیٚتی بیدار　صد بار مبارک

پاغام گُل ہیٚچھ دراو خوشبوے صُبحک وٚاو　کھنہ بلہ کھادِنی یار　صد بار مبارک

وۅنہ ہتھ رِندہ قدم تل پھۆل زندگی ہندِ گُل　ژٔکی زندگی ہندی خار　صد بار مبارک

وۅنہ ہتھ رِندہ مارو ژھوس آے زندگی ہندر　گے نِندرِ ہیٚتی بیدار　صد بار مبارک

زوٚ میون میون وطن دِل میون میون وطن　ہیٚون یار میون غمخوار　صد بار مبارک

وطنک چھُ ییٚس ہمدرد مردن رنشے سے مرد　بیدار دِل ہوشیار　صد بار مبارک

آئیت تھوس تن من از نتہ ادہ کرسن　چھُم لول چھُم لوکچار　صد بار مبارک

کمہ حالہ یہ آزاد شوقس چھُ ہیوان داد　پھیٚلنس دِلکی گلزار　صد بار مبارک

ندائے ہاتفی

اہرمیزہ فلگ

(ابتدا میں عنوان "اہرمیزہ فلگ" تھا، بعد میں محض غزل۔ شاعر کے نوٹ بکوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج ہے۔) (گنجوؔ)

بولہٕ شہپائرٕ ژمیٕ بٔزر گرن پرٕ زائلی — دٕھمکے زال ژٕ بہٕ کمہٕ حالہٕ گومت چھے نائلی

سائر گیتا پٕہ ژٕ کر یا کلام اللہ پرٕ — جان نے چھے ژٕ بہٕ عمل زان یہ سودا خائلی

مندرن خانقاہن ژاٹھلن ہندٕ عالم — ڈولہ کے گرٕنز نہٕ ہمدالولہٕ نشے دل خائلی

یونہٕ زٕف مالہٕ نتہٕ نائلی ژٕ تسبیح تراوکھ — سوز نٕے چھے ژٕ بہٕ دلس بوز سرف چھی نائلی

جہلہ کے پردٕ ژٕٹن وائلی یوان کالہٕ ہیتگاہ — علمہ کے پردٕ ژٕٹن وائلی یوان ییژ کائلی

چھسن زانان خدائی ژٕ چھہ بوڈ درد مرا — بندگی خونِ جگر کھیون چھہ جنابٕ عائلی

دِل جُدا، جان جُدا، عشق جُدا، عقل جُدا — ژور خونخوار چھہ بے چارٕ جنونس نائلی

---

[1] ماخوذ از علامہ اقبالؒ — خدائی اہتمام بحر و بر ہے (آزاد)

ولے تس عقلمندس حاًف تس دیندارس — مثلِ زنجیر یہٕ تقدیر گوٚمت یس نالی

کار کر توٗت پنٕنٕ پچھے یہ جہنم جنّت — پانہٕ چھکھ نار تہٕ گلزار جناب عالی

دامہ چوٚن زاہنہٕ پنٕنٕ خوٗنِ جگر سے مسکین — یُس ہلک دار تہٕ یُس آسہٕ بنیوٚمت حالی

یتھہٕ ونان دین چھہ دیندار بہتھہٕ غارن منز[1]

تتھہٕ ونان کُفر چھہٕ آزاد تہٕ زانن والی



---

[1] اکِس پرٕزس منز چھہٕ یہٕ شار یتھہٕ کنہٕ آمت ادا کرنہٕ —

نفر چھا سور مٔلن دور تہٕ لن غارن منز

اَتھہٕ ونان کفر چھہٕ دیندار تہٕ زانن والی

(دگنجو

آدم گری

مقبولِ ازل عاشق[1] تیلہ جلوہ پنُن ہاوے — اہر یزہ خنجر نیزہ زَن پوشہ پھُلے چھاونے

تس فتنہ گرس چھُے دین یکسان گُنہِ آئین — شاہی تہٕ غولامی ہندی یم فتنہ تہٕ اَنز راوے

تس شان شہنشاہی ڈولان چھہ پادن تَل — وسواس تہٕ ڈر تس کیاہ سر کیا یزہ پتھر تراوے

پتیہ نارہ ترٹن ہندی پاٹھی اُلراوہ کیٚہن بالن — نہ زہ ہرنہٕ ہنہ شیرن اتھہ یان پنُن کھیاوے

سالاب تُسند اہرہ تیلہ مارہ تہٕ یمہ لہرہ — جالن تہٕ فریبن ہندی کوہسار تہٕ وسہ راوے

ہیچھہ ناوہ لیکھُن تقدیر تقدیر تھکن والین — مجبور میرتے ڈیرن معہ ختار بنُن ہاوے

تس دردہ غزلخوانس صدحاف ہزار افسوس — یُس خام خیالن پتھ آرام دِلک راوے

تیمہ لولہ کھتہٕ بہتر زولانہ غولامی ہندی — استادہ جوان مردس یُس لول پتھر تراوے

در تاو دلیرن ہند کیاہ زانہ تہٕ بے چارہ — یُس گرا یہ لگان آسن ہیتھ آسہ کھستھ کھراوے

یا ہاو جلالک نور[2] امہ بوشہ وُسن مغرور — نتہ حکم دِہ آزادس یم نیائے تہٕ انز راوے

---

[1] اکس جایہ چھُ 'مقبولِ ازل' بجایہ 'سیماب جگر' درج۔ (گنجو)

[2] اکس مسودس منز چھُ یہ شار یتھہ پاٹھی درج ہے

میراث چھہ آزادس پرواز تہٕ آزادی — ادہ کونہٕ دلیرن ستی آزاد فضا چھاوے

(گنجو)

ندائے ہاتفی

نیندرِ ہتیۆ گژھ بیدار گژھتہٕ بیدار ہاے ہاے
وائتی قائفِلہٕ منزلس، کیاہ ژہٕ کران کیاہ ژہٕ پاے

شکہ تہٕ یقین کفر و دین چون خیال چانٛی زاے
ہند، عرب، روم، چین، چانٛی قِصہٕ چانٛی نیاے

صبحکہٕ وٕکھتہٕ موزِ شونگ کو نہ یوان چھے ژہٕ ننگ
شیرِ پہ چون ہنگ تہٕ رنگ چون موزوٗر چھا خوداے

چھکھ نہ فقط آب وگِل چھے ژہ دماغ چھے ژہٕ دِل
خواجہ تُکھی اُتی نو مأڑی سنبأڑ ماجہ زاے

وُچھتہٕ ژہٕ کُس حال گوٗی کیا زٕہ سہس شال گوٗی
واے یہ کُس وٕہمہ پیوٗی واے دہٕ پُے کمہٕ دِاے

چھے نہٕ پنُن دِل ہُشار سوزِ جگر لولہٕ نار
پیالہ بران بالہٕ یار چھکھ ژہٕ کران ہاے ہاے

چون عیال کیاہ کران فاقہ وتن پیسہٹ مران
چون جکھنن راوہ ران چائی ژھعہ پہ تہ چائی مائے

یا ژہ نمان خدمتس یا ژہ بڑمان دولتس
مار کران غارتس حائف افسوس وائے وائے

نیر بنیتھ شیر مرد ھاو بنن دل تہ درد
بوز سیہٹاہ ہی مال ببیہ تسند نا گرائے

لولہ بہار چھاوہ یکھ سوز جگر ہاوہ یکھ
یام ژہ مشرادہ یکھ نازو ادا ژھائے گڑائے

چانہ دلکی ولولہ اسی تلان زلزلہ
دمنی ژیٹھ پوان کرتلہ تہ تہ فوران وائے

اس یمن دردلن سوز تہ گرمی دلن
تم چھہ وچھان مسولن نازوادا ژھائے گڑائے

دڑاو ژہ بتھ سو نتھ آو بلبلہ غم غمہ صبہ تڑاو
سوزہ دلاہ بوزہ ناو تازہ گئے ساز وائے

بلبلہ غم غوصہ تراو سوزِ دلاہ بوزہ ناد

بوزئے نے آزاد آو تازہ لئے ساز واے

یکم اگست سنہ ۱۹۴۳ء

لۄل تہٕ گاٹہٕ جار

آو گُلن ہُند بہار آو دِلن ہُند بہار
گُل تہٕ گٔے بے اختیار دل تہٕ گٔے بے اختیار

گُل کران دیوانگی دِل کران دیوانگی
گُل تہٕ ژھٹان لۄلہٕ نار دِل تہٕ ژھٹان لۄلہٕ نار

باغِ نسیمک فِضا باغِ نشاطُک ہوا
سوہ گٔہ کھوتہٕ خوشگوار عطرہٕ کھوتہٕ مُشکدار

جل تہٕ قُمرِ پوشہٕ نۄل اَسی گمتی دل بُلبُل
اَکھ ہنٛز بالہٕ یار کوٚتہٕ کرن جان نثار

چاو کران خوش ہوا داو کران آو کیاہ
آرہٕ وٕلو ژوٚٹ حجاب ییمبرزلن کھوت خمار

گوٚش تھاوِتھ ہوش روز آرہ کنیو وارہ بوز
سوز ہیتھ آیہِ گُلعذار ساز ہیتھ آیہٕ جانوار

آرہ کنین گارٕ نٔے ترێشہٕ ہتین ژھارہ نٔے
آرہٕ پیوان بار بار ناگ وزان بیشمار

نیرِ بہار چھاونٔے سوزِ جگر ہاونٔے
بہہ مہ ژٕہ پٔاراونٔے پان پنٕن وقتہٕ کار

اَز چھہٕ ژلان لۄلہٕ تھر نیرِ نیبر سارٕ کر
اَز چھہٕ جنونُک اندر ہوش حواس گاٹہٕ جار

پوشہٕ گُلین ہند جنونٕ چھت گژھان اَگرم خون
عقلہٕ دٕپان وُچھ بہار عشق وَنان بن بہار

عقلہٕ پیوان ہیتھ کمند عشق ژٹان قیدٕ و بند
عقلہٕ دٕپان پٔرار پٔرار عشق دٕپان لار لار

عقلہٕ دٕپان بندگی عشق وَنان زندگی
عقلہٕ دٕپان موہرہٕ دیار عشق وَنان یارہٕ یار

سے

عقل

بخت تہ میراث میون تخت تہ میراث میون

عشق

بخت تہ بے اعتبار تخت تہ بے اعتبار

عقل

بخت کران راج تاج تخت ہیوان جزیہ باج

عشق

بازی کران بازی گار بازی کران بازی گار

عقل

بخت کران سرفراز تخت چھ عزت تہ ناز

عشق

بخت نہ ناپائیدار تخت نہ ناپائیدار

عقل

ڈاڈھالن، دفترن، خانقاہن، مندرن

دل بران گاڑلي، دور کران گاڑ جار

عشق

یَس نہ وفا یَس نہ درد، روے سفید خوُن سرد

دَردِہ نیے مشرِ شہ مرد واتہِ کرُن سنگ سار

عقل

یار رفیق دوست میائی دراے وُہپان آسمان

فرشِ زمین کور تمو عرشہ کھوتے شان دار

عشق

رِمیون مُدا چھُے گُنبر چون مُدا سیم و زر

رِمیون مُدا لولہٕ نار چون مُدا شورہٕ نار

عقل

عقل لَبان مَرتبہ جاہ و حشم دبدبہ

عقلہٕ ہُندٕ ے منصبہ عِلم تہٕ عِلمک بہار

عشق

زیادہ بنان عقلمند زیادہ ہیٚچھان ژَھل تہٕ فنٛد

وارہٕ کران تیز دنٛد زَن چھہٕ شکاگرٕ جانہٕ وار

عقل

عقل نتہٕ سرمایہ یَس عاشٕ تہٕ آرام تَس

ژھوٚرہ چھُ دِوان عالمَس تَس چھہٕ ہِوُے پوٚہ تہٕ ہار

عشق

سہ چھُ وِیٚٹھان تٔمی سنہ ژوٚل سوٚنتھہ ہَرُد ریتہٕ کول

پانہٕ یِرِ ژھکھ خانہ مول کارِ وقہ گُن دِپوٚہ دار

عقل

عشق چھُم اَندرِم حُباب مَحضِ ہوسِ اضطراب
عقل سیٹھاہ رنج گار گنج تہٕ لبان بے شُمار

عشق

وَوُن بہ دِوان چھُس نُوہ پاڑی گامہٕ شہر لاڑی لاڑی

خُونِ غریب ہاڑی ہاڑی گنج لبان رنج گار

عقل

عشق چھُہ حُسنس فِدا، حُسن کنھا اکھ جُدا

عاشقِیَن ہُند مُدا عائش، ارام، لوہکہ چار

عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دوہ ہیے زانھہ نہ کم

دِل تہٕ دِماغ نوبہار، پوشہٕ پھُلے، لولہٕ نار

عقل

دورِ فلک عقلہٕ کوٚر، ہوشہٕ اَنِہ گِلی تہٕ زٕری

کیتہٕ سیپہٕ دیدہ ور، خار گمتہٕ نابکار

عشق

عقلِہ نہٕ ہنزِ کیاہ چھُہ سُود، یس نہٕ اُچھَن آب رُود

شرم تہٕ ہنز آبرو، حائف تسُند گاہٕ جار

عقل

عشق جنون بے ادب زانہٕ کتے رب تہٕ سَب

کڑانہٕ قبیلکُ لقب، مانہٕ سُہ یس دِل ہُشار

عشق

کڑانہٕ قبیلکُ یہٕ رِنیاے یس نہٕ انڈان تس نہٕ پاے

یُس چھُہ غریبس خوداے سُہ نہٕ امیرس بکار

عقل

دھرم تہٕ اسلام کیا وحے تہٕ اِلہام کیشاہ

عشق

دھرم تہٕ مِیونے بہار، دین تہٕ میونے بہار

عقل

ہیوند تہٕ مُسلمان کیاہ، کعبہ تہٕ بُت خانہ کیاہ

عشق

چھون ہجر، چھون کار، چھون ژھوُرُے زاوِی جار

عقل

عرش، خھدا، لامکان، کیاہ چھُہ مُدا، کتھ وَنان

عشق

میوٗلھ خیالاہ، پرٛھاہ، تنگ دِلن ہُند قرار

عقل

وَتھ چھُہ کُنی، پتھ چھُہ کیاہ، زندگیُک ہُند مُداہ

عشق

دِل، گُنہٖ، دردِ دِل ، پان پنُن کاروبار

عقل

کیاہ چھُہ گُنہٖ، کیاہ یقین، کتھ چھُہ وَنان دھرم دین

عشق

پان پنُن پہ زنیتھ، بیا کتھ تہٕ ہیوُن در شُمار

عقل

یِہنٛدٕ چھہ کران وٕچھے ناو، بُجرٕ کمٕو کتہٕ آو

عشق

یہٕ چھُہ سیٹھاہ زٲوِج جار، صاف وٕنُن چھُم ہٕ وار

عقل

عقل چھہ سنگرن کھَنان، پکہٕ وٕنِہن پرانان
ساسہٕ کرٕ وٕ ہے شیٚچھہِ آنان، وَن تہٕ چھُم ما انتظار

عشق

سادٕہ لُکن ڈٲلی ڈٲلی، بٕہ چھُس ہٕمتِین گٲلی گٲلی
عٲشہ مَتیٚن کاروبار، عارٕہ کتیٚن لُوٹ مار

عقل

عقل چھہ بیدٲریاہ، عقل چھہ ہُشیٲریاہ
عشق چھہ بیمٲریاہ، یَیتھ نہٕ عِلاجَس تہٕ وار

عشق

تس چھ وٗنان دل ہُشار، کرِ بێین یُس بێدار
سادہ بێین یُس بێدار، تس چھِ وٗنان جودگار

عقل

عقل چھ نوٗر چھ عَلم، عقل چھ لوح و قلم
زان یہ عٔلمُک بہار، عقلہِ ہندٕے زاوِ جار

عشق

کیاہ چھُ خطا عالمَن، کیاہ چھُ خطا ظالمَن
علم تہِ گوٚ بے شمار، ظُلم تہِ گوٚ بے شمار

عقل

عقل کران زندہ دین زوٗر چھ کران دوٗر یقین
لول، محبت، زمین، عقلہِ دوٚپکھ کاشکار

عشق

عشق سراپا یقین، عشق تہٕ مذہب تہٕ دین
عقلہِ دوٚپکھ گژھ تہٕ زین لولہِ جنوٗن شاہسوار

عقل

گاٹلیوی لوٚب خوداہ، زندگیٔ ہٕند مدا

پوٚز چھُ پنُنُے کُنُ خوداۓ سُے چھُ رفیق سُے چھُ یار

عشق

مَنٛ عَرفَ ییٚیمہ نہ سوٚر سہزٕ ویشار ییٚیمہ نٕہ کوٚر

نیٚبرٕ بوٚزت اَندرٕ ژھوٚرٕ مشکہ رٔستے پوشہ وار

عقل

وُچھنہٕ ژوٚ پاٗرِ شہرٕ گام، عقلہٕ ہندُے انتظام

آے بہرٕ جا بہ دام وُچھٕ وُنے حبانہٕ وار

عشق

عقلہٕ تہٕ قونوٗن ژاو، دردٕ نیے ہَردٕ واو

یُس چھُ وَنان پوٚز تہٕ صاف تَس چھِ کران سنگسار

عقل

چنگ و رباب ہیتھ فقیر، مست شراب گے امیر

عشق

ہوشہِ تیٚلے ڈٲلی ہُشیار فضلہِ خمہٕ داوہٕ نی بکار

عقل

کیاہ چھُم حضوٗر، کیاہ چھُم غاںٔب صاف وَنِن کینہہ نہٕ غاںٔب

عشق

گوٚرمٕلہٕ پیٖر صاںٔب، خام طمع پوٚختہ کار

عقل

ساد ہٕ منوش کاشُری کوٚنہٕ کران افسری

وُچھتہٕ یہُنز ابتری وُچھتہٕ یہُنٛد کاروبار

عشق

یُس نہ موٚزوٗری محنتس، ڈٕنجہ بہان دل نہٕ تَس

منگہ سُہ کیاہ دولتس، یُس نہ ہُنٛن یختیار

عقل

کیازِ یہُند دِل وشہ داسی، ناٲلی گمرٕ ہوٗسہ پھاسی

اوس دوہ ہیم تہٕ اَسی اہلِ قلم، تاجدار

عشق

سِہہ چھُہ کرِتھ ہانکلاہ، دوٗر پیتوٗمت جنگلاہ

تُلہِ ژھٔہ پأری وِلولہ، بیٚلہِ گژھِت زوروارہ

عقل

سُود پنُن ژھأری ژھأری، کانٛہہ نہٕ دِوان کأنٛسہِ وأری

خانہٕ خرأبی ژھٔہ پأری کانٛہہ نہٕ گھرس خانہٕ دار

عشق

زانہٕ یِہ بے گانہٕ کیٛاہ، خانہٕ تہٕ وأرانہٕ کیٛاہ

یِم نہٕ سَرن خانہٕ زانٛہہ تِم چھِہ گھرس خانہٕ دار

عقل

آئے تُلان گرٕہ تہٕ جوٗش واے تھوٗان کانٛہہ نہٕ گوٗش

یِم نہٕ کران پأدٕہ ہوٗش تِم چھِ پہنٛدی غم گُسار

عشق

رتھ تہٕ کران بوٗل بوشش یمہ تہٕ کران بوٗل بوش

یم چھہ تھہندی جانہ وار تم چھہ پہندی جانہ وار

عقل

آیہٕ اُنکھ ژھاۓری ژھاۓری جان زٕبر ژاۓری ژاۓری

یم نہ کران کانہہ وبژار تم چھہ پہندی دوست دار

عشق

شُدیہٕ تمن نکھگ مٔتین عاشش آرام کھٔین تہٕ چین

دوٗر نہٕ اگر آسہ پژون تو تہٕ ونوس ژرانہ وار

عقل

کونہٕ پنُن سنٛز کران پانہٕ پنُن ٹشنہٕ بران

وَکھت پنُن راوٕ ران کُس چھُہٕ بیہنٛد ذمہ وار

عشق

گوشس رٕٹھنہٕ باغوان، تارہٕ گمتٕ نوجوان

وارِہ تھمہٕ گُلہٕ دِوان یم نہ سَرن گل تہٕ خار

عقل

یس نہٕ پنُن دل دماغ، تس نہٕ بہار تس نہٕ باغ

سُے چھُہٕ غلام تس چھُہٕ داغ سُے چھُہٕ غریب تس نہٕ ہار

عشق

از چھُہٕ اَپیٕز دورہٕ دور، پوٗز چھُہٕ تُلان گرٕہز تہٕ شور

اہلِ غرض اپیٕز یوٗر کرِہ یِنہٕ رِس لارہٕ لار

عقل

سوزِ جگر آسہِ یس خوف تہٕ ڈر کیاہ چھُہٕ تس

ڈر چھُہٕ کھبوان بوٗالہوس سر چھُہٕ دِوان پوختہ کار

عشق

آسہِ دوہا عنقریب دِیدٕ وُچھن خوشں نصیب
نیرِہ یہِ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار
دوہ یتھ یہِ طوُفان زَن ترٛاوِہ پَھتھر ظالمَن
پھیرِہ کوہن جنگلن، نیرِہ کران لورٕ پار
روزِہ جنونیچ کھفا پوشہِ دُنی دولتھا
رُوزِ کتے سوُد خار، روزِہ یہِ سرمایہِ دار؟

عقل

داره کنن گوٚ نہ زانہہ، سوزِ دِ لکُ آلواہ
سوٚت چھُ یہِ لو لکُ صدا ڈول وزان بے شمار

عشق

سوٚن مُلِتھ سَرتَل اَنان، بازرَن اندر کٕنان
نازٕ پری چھا بنان، ساز کرِتھ مازکھار

عقل

کیاہ چھِ پہنٕز شاعری، کتھ چھِ وَنان دِلبری

عشق

بازی نَہ جدو گری میٖوٹھ مرض کرِیُوٹھ بار

عقل

کینٕہہ مہ وَن شاعرَن، کتہ مہ لاے بوٚمبرِن

یم چھِ بُچھان دِلبرِن کینٕہہ نَہ وُچھان وقتِ کار

عشق

شار چھُ پیغمبری، شاد چھُ آدم گری

ساز و سرود، کافری، کُفر چھُ مستی خُمار



زِیُوٹھ سفر زندگی، بارِ گران بندگی

واتِہ شہ اَتھ مٔنزِ لَس ترٛ دو پتھر ییٚمہ یہِ بار (سنہ ۱۹۴۰ء)

فٹ نوٹ لہ یہ نظم پہلے سنہ ۱۹۴۰ء میں لکھی گئی۔ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء میں "سواستکا"

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جزواً شایع ہوئی۔ پھر دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں کسی قدر اضافہ کے ساتھ "ہمدرد" میں شایع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزاد نے اس نظم کا نام "مناظرہ عقل و عشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

۲ـ اس نظم کی ابتداء "آمدِ بہار" کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے پھر "گریز" اور پھر "آمدم برسرِ مطلب"، وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

۳ـ نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزاد نے کما حقہٗ اپنی عقیدت کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان جوابات سے سب پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مسئلے پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزاد کو بھی ہے۔ (گنجو)

۴ـ نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیرِ سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

بے خودی

ہا زانہٕ وٕنیوٚ ژٕ او خودی زان خودٲیی   تقدیر پٔنٕنؠ چھےٚ ژٕ یہٕ غلامی تہٕ گدٲیی

مُشراوِنُن پان کرٕن یاد سہٕ دلدار   تس تام چھُ ملہٕ ژٕ ار محبت تہٕ جُدٲیی

مختار سہٕ پانےٚ تہٕ ژٕ مجبوٗر کرکھ کیاہ   بے چارٕ ژٕ کیاہ کٔرکھ صبرٕ ورٲیی

تس یارہ سٕنٛزِ ویرٕ ژھنٛڈتھ کوہ تہٕ بیابان

مجنونہٕ سٕندی پاٹھؠ نیر کران خانہٕ گدٲیی

●

خودی

ہا بندہ ژٕ یہٕ شوٗبی نہٕ غلامی تہٕ گدٲیی

سرمایہ دارٕی فند تہٕ فریب چھا یہٕ خدایی

کرُ بولبوشا پوشہٕ وٕنین پوشہٕ لٔژ بیٹھ

ہا رنگہٕ بُلبُلہ رنگہٕ ولَن چھےٚ نہٕ بقٲیی

چھے پانہٕ پکن کنڈِ ژٕ یہ ٹھاوِتھ پانہٕ وُوِتھ کینژ
تقدیر ازل، سو رگ جہنم تہٕ خدائی

منصورٕ سندی پاٹھی پایہ بڑیو زان پننُ پان
مجنون اوس دیوانہٕ کرُن خانہٕ گدائی

شہمارٕ سندی پاٹھی حُسنہٕ گنجس نال ولِتھ روز
کیاہ دژووے بران پیالہ کران جان فدائی

یَس پیَتھ ژٕ مران، لول بران گولُت چھے پان
ماران تمِس پایہ بڈس حیائی جُدائی

ہیم تازہٕ شمع سٕرہٕ نہٕ چشمن سوز ہٕ در دِل
ہیم ناز رنگین پوشہٕ چمن مُشکہٕ ورائی

آزادہٕ! پزی پاٹھی واتہٕ مارُن وعدہ فراموش
شُتہٕ کونہٕ پاوان یاد پننُ وعدہ وفائی

سُبھاش چندر بوس فلسفی

سنگرمالہ منز چھُ عنوان "بہادُر" درج۔ آزاد اوس نیتاجی سُبھاش چندر بوسُن برٛوٚ مراح۔ لیکن بوسہ سُند یہِ خیال کہ جاپانہٕ ہندِ مدتہٕ سیتھ کیا ہیکہٕ ہا ہندوستان آزاد سپدِتھ، اوس نہ صرف غلط بلکہ نقصان دہ قرار دِوان۔ (گنجور)

چھُ توشان پوشہ موت بُلبُل تہٕ بولان گُلشنس اندر
دلاور شیر تہٕ شوٗبن نَین اندر وَنَن اندر

چھہ فولادس شُباں صیقل بنان چھاٗ سرتلے کرتل
سونِس تہٕ موختہ مالن موٗل ہٕرٹس تَل یا کنَن اندر

کراٗن گرداب گژھتہ پانس انان اَدہٕ گیوٗر طوٗفانس
شرف یُس صاحبِ خانس، تہٕ سُے چھا پرزنَن اندر

بیٚدردس لول موٗ باٗ گرتھمَن ہند قول خاٗرس شَر
شرف لاٗگژھہ اتھ سُن بہتر یمَن وُترے گنَن اندر

یہِ اَز لکُ لولہِ دیواناہ چھُہ آسان تیز طوُفاناہ
پُکان محشر تُلان شَہرن تہٕ گامن پرگنَن اندر

خیالَن ہنز بُلندی چھاوِ بیان کمزور لفظن منز
چھُ ژوٗنبہِ ہتہٕ لال ناداناہ بران آمہن پھٔن اندر

ڈران یُس بندہ پوٗز وِنہٕ نس تھٔوِنی زنّار بیٚیہِ تسبیح
چھُہ پیراہ پیر صاٮ۪بَن سیتہٕ برٛہمَن برٛہمنَن اندر

چھُہ رنداہ بندہٕ آزآدانہ کانہہ مجنون نہٕ کانہہ فرہاد
کران یارانہ یارَن سیتہٕ دُشمنن دُشمنن اندر

ـلہ جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجور)

مہاتما گاندھی — شاعؔر

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے سلسلے میں گولی چلی تھی ہڑتال کو غیر قانونی جتلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت آزادؔ کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وُچھان یُس جلوہ پوشن ہُند چھُ بلبُل نو بہارس منز
دپان سُے جلوہ منصوٗرس دِتکھ نارس تہٕ دارس منز

غنیمت کو نہٕ چھُکھ بوزان ہا دیوانہ پننہٕ نے سوز
بنان لوٗکس چھُ شورہ تہٕ گولہٕ ظالم گاڑہٕ جارس منز

فریبو ہستی چھا روزان دردُک سوز پرٕدن تل
سُتئ سَدرُن تریِتھ بارُو دِتن شورس تہٕ نارس منز

تتے اِنسانیتھ کُنہٕ اُس ووہ ژُ روُدسنہ کینہہ باقی
گوہ ڈٕنی اُس واہ گاگرٕ خرچ پرٕانس گریٹ وارس منز

سِتمگر ناخُدا ایٚن ہٕنٛز۔ خُدائی ماژٕ کم کم رنگ
دُچھین دالین چھہٕ بۄسان چشمہٕ رُوزِتھ انتظارس منٛز

جہانس تراوٕ نُورانہٕ گژھن اَدٕ حورٕ دیوانہٕ
رٕتھے نٕنٛدٕ بون آفتابہٕ چھہٕ رُوزِتھ یتھ غُبارس منٛز

بہارس پوشہٕ گُلہٕ تہٕ شَن۔ ونکہٕ رأیل بیہتھ گوشن
یِتھی۔ آسان ماگس منٛز رٕتھی۔ آسان ہارس منٛز

مۄزورس خون ہارن وقتہٕ روزان ژھایہٕ قدٕ نُونس
وُچھم انسانیت دمہٕ فی بییٚر شاہن سرمایہٕ دارس منٛز

شکوہ ابلیس

بحضور باری تعالیٰ

عرض میہ اُسمٕنٛز بیوفائی وَنے ہو ازگوتنے زمانا

ژٕہ بے خبر پاٹھی تمبر مبہ لأیتھ گوٚرتھ یہ حیلا کوٚرتھ بہانا

میہ اُس کتھو منزٕ کڈٕنی بدل کتھ نکار کرنس دِژٕتھ نہ فرصت

بٔنیتے خودی ہنٛد جزا چھُ لعنتھ یہ چھا خدائی یہ گژھ طُفانا

یہ جلد بازی چھ کارِ شیطان ژٕہ کیاہ وَنے چھکھ رحیم رحمان

کتھن لگان لگیہ ذلیل گژھان لکھ ژٕہ نے عیالاہ خاندانا

میہ چانہِ شانکی لحاظہ ہاران نہ چھس بہ کھوژان نہ چھس بہ ہاران

بہ چھس تہ زانان ژٕہ چھے خدائی ژٕہ چھے زمیناہ تہ آسمانا

جلال چونے میہ اوس اُچھن تَل بہ ژاوہ ہاسہ بٔنیس کھوٚرن تل

سونس گیم ہولہ چانہِ سَرتَل نتہ میہ ہیکہ کُس حکیم دانا

میہ ہا بچھی خودی تہ میہ وچھے خدائی میہ سوٚر دِتھے شانِ کبریائی

میہ چھا خبر دِژِن ژٕہ نِش چھ آسان تہ بزدِلی ہنٛد تہ امتحانا

میہ اوس لولکھ جلال ہاوُن میہ اوس سوزُک کمال ہاوُن
میہ اوس دردُک بہار چھاوُن تکیاہ زِ میہ تہٕ اوس پنن گمانا

بہ وارہ اوسُس اوارہ کوٚرتھس بہٕ یوٚت رُسوانہٕ خار کوٚرتھس
گوڈِنی بہ کمہٕ تانی خمارہٕ بوٚرتھس ادہ بہٕ زہٕ نٕتھس محض ازانا

تھووُتھ میہ لکہٕ وُن یہ خارہٕ خاراہ بہٕ وارہٕ ژھٹہٕ ہاڈِکُھ بُخارا
بہٕ لال آسِتھ لوٚوُس نہٕ ہارا میہ رِندہٕ پانَس لگان چھ تانا

بناوِنی آسِی پننہٕ خمہٕ دائِی دوٚپُتھ میہ کرٕ تھَم ژہٕ بیوفائی
ژہٕ پنیھٹو نہٕ گنہِ چاٹِی ہِش خمہٕ دائِی ادہ بہٕ مُژ راوہ ہا زبانا

ژہٕ نِش چھُہ سے رُت ژہٕ نِش چھُہ سُے جان چھُہ اُچھو وُتھیس کران
الاّ مانان

سُہ گورذیل یُس وَنان تہٕ زانان سُہ گوٚ شریف یُس رَنج نہٕ زانا

کنین تہٕ نیرَن بہٕ دارہٕ سینہ پیٚم نہٕ زانھہ ژکھ گژھم نہٕ کینہہ
نَمُن پنیس کُن میہ نِش پیٚیی نہٕ ژہٕ کرٕ تہٕ اَمہٕ کھوتہٕ لانہ تانا

سگُن تہٕ زانُن میہ آسہٕ ہانے ژہٕ کیا میہ باقی تھوٚوتھ ہے ہا ہے
اَکِس کیتھے پیٹھ تیار کوٚرتھَم نوٚوے ترانہٕ نوٚوے فانا

نہ مور تھس نہ ژھیتہ کوٗرُتھ میون یتہٕ نارنۍ کأژیہ ہُند تھویو تھس

بہ پان پانۍ سنبھالہ ہانۍ کُنۍ تھویو تھم نہ کانْہہ ٹھکانا

میہ کیاہ ونیوو یتہٕ ژہ کیاہ یتہٕ بوٗزُتھ شکر میہ ورتوو زہر ژہ سوٗز تھ

اکۍ سبق دِتھ زمانہ سپزُک بنوو تھن بوٗڈ قصائی وانا

یہ شوٗبِہے دُشمنس کرُن تی میہ کرُے زِہ ہے یوٗدپ چھسے بدُ دشمن

نہ اُسی رفتنی نہ اُسی تنازے نہ روزِہ ہے کُفرہ کۍ نشانا

لوٗدُتھ جہنم برُن سہ ادسے یہ فِتنہ برپا کرُون ژہ اوسے

مرُن چھُہ تو کُن ژہ مامرُن پچھے نہ دِیُن حساباہ نہ دِیُن بیانا

مرُون یترٕ زیوُن کیُت بچارہ آدم ژہٕ اندہٕ رُوزِتھ وُچھان تماشا

نہ زاکھ کأژ تسے نہ زوے کانْژھانہ چھُے قبیلا،، نہ خانمانا،،

بوٗزُتھ سہ آتش میہ سینس اندر اَتے رُمَن مَنْز ہیہ کھن سمندر

اَتے دَزِتھ پین کنے یتہٕ سنگر بچارہ آدم چھُہ سنجہ دانا

جنگ
ربے یتہٕ آبس کران چھکھ رنگہ دپان چھُھس دوٗنی کرُن میہ یتو

کوہس مُقابل انان زورہٕ چھُھن یِہ کمزور شیشہ خانا

ژٕہ ہیوٚ یہٕ کانٛہ ہاہتَل تہٕ ہانٛزٕل ژٕہ ہیوٚ نہٕ کانٛہہ لاوٕ بالیٚ ترٛڈانٛیل
پٔنُن مٕد اُچھکہٕ کڈان کرٕتھ ژٕہل پٔیس غریبس کران وکانا

جہنمس منٛز چھہٕ بیٛر گرمی قیامتس منٛز چھہٕ بیٛر سختی
ییتھی ییتھی روبرٕ دابرٕ ونٕی ونٕی دوہے چلہٕ وٕتھ یہ کاروانا
یہ گابرٕ ژٕمت چھٕہن پٕتس پیٛتھ دبارٕ کرٕی کرٕی ژٕہ گابرادان
دلاسہٕ دِتھ حوصلہ بڑٕاوِتھ ییوان سنبالُن چھہٕ ناتوانا
نٕوی تگن واوٕ ذٕری شیٛچھ ہیتھ دوہے ییوان چھی ژٕہ یور سوزنی
اگر میہ اکرٕسی پٔنُن ژٕہ ونٕر ہکھ زمانہ منگہ ناوہٕ یمن بہ آنا
یہ دردِ سر چھکھ ییوان پانس میہ ما کران چھک ژھوٚرے مدارا
خودائے اسیتہ موشِھے نہ کینہہ میہ تہٕ چھہٕ اخر زواہ تہٕ جانا
چھُسے ونان یورٕ پیٛز تہ سیٛز کیتھ چھٕہم کران اورہ کفرِ لعنت
یہ ماسِ زرگو یہ گوٕ عداوٕتھ یزٕ ھی خودائی بہٕ زانہہ تہٕ مانا
گژھٕ یکان چھٕم منٛز دِلس حُبابہ تہتھے کرٕے پادہٕ انقلابا
نہ روزِہ پرداہ نہ کانٛہہ حجابا نہ روزِہ عرشاہ نہ لامکانا

اُڈان ژہ لوٚدمُت سۭتے کھوٚ سیتر لدان ژہ لدمُت سۭتے کھوٚ سیتھ
نہ پھِے موٚزدوٗرن موٚزدوٗری چکاوِنی نہ پھِے سجاوُن یہ کارخانا

انوٗل سودا کنان پھہتھ خوش اڈِین گژھان عش اڈِین گژھان کھش
نہ فکر مُوٚ لِچھ نہ مُژہ یہ ہٮ۪نڈ غم دُکان زن پھِے کرایہ وانا

اکھاہ چھُہ تختس پیٹھ شہانا جرِہتھ جواہر بریتھ خزانہ
چھُہ بیاکھ پھیران وانہٕ وانہٕ بنان پیچھن سُم تیمس نہٕ بانا

جران اکھاہ سعہٕ تہٕ چھُہ نہ جانان بیٖس نہ زانہہ اُن بنان شامن
وُچھم تیمے زیادہ پاک دامن ژہ بنش تمن کیٖت نہ آب و دانا

مُصیبتس منز وُچھم تیمے لوٚک ژہ یاد ہر دم ہمن یمن پھک
کرن تہٕ کیٚاہ وۄنی وسیلہ یم نے اُنن مزاراہ تہٕ آستانا

ژہ یادہ کوٚر لکھن تھیکیتھ یہ آدم ادہ بنوٚ وُلھد یہ سور عالم
تسندہ عائشہ تہٕ آرامہ باپتھ تھوٚ وُتھد سجاوُتھ یہ گلشتانا

دوٚپت کریم بندگی عبادت عطا ژہ یہ کرتھس پننو خلافت
دوہے دپیتو تھک کرُن محبت یموٚ یہ کوٚر دُن تہٕ زانہہ بہ زانا

بُزان یہ سرمایہ دار ڈیٖڈ لکھم ہے بگر غریبن تہٕ بے کسن ہٮ۪ند
میہ چانہٕ امہٕ عظمتُک قسم چھم تتے منگان پھس بہ تتے امانا

ژٕ تہٕ امیرن ہنٛدٕ امیراہ حیا گژھان چھُم وُنِتھ ہیٚکے کیاہ
امیرن ڈیٛشِتھ غریب مازس دوہ ہے بناوان وازہ وانا

ژٕ پادہ کرِی تھک برادری کیتہٕ محبتس کیتہٕ بہادری کیتہٕ
مےٚ وُچھ غمہٕ لأمی تہٕ افسری کیتہٕ برادری ہُند نہ اکھ نِشانا

ژٕ سوزِ تھک رہنما تہٕ رہبر تھمو یوٚ ژھک خاطرٕ ہیمو کوٚر اَھ شر
یہِ چون دُنیا مےٚ نِشس سراسر چھُہٕ نابکارن ہنٛدٕ مکانا

چھِ کینٛہہ زِنی تم یِمن ہِمن پیٚٹھ دوہ ہے بلاشک تھکُن ژٕ شوٗبی
غنیمتے آسی تم بہوٗدر غنیمتھے اوس تِہنٛد زمانا

بہوٗدرن سیتی لڈان اوسُس شراہ تہٕ واشا کڈان اوسُس
چھُہ بزدِلن سیتی لڑُن حماقت تہٕ زانہٕ دِلدار پہلوانا

دٕپان چھُس تم دِلیر کوٚت گے موٚ ژیٚیہ پیٚہ ژھ لأوِ شیر کوٚت گے
نِیس زمانس تھوان ہیم آسی تیار کرِی کرِی نوٚو وٕ جہانا

نہ رُود دٕریا نہ رُود سمندر مےٚ رُود باقی یہِ لولہٕ کے زر
أمی ہیٚز وانہٕ چھُس بہٕ دوٚدمُت کُنے گتے ووہن کران شرانا

بجاپہٕ خوٗدمیم سیٚنٛھداہ چھِہ قأیِل کمر کسِتھ چھِم پوان مُقابل
اشارہ اکہ چھک ژھٕ استخوانس نکھہ تہٕ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پران ہم کران رندی تہ وعظ خانی
کران ییلہ چھس بہ آزمائش دران نہ رنداہ نہ وعظ خانا

اگہ ییمن آسہ ہی نہ تھوومژ امید جنت تہ خوف دوزخ
چھسے بہ دعوی اکہ پتھ ونان از ژہ سجدہ کرہ ہی نہ اکھ جانا

یہ چون آدم یہ چون عاقل ژھتھے چھہ ناداں ژھتھے چھہ جاہل
گوناہ تہ غفلت کران یانہ مہ کن چھہ لاگتھ تھوان ترانا

دپان ابلیسنی بہ ڈولس تمی لعینن بہ ناوہ دولس
امی فریبن بہ زیادہ زولس چھنا عجائب یہ داستانا

مہ کیا خفا کھوت چھہ زن دوان ژھرژ شکار تقدیر کی وتن پیٹھ
برتھ یہ تیراہ انتھ تھوان چھم مہ بر ونتھ کن یانہ رژھ کمانا

چھہ چانہ گنہ ک تنازعہ ژاوان پتن گنہ لول راوہ راوان
ژھدین کیتھن خارہ بازین پیٹھ لگان چھک وارہ ماذی مانا

بہ چھس غوطن منز گژھان ہر دم جہنمی کم تہ جنتی کم
ونان چھہ جنت بران چھہ جہنم کران غوشیا تہ شادیانا

یُہُند یہ کرتوٗت وُچھِتھ گیہ چھُم اُسُن یِہان گاہ یِوان عبرت
یِھتی چھُم گُل تہٕ تِھتی چھ بُلبُل یِھتی چھُ باغواہ تہٕ باغوانا

یُھتی پَران تہٕ ہیٚنچھان زیادہ یِتھتی غرضمند بنان زیادہ
اکِس اکِس بیہ ہراس مردس دوہے دوہے گژھہ بنُن نیرانا

چھ شالہ سندی پاٹھۍ زہ ژھالہ مارِتھ وُچھان یتھ کُن بہان ژۄرے
وَنان دِینس چھ کفر، کُفرس وَنان دینُک ـــــــ مۆدُر ترانا

چھ خون ظالِم ہیوان غریبس، غریب دِیان چھُم لیکھت نصیبس
یہ وُچھتہ تھوو تھک ژہ باغ چھاوُن تِتھو بنو خاصہ ہیل خانا

سخن وَرَن ہُند یہ کارنامہ تہٕ شاعرن ہُند مۆدُر کلاما
فریب حُسنُک دِوان عشقس یتھ بازری زنانا

جواب کیاہ دِن یِمَے سِتم گرہ حساب یِیلہ ہیکھ ژہٕ روزِ محشر
ژہٕ تہٕ کرہ لہذ کیاہ یہ چھُم دِل [illegible] شر، بہ پانہ وُچھ ہا اُچھو سہ آنا

یِمَن چھ آدم گری وراثت، مَران ڈیٚھتھ صنم گری یِتھ
کران زِنگ، چھ پوشہ پنہ لگتھ، ہران سبے وکھت چھ گُلِتانا

خبر ژہ کمہ کمہ عذاب کرہ رٹکھ، دُبہ زمین آسمان پھرہ رٹکھ
ییتھی پیہ تلہ یوٚد بناوِہے اکھ غریب کرالا شریف چھانا

میہ دٕنی اکی کنتھہ میہ کنٕہ پہ لعنتھ، پہ نے ریاگوادہ دٕن کنتھ
لٕھن نٕہ ساٮ۪ن کنتھن تہ غائبن امس تھوان چھک ہمیشہ لٹانا

ژہ راوہ رووٕتھ یہ میون آدن میہ گوش تھووٕتھ تہ لولہ نادٕن
میہ کیٛاہ مچھہ فتنن بٔیہ فسادٕن ییلے ژہ روزہے نہ یاری زانا

وٕنہ ژہ ازماو یہ میون طبیعت خودی تہ غارت وچھکھ وٕنان کنتھ
دِتم بٔیس، سجدہ کرنہ یا پتھ ژہ سعہ رگہ کھوہ تہ زبر مکانا

یہ گوٚر تہ گوٚر اکھ لوٚبمہ چارہ ژہ یہ میون خارہ میہ چھون خارہ
ژتے یمن عزتھا تہ شاناہ، میہ ستے یمن دلولاہ زمانا

ژہ تے کران بندگی بماتھاہ میہ تے کران بندگی جماتھا
ژہ تے ہنووٕتھ الگ جہاناہ، میہ تے بسووٕم الگ جہانا

ژہ چھکھ ہمن کتھ کران کمہ سٔنز بہ خونٕکی پاٹھہ چھیک رگن منز
جنونہ میانے فرہ بکان ژھری کرنہ گرنکان سمندر تلان، طوفانا

بہٕ چھس تہٕ مانِتھ ژٕ ہیچِنہٕ کانٛسہٕ ، ہمیشہ تہٕ بیاکھ ادِتھ مےٚ ہاوِتھ
ژٕ چھُے پننُن بیاکھ رۄپہٕ رکانا ، مےٚ تہٕ پننُن بیاکھ رۄپہٕ رکانا

بہ مانہ نادیدہ چھی ژٕ مانان بہ کمرٕ وچھس دیدہ کُس مےٚ زانان
ژٕ تے خیالاہ، کتھا، گمانادٕ، بہٕ تے خیالاہ، کتھا، گمانا

ژٕ لاشریک تے ژٕ خالقِ بنیہِ شرِ پننُن قلم تے پننُن پہ دفتر
قدم قدم بہ تہٕ تُلان برابر نہ میٚون ویداہ نہ میٚون قمہرانا

ژٕ پانہٕ خالِق ژٕ پانہٕ مالِک نہ کنہٕ مےٚ یاداہ نہ چھُم شہ طاقت
بہ چھس تہٕ مانان ژٕ چھکھ بہرِ جا، مےٚ رقس تہٕ وچھتھ شُراہ جوانا

غریب آدم رباہ تہٕ آباہ بہٕ تیز آتش مےٚ اضطراباہ
دوہہ ہے جوابس وَنے جواباہ، ژھوہ پہ کرِتھ روزہ بے زبانا

پہ لولہ آتش مےٚ شولہ ناوان، دِلک ہوس آرزو تہٕ ارمان
تھپکا ژٕ آسِتھ تکُن تہٕ زانُن اگر بہ یمہِ کھوتہٕ آسہٕ دانا

بجاے خوہ دمہ کرِ یو فریاد یہ فتنہ گر بندہ چون آزاد
خبر یہ کتھ شایہ اوس بوزان تُلُن قلم تہٕ لیُھکُن فسانا

نہ مسجدن ہنز وۄمید رۄزِس نہ مندرن ہند تھۄن توقع

یمن کتھن کیاہ چھہ معنہٕ مطلب تہٕ زانہٕ رِنداہ نہٕ نکتہٕ دانا

یہ دٲدی لدٕ سۄند وِہداٹھ بوزِتھ وچھم وَتن پیٹھ گرتہ (۱۰) رۄزِتھ

اَمِس خطا چھے نہٕ ژٕے بخشتھس بتھو دِناہ تہٕ زیواہ دٲنا

(جمعہ ۲۲ اسوج ۱۹۹۷ ب)

فٹ نوٹ :- آزاد نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ خط کا وہ حصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (گنجو)

رانگر، کشمیر ۲۰ جیٹھ ۱۹۹۸ ب۔ بیروار / شکروار

میرے پیارے اور محترم دوست، سلامت رہو

آداب عرض! ..... ایک سال سے میری آنکھوں میں تکلیف ہے، بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گذر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے۔ نیلی عینک لگا کر یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ پلکوں میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں۔ آنسو گرنے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو...... دو چار غزلیں لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویریں ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کردوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دل تو کمزور ہی تھا۔ اوروں کے وبال بھی کیوں اپنی گردن پر لیں۔ 'رونا گناہ اور رُلانا گناہِ کبیر' اور دردِ چشم کے لئے بھی مضر ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ میں اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا میں ایک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرتا کیا تھا؟ شکوہ۔ لمبا شکوہ، جو جو باتیں مجھے یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سُنیں ؎

"غرض مبہ او ستم نہ بے وفائی، وَنے بہ از گوَ تَنے زمانا...."

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شوخ ہے ابلیس ایسی ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگھٹے کھڑے ہوتے تھے۔ شان کریمی خاموش سُن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب......

جواب کا منتظر

آزاد

ایک اور جگہ آزاد نے لکھا ہے:۔ "....عرصہ گذرا کہ میں کلامِ نورالدین

ریشی رح کے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا ؎

وۆد شیطانٕی ڈٕہ کھ لۆگمُت دُورس   میہ تہٕ منصورس اُسس گٔنی کیتھ

تمیٔ ییلہٕ لۆدُم تہٕ بہٕ رکیتھ نُورس   دۆپہم زہ مردودہٕ میانہٕ رٔٹو لعنت

میرے دل پر رقعت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبال کا جاوید نامہ میری نظر سے گذرا۔ اس میں "نالہ ابلیس" والی نظم پڑھکر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے طبیعت حاضر ہوئی۔

(گنجو)

نالۂ بڈشاہ

درد دِل سوزِ جگر روزِ بٕرٕ پٔردَن ژھایے

یُس نہ وَرتاوِ گژھِس ضایہِ پنُن سرمایے

کیاہ چھُنا کأنٕہ رفیقس تہٕ رگَن منزٕ سُے خوٗن

ہاے تَم لولٕ قُمرِ ژھایہِ بِہتھ کتھ شایے

سُے ہوا تٔسے چھِ زمین اَز تہٕ تِتھے ناگ وُنٕ ان

اَز تہٕ کوہسار تِتھے آب تہٕ سُے پرتیچھ جایے

شیٖنہٕ کھعہ تہٕ سرد وُچھان چھُس بہ تِتھے زینہٕ گمتھ

یِم پٔنِنہِ سوزہٕ وزِسے اُسی گژھ پکان زٕن کرایے

ہا وطن دارہ وُنے نیٚندرِ گژھکنا بیدار

مال چون ضایہِ سپُد زُو تہٕ گژھِی ما ضایے

چھُک ژٕہ خاموش کمَن لولہ چمَن زارَن منز

بول ووہٕ ژٕ جانورو ہول گومُت چھے کیاسے

چھک ژٕہ بیہوش نہ چھےٚ دود نہٕ چھےٚ وگ مولُوم
ژھارٕہ کٕہمہ چارٕہ بنُن ہوشہٕ پہک ہئے ہاے

گٕمہٕ ہُند شُور پھِلان نوُرٕہ مشالین ڈیوٗ ٹھُم
عبرتُک آئِنہٕ گوٗمُت آئِنہٕ ڈبے ہنزٕہ جاے

ہا ستمگارٕہ رٕکمیوٗ نارٕہ یمَن زاۓ لِبھتہٕ پکرا!
کوترٕن نِشہٕ ڈران پاز وٕچھِم پرٕ یتھ شاے

خانہ مول بندھ کتے زانہٕ یہٕ آزادُن حال
زانہٕ سہے جاے دزُن نار ہِیوان یِتھ جاۓ[1]

---

[1] سلطان زین العابدین بڈشاہ (۱۴۲۰ء سے ۱۴۷۰ء) کشمیری نژاد تھے عادل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں کشمیر میں خوشحالی اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

شکوۂ کشمیر

(بحضور باری تعالےٰ)

زمانہ کائیتاہ کران چھُ گردش نہ چھُس اراما نہ چھُس قرارا
کمَن بہارَن کران دُدوَن اُنان کمَن دُدوَنَ بہارا

اکھاہ زراعت وِوان کماوان چھِم بیس اَتھ لوہ نہ ناوان
یوان بیاکھاہ کھوان تہ کھیاوان ہُمس نہ تھاوان شبہ گندارا

اکھاہ چھُ بنگلہ تہ لرے بناوان چھِہ رنگہ رنگے تمے سجاوان
یوان بیاکھاہ چھوان تہ چھاوان کران نتھ بیاکھ توره پارا

امیکُ یہ گردش امیکُ یہ قونون ژندر ژوه داغ ہیُم تہ کُنتہ ہیم زون
نہ اُتھ کمالس تہ اعتبار اہ نہ اُتھ زوالس تہ اعتبارا

چھُہ کیاہ یہ افسوس یہ آو یہ وَتھ اَتے وِپان چھانگُن لیاقت
نَنان اَمی سیتھ چھِہ جاگی قدورت گزھان خوداُیی تہ آشکارا

وُلے میہ چھم کینہہ فریب، دردل وَنُن تہ مُشکل کھٹُن تہ مُشکل
ہیکے وَنتھ کیاہ پھرِکان چھُم دل یتو میہ وَننس لوگُم نہ چارا

غریبہ سندرہ خوشہ چونہ گچھ کیاہ بنان چھ قونونکس قلایس
شرزن تہ پادرسہن ہندس ھنگس بناوُن شہید ھزاراہ

گوڈن بہ اُسس یران تس مشر نیار کرتھم ژہ تارہ نگر سنز
مہ چائی عاشق ژ چھم لوے مشر وُچھم تر ہاوتھم تہند بہاراہ

ژ یہ پیٹھ کران اُسو جانثاری نہ زانہ ہن فند نہ بازگاری
غم اندرشاد نہ پیٹھ ژ یا ری کران تم اُسی بینن گذارا

زمانہ نوٚی نوٚی زمانہ ہاوان زمانہ زانن چھُ زانی زاوان
زمانہ وُچھو وُچھی بنان چھُ انسان وُچھُم تہ وارا ہیچھُم تہ وارا ۵

کوچھے بہ رچھنا وُتھس رتھمے ٹاٹھ کورُم ہموساز گلشنی یاٹھ
نہ رُودی تم گُل نہ رُودی بلبل دلس لگو تھ گے مہ خارہ خارا

کرکھ فقیری تہ رژ فقیری کرکھ امیری زبر امیری
کرکھ دلیری تہ بڈ دلیری بیرہ نہ کس باہ پیٹھ نہ کارا

ہموا چھہ وُچھ مہ راجہ للتا دتس ہوی گل پھولتھ وارے
رتھمن اچھن تل نہ ترش ناگن گتھ ان ہا غرن چھ لو یہ پارا

پلیمتہ آسن چرخ تہٕ کلہن شمی تہٕ حرتی پیٹھس لوسے منز
ژھوُن پیٚنہٕ یاتس یہ نار للہٕوُن تہٕ یوُت حسرت تہٕ خارہٕ خارا

گوٚبرٕ تہٕ اولاد بادشہس ہوری یمہٕ اَژھو رچھینہ آسی آمتہ
جنہت تہٕ جیوٚر رتھ کرِتھ تہٕ کرٲوِتھ تیمے اَتھ وۄن لکن ہٕ دارا

ییتھی ییتھی خانہ مالِ کاٗرتیاہ میہ پالِکھ لولہ ستی لوسے منز
چھِہم تیمے چشمہ لوسہٕ ناوان گژھان چھِ جگرس میہ پارہ پارا

وُچھت یمن کتھ کمن کمن دُشمن گژھان اوس خارہ خارا
تیمن شکارین شکار تیہندُسے گژھان پوتس یتھہ کیٚتھ شکارا

بوٚہ مجبورہ سند غم تہٕ لولہٕ ہندی ستم مشن کرٕ میہ تاقیامت
سُہ ناگرائن مرُن نہٕ ہی مالہ ہُند دزُن ونتہٕ زانہہ سندارا

سُہ شاہ یوسف، سُہ حبہ خاتون سُہ شوقہ دفتر سُہ لولہٕ مضمون
سُہ قصہ بوٚزِتھ گژھان جگر خون یوان چھِ ڈرینٹھ محشرک نظارا

یہ کیاہ خدائی تہٕ لاابالی یمے ملک دار تیمے چھ ہیٚی
جہنمی جنتس چھِ مالک تہٕ جنتین نہٕ اختیارا۔

یہ دِی میہ گنٹز رأؤی ییٖنز بہ سادہ، ییٚیس نہ سادس تیٚ اوس وعدہ
ڈیکہ پٮ۪ہ دِل بیٚمون تھوٚوُت کُشادہ دِتم جنبوناہ نٮ۪ہ گاٹہٕ جارا

انھون یٹھی لازِہ یوٚد کمیناہ مخولہ بازی چھُہ قول تمی سُند
لولان چھُہ کھیاوِتھ پلاو مُتنجن گمے نہٕ تڑادان رسنس بغارا

یہ سینہ وھتران چھُہ یُس ہبدِ دَن تیمے بنان چھس وبالِ گردن
تمن گوٚل پوش روٗے زردَن یتو کھسان ارکھلکُ خمارا

کیٚتھ
ہمن ییمن زَن میہ دوٚندیٚتُن رَتھ تیمے نہٕ وٕنی کین کران میہ سیٖز
دِیان یٹھی چھس یہنز لیاقت، دِیان تیھتے چھُس یتُن ستارا

تمن گنج تہٕ خزانہ چاٮ۪نی میہ یشہٕ گنج تہٕ خزانہ چاٮ۪نی
کران تمِ عائش آرام تہٕ راحت میہ کوٚنہٕ پنٕنے نصیبہ ہارا

تمن تہٕ خوناہ دِلاہ زباناہ میہ تہٕ چھُہ خوٗناہ دِلاہ زباناہ
میہ کیٛازِہ تھوٚوُکھ دار وَنہٕ نَس میہ تے ژھٹُن اوس دِلُک غبارا

یوان اورہ چھِ زورہ شورہ گرٛزان کمہٕ حالہٕ محفلن منز
دِیان چھُہ اِنسان بوٚڈُے چھُہ کُتام ہتہ یہ آسان ژھوٚرُے نغارا

چھ میائنی ہیچھن وائی ہیچھان کمن کشت ہیچھان ٻکن ہنہ ہیچھان ٻکن کشت
مبہ نش نہ ڻے نش تھمہ یہ ہیو چھمت ڠوان تھد کاڻہ اعتبارا

گلان ربتہ کالہ تا یہ چھک تن، دزان چھکھ وندہ تیرہ ہن ہن
شہھتھ ہکن کیاہ، ونھتھ ہکن کس نہ چھک رفیقاہ نہ غمگسارا

منگان منگان یم مبہ آے برتل تھمن گرہتھ سمن گمرہ مبہ سرتل
خطا یتے چھم مبہ کور توکل مبہ ما غروراہ، نشاہ، خمارا

بہھتھ کھوڙن تیم یہ ہنر کمائی یمن نہ میلان مور زور گدائی
وونی ڙھارہ ہن یم پنہز بجائی گرڙھان ہمن کیا زہ ناگورا

منگے نہ موگمے مبہ عائش و عشرت، شراب، کباب یا شہ ناز و نعمت
مبہ گوڙھ غرمین نہ ہیکن کیڻت بنن گذارا نہ اختیارا

دکھ ڙہ توفیق برادری ہند، محبتک لولہ دلبری ہند
دلاہ بخشتکھ دلاوری ہند دلس ڙہ تراونکھ پرزیک امارا

شہ ولولہ دبھزہ کالی نیرن پٹن یہ ساماہ پانہ شیرن
قیامنکی پاٹھی ڙھہ پاڑی پھیرن کوہن تہ بالن تلن غبارا

بہ کیاہ وَنے چھے خبر ژِ یہ پانس دِلس مَیہ کا ستم سَہ خارو خارا
خوداہ تھوُ یا بندہ شُند یہ خارہ شہ آسہ یوٚد بوٚڈ گونا ہگارا ۔

ستم تہٕ بیداد گمژ مَیہ بیحد یہ دل چھمہ کہ لد جگر چھوٚ کہ لد!
سینٛٹھاہ بہ وَنہ ہے بنُن تہٕ گدرُن وَنے تہٕ وَنس مَیہ چھے نہ وارا

یوان چھہ از ہوشہ میائی ذاہ لادژ یتس یوان چھک ستم تہٕ بیداد
اکھاہ چھہٕ رتھمری مئزہ یہ آزاد خوداہ یہ ہاوتم یہند بہارا

۱ؔ للتا دتیہ ۔ کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی
عیسوی میں گزرا ہے ۔ (گنجو)

۲ؔ چرخ :۔ کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب
گزرا ہے ۔ (گنجو)

۳ؔ کلہن (کلیاں) بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے
برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا ۔ مشہور تاریخ یعنی
"راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

۴ؔ غنی ۔ ملا محمد طاہر غنی (وفات سنہ ۱۶۶۸ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۵ شیخ یعقوب صرفی (وفات ۱۵۹۵ء) کشمیری تھا اور اپنے وقت کا ایک مشہور عام شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۶ بڈشاہ۔ زین العابدین بڈشاہ کشمیری ذات کا ایک مشہور عادل اور نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۷ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۱۵۸۱ تا ۱۵۸۶ء) کشمیری نژاد تھا اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ حبہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جمہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے تھے۔ (گنجو)

خاباہ، خیالاہ، وھماگماناہ

بُتخانہ کعبہ دفتر کتابہ   جنّت جہنم یِیم ردبہ دابہ

مِیانہِ خیالہ مِیانہِ حسابہ

خاباہ خیالاہ، وھماگُماناہ

سرمایہ دأرِی ہشنز پچہ ختہ کاڑِی   زوراوارن ہندرِیم ضرب کاڑی

ناپایدارِی بزم بازی گاری

خاباہ خیالاہ، وھماگُماناہ

بختِ سکندر تختِ غضنفر   سنیاس تیہ رِیشہ صوفی قلندر

زنّار تسبیح مسجد تہٕ مندر

خاباہ خیالاہ وھماگماناہ

انسان پانہٕ، رنگ تہٕ زمانہ   تقدیر قسمت خأمی ترانہ

شأہی غلأمی ہندی داستاناہ

خاباہ، خیالاہ وھماگماناہ

چھےٚ شین ہارک دولت حکومت   دوہ کھاہ فریبا غائبٕک محبت
غفلت جہالتھ وسواس و حشمتھ
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

یکسان وحدتھٕ ایمانِ کامِل   یکسان مانان اِنسان کامِل
عالم دُدپیٖی ہُند کوٚنی رس مُقابل
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

زولانہٕ پوٚت کال چھےٚ ہا غولامہ   رتیوٚت کال سارِی جانٕی کارنامہٕ
شاہانہ شوکت درویش جامہ
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

زولانہ کٲیر کرٲمر تن پان بٔیمی سُند   حاکران پریشان دل جان بٔیمی سُند
تقدیر، تدبیر ایمان تٔمی سُند
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

سوٚدرس تران چھکھ جِس کرٕزہ یارہ   یتھ جایہ واتُن چھےٚ وارہ کارہ
تتہِ گاٹہ جبار کر سارِی نظارہ
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

دوراہ کرِتھ گوکھ سرمایہ دارہ شوراہ کرِتھ گوکھ خالی نقارہ

بازی گار ثابت ژہ گوکھ وارہ وارہ

خابہ خیالاہ وھما گمانہ

یم پوش چھاوان پوشہ نول بلبل رنگس تہ مشکس مشتاق بلبل

آزاد بلبل مانان رتم گل

خابہ خیالاہ وھما گمانہ

وچھ[1] زندگی گن کمراٮہ چھی بانس ینس زمانس ینہ نس جہانس

پاتالکو[2] واتن بیہ لامکانس

خابہ خیالاہ وھما گمانہ

۲ مئی ۱۹۴۳ء

•

[1] یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا۔ شامل نظم کیا گیا۔ [2] پاتالکو۔ اہل زمین یعنی دنیا میں رہنے والے 'خاکی' لوگ۔ (گنجو)

نظم

پوشنُولو وہ ٹھوُ نِندرے گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

صُبح صادق آو چاو براں گٹہ ہِندُے طِلسم لوُراں

ہلہ کرِو نوُرچہ لشکرے

گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

ژاے تارکھ ژوُر زن ژھپن بیلہ زونکُھ اور نو وہ پیَن

نارہ تیو نگل تہ بئیہ تیمبرے

گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

گاش وہ نی آو واش کدٔ ژہ پکھن بوز دردک بے پردہ سعہ خن

کیاژہ مران چُھک زندہ مرے

گُل خوشبوے چھاوُسلہ گرے

بڑاَرِم وارِل تہ شہپاتہٕ چھوان   خارہٕ چانے ہیٚچھی ہیٚچھ پیوان

فند فریب ژھل بند ریے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہٕ گرے

ژاے گوژل ییٚتھ گُلتانس   ہاے کُس ونہٕ تس باغوانس

تسو چھُہ یہ دودُٕ سے چارہ کرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

وُچھتہٕ پیمبرژ تس ماچھ زولہٕ   وُزہٕ ناوتن سہ کُنہٕ ژھلہٕ

شور لاگُس پیٚپھٹہ رنگہ لرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہٕ گرے

گرشھتہٕ بیدار سُل چھے وُنے   اُتھ گُلِس تہ کرہ نے گنے

اول چون ماگرژھ ہرِ ہرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہٕ گرے

از چھُہ   آزاد صاٗ بنین کتھن   حُبِّ وطنک حُباب وتھن

سوزہٕ دِلس کیاہ روزہٕ ٹھرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہٕ گرے

نظم

یہ دین تہٕ مذہب ژٕ دیندارو موزان غمہٕ لأمی نتہٕ گدأیی
ژٕ بن تیتھے بنٕد یتھٕ تسٕ مأکس بنٕن دونی پانہٕ وَن گژھی کیاہ
تماہ چھُہ تاوَن غرض چھُ نوقصان ہیمے زٕ دُشمن رفیق ژٕ نہٕ أنیتھ
زٕوان چھُہ کھیون یہ خون جگر ژٕ چھُہ حاصل یتہ ییی کیاہ
سہ لاشریک تس یہ قدرت ہمیشہ نتھ دژایہ آدمس نقش
أما سبب کیاہ یہ ہن نہٕ کونہٕ وَنان یہ آدم چھُہ آدمی کیاہ
سیاہ سفید یا بنن پرُد پرزٕ ناونے چھایہ آدمیت
یہ گر گژھن تام چھُنا چھایٕ نتھ ہکان بنن کیاہ نہٕ اجنبی کیاہ
بہ بوزٕ ونے کس وَنان چھہ آدم نفیر وَنکھ کھارنے ژٕ یہ دارس
کرکھ ژٕ پانس طواف تہٕ سجدہ کتین تہٕ کعبس نمن ونیرشی کیاہ
لبکھ سرو راہ بنی ژٕ یہ نور راہ بنن ظہور راہ وُچھکھ ژٕ یودوے
بنکھ یہ پوشیرتہٕ شمع پانے ونکھ مرن کیاہ تہٕ زندگی کیاہ

ملہٕ بندٕ نٕسی منزٕ اَکس اَکس بندٕ سٕسی وُچھم دٲریاہ خُدا وَند

یِہ چھُمنہ بوزُن تگان تہِ مے لُکھ وَنن خُدا کیاہ تہٕ بندگی کیاہ

سرمایہ دائری

شاہی غولائی بڑزا اتہ رازہ   انصاف ثرائو لھتہ پوزا نمازہ
اُکھ دُورہ ترسان بیاکھد پُورہ نازہ   یم فتنہ سائری سائری تنازہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

مُردن چھہ ڈالان نشہ دردہ لولہ   لولس بناوان شہرہ تہ گولہ
کُفر کہ تہ ڈینکی کُڑی کُڑی مخولہ   مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

مُچھ چھہ لہرہ ماران خونجی سمندر   تڑاپان کھتہ پاٹھو سوندر نہ گوندر
دائران گائی متی آباد بندر   مطلب تہ مقصد ڈیوی ٹھُم الخدا ندہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

ہیھڑ عرشہ دولئی تقدیر سالہ   عالم تہ آدم کو نفس حوالہ
گے زیر ہرنہ تہ لگی شیر زالہ   اُدہ کُس چھہ ماران یمہ برائری ژھالہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

یُس دین باۂ ہیم گُنہگرک ترانہ   سُۓ دین وایمان زانِہ نہ مانِہ
ییم سانیٚ دفتر پرأنی افسانہ   بس لولہ رٔستِہن لولکو بہانہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مأیس نہ گوٚبرس دوٗرس چھُہ پاوان   بأیس نہ بأیس نِشہ راوہ راوان
یارس نہ یارس دُشمن بناوان   اُلفت محبت بلکُل نہ تھاوان

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

شاہ پانز لأگتھ سوٗدرہ اپارے   ماران بُلبُل دیدرہ تہ ہارے
دیندار لأگتھ سوٗدرہ یپارے   پرأتن موٗلن اَتھ لولہ وارے

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

انکار کمی ہُند دینس تہ دھرمس   کمہ ژور چشمہ چھہ محتاج سرمس
یتھ بأگراوان کفرس ادھرمس   پوز لول ترأوِتھ چاوان پرمس

سرمایہ دأری سرمایہ دأری[1]

---

[1] ایک مسودے میں مقطع بھی یوں لکھا گیا ہے ؎

مہجور اُسِنہٕ آزاد اُسِنہٕ   شاگرد اُسِنہٕ اُستاد اُسِنہٕ

مخمور وطنکۍ دِلشاد اَئے سنز   سرمایہ دأری برباد اَئے سنز

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

●

اس مقطع میں مہجور اور آزاد کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزاد نے کچھ دیر کے لئے مہجور کو استاد تسلیم کرکے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔ (گنجو)

"نغمۂ بیدآری"

غرض غمہ لأمی نہ افسری ہُند
بہانہ کُنہرُک برادری ہُند

سبق نہ ساماۂ کافری ہُند
ترانہٕ دینکُ نہٕ رہبری ہُند

یہ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

برادری رُکتی مُشیدٕ مندٕر
سِتمگری رُکتٕ قلم تہٕ دفتر

زہر وٕندس منز زبان شکر
گلاب اُکھن کیتھ تہٕ نالی خنجر

یہ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

زیوِسے وَنان زندگی محبت
وٕندس اندر بندگی تہٕ وحشت

نماز پُوزا دٕپشتھ عبادَت
جہنمُک ڈر اُمیدٕ جنّت!

یہ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

ڈیکس ییندر یتہ نشانہ سجدُک　　دِلَن اندر سحر سامری چھُک
یہ مس مۆدرکُس اکھاہ نہ چھوکھ　　شُہ کُس نہ بیداریُس نہ سوُک

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُہ پوز کڈان نۆن اپُز دباوان　　یہ پوز وَنُن کیازہ مارہ ناوان
کنان وشکہ تہ کنکھ چھُہ ہاوان　　گُنیر تہ یکسان راوہ راوان

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

دِوان کنڈین سنگ بہتھ گُلن منز　　وَنان یکسان دُوئی دِلَن منز
غرض عداوتھ محبتکُ سنز　　دِلہتہ لباساہ ھۆوان ژھۆرکھ منز

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

وَنان دِیدس خیالِ باطل　　دَیان شنیدس یقینِ کامِل
خیال مقصود خوابُک منزِل　　خیال باطل تہ خواب باطِل

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتُک رنگ دِوان حُبابَس — مُشک مُلّان کاغذی گوٗلابَس

کران بدنام انقلابَس — ہیوان تھوٗن پردہ آفتابَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُ سوٗر مُلکِ مُلِ چھِوان نوٗرَس — فریب غائبُک دِوان حضوٗرَس

خودی دِنان نخوتَس غروٗرَس — تھپکان فرعون کوہِ طوٗرَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

لہ یہ دو بند نہ جانے کس وجہ سے آزادؔ نے اخبار میں شایع شدہ نظم میں شامل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)

انقلاب

پیامِ اِنقلاب

سوال

کتھ چھِ وَنان انقلاب کیاہ چھُ وَنان انقلاب

جواب

پردہٕ تھوٗرتھ صوٗرتھاہ آسہِ کتھاہ در حجاب
کیاہ چھِ وَنان کیاہ کران کیاہ چھُ عمل کیاہ کتاب

کتھ چھِ وَنان کُفر و دین کیاہ چھُ گُناہ کیاہ ثواب
یِی چھُ وَنان اِنقلاب اَتھ چھِ وَنان اِنقلاب

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی، دین؟ پیٚنۍ زندگی
زِندہ گَیہِ زانہٕ دوٚن زانہہ تہٕ کرِیاہ بندگی

عیب تہٕ شرمندگی بندگی ہُند عذاب
یِی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھِ وَنان اِنقلاب

بڑو شہط پکھن زندگی، پہرتھ ژ ٹھتھ دمبدم
شانِ خودائی تہٕ یوٗد پردہ بنی برمہ غم

پھیر مہ پوٚت تُل قدم نیرژ ٹھتھ ییم حجاب
یِی چھُ وُنان انقلاب اَتھٕ چھِ وُنان انقلاب

کانٛہہ چھُ امیر کانٛہہ غریب کُس چھُ وُنان کمی یہ ہوٗن
کیاہ چھُ ازل کیاہ نصیب کتھٕ چھِ وُنان کرمہ لوٗن
ساسہ دُہر قصہ پرون محض خیال عینِ خاب
یِی چھُ وُنان انقلاب اَتھٕ چھِ وُنان انقلاب

ہند، عرب، روم چین فتنہ گرن ہند نِفاق
دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول کُنِہ اتفاق
زان دُوی یوٚڈ گوناہ، مان کُنِہ یوٚڈ ثواب
یِی چھُ وُنان انقلاب اَتھٕ چھِ وُنان انقلاب

دٕرم تہٕ اسلام چون عرش بتیہ لامکان
کعبہ تہٕ بتخانہ ہیون بند گئے ہندی دُوکان

تِہٕ چھُ بناوُن ضرور ، پزٕن ییٚلے گوٚ خراب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھی چھِ وَنان انقلاب

غاٗب دِوان چھےٚ فریب اورمہٕ کرٕ جستجو
چھُک ژٕ ہزار داستان باغ و بہار روبرو

پھیرِتھ چمَن شِنیہٕ ہٕن راتہٕ معہٕ گل بےحساب
یِی چھُ وَنان انقلاب ، اُتھی چھِ وَنان انقلاب

ہاے کُنہٕ ضنایہٕ کوٚر پرأنی موٚدرِتھ فلسفن
زندہ مرے مرد بیٹھ معہٕ رِدہٕ وٕلِتھ زَن کفن

یوٚد نہٕ لبَن زندگی دفن کرِتھ چھےٚ ثواب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھی چھِ وَنان انقلاب

ناو ژٕ یہٕ انسان چھےٚ ہیٚوند تہٕ مُسلمان کیٚشاہ
ہیٚوند تہٕ مُسلمان یوٚد ناو ژٕ یہٕ انسان کیٚشاہ

زندٕ رِٕ پہٕ ہٕنز زندگی کیازِہ تھاوِتھ در عذاب
یِی چھُ وَنان اِنقلاب اُتھی چھِ وَنان انقلاب

عشق کران اضطراب حُسنہٕ بہار چھاوِ ہا ہے

حُسن گلان درِ عذاب جلوہٕ پننُ ہاوِ ہا ہے

عشق تہٕ گومُت خراب حُسن تہٕ گومُت خراب

یِی چھُہ وَنان انقلاب اُٹھو چھہ وَنان انقلاب

لولہٕ بہارس گومُت ہر دوہٕ کھعہ تے زرد رُسے

حُسنہ خمارس وُچھُم غائب گومُت آبرو

اہلِ دِلن ہند یہ خوُن سنگ دِلن ہند شراب

یِی چھُہ وَنان انقلاب اُٹھو چھہ وَنان انقلاب

نارِ جہنم تہٕ سعہ رگ روزِ قیامت حساب

چانہِ دمانہٕ کی خیال چانہٕ دِلکی یم حُباب

وہم پننُ پانسی چھُے نہ تھوان آب و تاب

یِی چھُہ وَنان انقلاب اُٹھو چھہ وَنان انقلاب

زندہ گیِن گندہٕ نے دژاے کنیر زانہٕ وِنی

شان پنیٕ زانہ وِنی پان پننُ مانہ وِنی

۳۰۲

راج پنُن گوُ کرُتھ خواجہٕ عالی جناب

ہِیی چھُ وَنان انقلاب اُتھی چھِہ وَنان انقلاب

انقلاب

نوبہار کر راز یارن بادِہ پانے اِنقلاب
انقلابک باغ بیلیہ پھولراوِہ پانے اِنقلاب

ہوشہٕ پن بے ہوش بُلبُل جوش مارن پوشہ باغ
بے دماغن بے دِلن سنبھلاوہ پانے اِنقلاب

کیاہ غرض یتھ کُن وُچھن والین کرِو زاری تہٕ زور
دُنیہس برونٛہہ کُن وُچھن ییچھ ناوِہ پانے انقلاب

کنڈی چھکان میانین وتن یُس کونہٕ تس بوزن تگان
تس تہٕ ماییمنی وتن یکناوِہ پانے انقلاب

لال جِگری تن یونہٕ لاگتن مالہ پھری تن عالمس
نیاے سارِی سیتی سیتو انٛز راوہ پانے انقلاب

پوشہٕ گل کُنہٕ کر چھ دِد ہتی یود دوی ہندہ ناوِہ سیتو
اُلفتک بارانِ رحمت تراوہ پانے انقلاب

وُچھہٕ میٲنیو آلوٚ و سیتی ینٛدرٕ کینٛہہ کینٛہہ نوجوان
اَز پگاہ اٚرخر تھمَن وُزِہ ناوِہ پانٕے انقلاب

میٲنہِ سازُک آسہِ تَس یوٚد ؤے ضرور تھٕ چھُس تیار
انقلاٗبی محفلن گرماوِ پانٕے انقلاب

موختہٕ ہارس لولہٕ کِس منز اٚسی کینٛہہ کینٛہہ فوطہٕ پھٕلی
ژاٚری ژاٚری ہیم موختہٕ پھٕلی سعٕ ثبراوِ پانٕے انقلاب

آگرُاہ اکہِ طرفہ دَرِ یاوس تہٕ ساٗلابس ژھہ پاٗری
ظُلمہٕ کین بالن دوٚہَن وِسہ راوِ پانٕے اِنقلاب

رَشکہ سیتی کینٛہہ سینہٕ دٕزی ریتہ عشقہ سیتی کینٛہہ دل زان
شوٗبِہ یَس یتھ پاٗٹھو تَس شیٛہلاوِ پانٕے انقلاب

کتھہ وَنان سوزِ دِل وجان کتھہ وَنان سوزِ بدَن
لولہٕ رٔسی تِمن سوزہ والین ہاوِ پانٕے اِنقلاب

غم تہٕ آزادَس چھُہ کینژھاہ دِل تہٕ کینژھا چھُس ژمان
زندہ اٚسی تَن تَس تہٕ چھوکھ ٹبراوِ پانٕے انقلاب

انقلاب و انقلاب و انقلاب

زندگی کیاہ؟ انقلابن ہنر کتاب　　انقلاب و انقلاب و انقلاب

انقلابو پاذہ کرے مذہب تہ دین　　انقلابو کوس شک ہو وکھ یقین

انقلابک معنہ گستاخی معاف　　چھٹے نہ باوان کانہہ تہ رہبر صاف صاف

زندگی ہند اصل معنی اضطراب　　اضطرابک معنہ مطلب انقلاب

گانڑ جارن ختم کرے پیغمبری　　روز باقی شاعری سوداگری

اُسی پن پنیس یقینس پیھڑ فدا　　رستم دستان یا شیر خدا

وحدت حق ادس کُنزوک ابتدا　　وحدت انسان کُنزوک انتہا

باغوانس شوبہ بھاوُن عقل و ہوش　　ابر نیسانس بیتی گنڈی تتھو چہ پوش

مرولن یاوُن گلالن ماشزہ نم　　شبلن ماتم، بنفشن کارہ خم

نو بہارن وحدتک پیلہ دیت ظہور　　دا ادی ماتم شادی غم، کمی شند قصور

وچھ خودائی پاذہ گیہ کا تیاہ خودائے　　آفتا بکے نورہ نی کرہ پاذہ ژھائے

ہوش کرو ہمن گمانن بھاد گوش　　گل ژ ٹھیھ نیران اندر انڈی زیغ جوش

بۆ ژھانڈٕ کُن یِکھ۔ دردہ باغَن بَرٕ مُژرٕ
پَتھے بنے ہِژ پردہٕ ہِش پنٕنی نظر

بے غرض دیندارہ سُند مقصد چھُہ پاک
بے غرض افسانہٕ سُند مطلب چھُہ پاک

بے غرض دیندارہ سُند ایمان خدا
بے غرض انسان انسانس فِدا

ینیمو بہارَن شین ترٲوِتھ ڈولھ تروو
پوشہٕ باغی زانہٕ تِمو کُس داغ تھوو

اَکھ نہٕ مارِس، بیاکھ مارِس دارہٕ خون
ژھادِلِس تیرِس ہِہے ہیچ رامہ ہُون

خونِ مردم تھوو قومو نُن حلال
رٲژھ حیوان پادرِ سیہن کم ذاتھ شال

بندگی ساداں مو تیچہٕ نیٚندرے
زندہ دِل عاشق چھہ گٲمتہٕ بانٛبرے

وائے مجبوری، غلامی، بندگی
بیقراری، بیکسی، شرمندگی

دل پریشان، عقل حیران ژو خراب
بندہ گی منز زندہ روزُن بوڈ عذاب

پردہ ژھٹ دِلکین حبابن تُل نقاب

انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء

انقلاب اَن انقلاب

بندہ گیبے رادہ رودہ زندگیبے ہُند حساب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندگیئے نِشں گوہ ناہ بندگیئے ہُند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دِین پنُن زندگی دھرم پنُن زندگی

زِندہ زُوَن مَرنہٕ بُرونٹھ موت انان بندگی

گژھ مہ پریشان دماغ کرمہ پنُن دل خراب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

غور کر اے نوجوان بور پنُن چھُے گوہ بان

دورِ زمان چھُے ہیوان سخت کڈُرُ امتحان

نِندرِ تُلَن وٲلی چاٗنہٕ پانہٕ گمتو مستِ خاب

اِنقلاب اَن ا نقلاب انقلاب اَن انقلاب

پرٛون گوٚمت چھا نوان رنگہٕ تہٕ مُلہٕ ماپہٕ سیٚتھ
دردہ چمن چھا پھولان ہردٕچ گگرایہٕ سیٚتھ

تازٕ کریاہ یاونس غازہ اوٚلٹ یا خضاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

قِصہٕ تہٕ افسانہ پرٛانٕ پنجرہ تہٕ زولانہ سأنی
زہرہ برِتھ شہمارہ وٕزِنتھٕ یوان نُندٕ بأنی
پوشہ ٹھرِن کیاہ بکار سازہ گرِن ہنٛد طباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سوزِ جگرٕ مارِ جوش سازِ دِلن ہندی وَزُن
دردہ نیَن پھیرِ ہوش پردہ فریبکۍ دَزن
پردہ ژٹان بروٚنٹھ پکھ ترٛاو قدم تُل حجاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سجدہ کمَن پُھک کران خوفہٕ کہٕ ہندِ پُھک مران
لول پُھہک بأگران برٛانٛدہ کنِین سعون جرٛان

آسہِ تہُند خوُن سعہ رخ چھُے ژٕہ رگن منز یہٕ آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

یان ہنن پَرزٕہ ناو چھاو ہنُن لولہٕ باغ

داغِ غمہ لاگی مِٹاو ہاو پنُن دل دماغ

چاٗنی خیالن سبناوِ خواجہ، امیر، بڑٕی نواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقِلاب

صبر کران ژاٗلی ژاٗلی زیادہٕ ستم کرنہٕ آو

خوُن جِگر ہاٗرِ ہاٗرِ پیالہ دِلک بَرنہٕ آو

زہر سپنہٕ زندگی رود نہٕ ووٚنی آب و تاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

کیاہ چھِ کران کیاہ وَنان اہلِ وطن دیندار

وُچھتہ اَچھو کیاہ بُنان کرِژیوٚٹھ ستم لوٗٹ مار

ہاٗی ہندِس جِگرس ہاٗی کرِنی ہیتی کباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

ژیشہِ کنِ خوٗن چٔڑن عائشہِ متیٖن چھا رٔوا

مارہ گرٕژھن بے گوناہ عارہٕ کتیٖن چھا رٔوا

ڈٕرمہ بِیتھیٖن مذہبَن دوٗرہٕ بہمتہ کر جواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورسیار - ۲۸ ساون سنہ ۲۰۰۲

---

[1] غیر کشمیری حکمران اور صاحبِ اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظامِ حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

سوز و ساز

سۄن

افسانہ دردو سوزٕک بوز میانہٕ دوستدارہ   دادِ یو دۄ کھۄ میہ بدنس کوٚرمُت چھُم پارہ پارہ

بیٚلہٕ تن دٕرِم بلاین دادٕ ین غمن تہٕ نیشاین   ادہ شُمہ بہٕ دارجاین وۄدنس بہ وارٕ وارہ

گوشن اندر حسینن بہ پیٚٹھ شیرہ نازنینن   ٹِکہ اَسہٕ وٕنٕمن جبینن خمہ شُبہٕ ہنگن ٹھُکارن

میٚوونے چھُم لۄب راجن بخناورن تہٕ خاجن   شۄب میانہٕ سیتی تاجن پٕرپیٹھ ٹِکہٕ پٕہتہ شہارہ

سامانہ چھُس خزانن، دولت گرن، دُکانن   یِم قدر میانی زانن روزن ہمیشہ وارہ

نِشہٕ تنگ دل کمینس ہیوٚ ٹھُس بہٕ تل زمینس   نو دولتس نۄینس تھوٚوُم دِلس میہٕ خارہ

کھوتہٕ منز رٕو چھُس بہٕ کانہٕ چھونہ کرُس تہٕ ٹوٗطفانو   زٕورُس حساب دانو کوٚرُس بہٕ تھاجہ نارہ

اُزلن کرِم عنایت، نرمی، شرف لطافت   گالان توٚے میہٕ اوٚتھہ زالان چھِم نیگارہ

نیرِ تھد ٹۄ کونہٕ نارو، منز یو، چھیہ گو اُزارو   کھوٚرُس بہ پوختہ کارو ٹیکسالہٕ پیٹھ دوبارہ

بٕیلہٕ زوال میانی یانن ادہ مُول دٕتم جہانن   سُمارہ کِین دُکانن میٚوونے چِلان گُذارہ

گنٕزرِ کرِ شہر بساوِم آبِ حیات چاوِم   دِلہ ویر زہر کھیاوِم دۄ گنیار کےٚ شرارہ

چنگیز خان سکندر شیرِ ژیان مُسہ ہٹلر   ڈٕلی ہوشہٕ کینژہ گندر گٕلی میانہٕ خارہ خارہ

دولت وُتن چھکان چُھک میانِہ کُہ ٹھوکان چُھک : انسانیت تھکان چُھک بیکار نابکارہ

بَرہ نکھ ژِہ محنتُک دم بیمہ ہے پرن ہردم — وَنہ ہے قبول کرتم کرہے بہ زارہ پارہ

چُھس قہ در تن بہ جوُر چانے خیالہ ژینی (کُیت / مُت) — افسوس چُھکھ ژِہ دوُد بے عارہ میانہ نارہ (مُت)

سَرتَل تہ سوہن بہانا ژینی کیت چُھے امتحانہ — انسانہ چُھکھ ژِہ دانا بس عاقلس اِشارہ

آزادؔ چون غم خار تھو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ ینے ژِ یہ درکار ییم نوکتہ پوختہ کارہ

سورسیار - ۱۳-۱۴، ساون سنہ ۲۰۰۴

میانی سلام نِکھنا

کیشاہ کرہ لولہ نارس ... دِلہ کس غمس تہ خارس

گُل خندہ گُلعذارس ... گُل روے دِل قرارس

ہا صُبحہ کے ہواوہ

میانی سلام نِکھنا

یکھ دارہ بیٹھ ہرکھ پوشس ... گے پوشہ ٹُل خاموشس

سُنبل، بنفشہ، سبز پوشس ... گے جاپہ جاپہ بے ہوشس

ہم ثریشہ ہُتو چھہ پُراران ... بے اختیار لقاران

کستورِ جُل تہ بُلبُل ... ہاران چھیم خُون رِبلگُل

ہُکھ آب دردِ جوئن ... چُھٹہ پیالہ لالہ رومن

ژالہ تاو لالہ زارن ... لگہ چھاو جانوارن

پیہ شُوب پوشہ باغن ... گُذھ فرحتاہ دماغن

کیشاہ دُوری نوبہارس

سیائی سلام نکھنا

عاشق چھہ اھسرہ نیمبتو   خاکس اندر ندے رمتو
دل چھکھ وندا اسی گامتو   فکرن اندر بموڈے ہتو
بے وایہ شیر مردن   زولانہ گے بہ گردن
لگو زالہ والہ واشے   یاران سیہن چھہ لاشے
تدبیرہ وائلی کیان سنز   تقدیرہ چھے رَبے منز
وِنی وِنی ونان ونکس   ودی ودی ودان نصیبس
لگو خام کار یامن   شہرن اندر تہ گامن

تس دردہ پوختہ کارس

سیائی سلام نکھنا

غمہ کی ترانہ پری پری   دل کاٹھ وارہ مری مری
چھکھ جودگار ژری ژری   پیشالہ انان ٹبری بری
کم دل ہوشار چاؤکھ   بیدار نیندرہ پائکھ
مُژہ راونا شکر لب   ژلہ ہا یہ ہو کیے تب

حیسہ پھیرہ رِہن متے رمتھ ہوشہ پیہِن سعتے رمتھ

ژلہِ شاف لولہ شیرن ماران ژھالہِ نیرن

ہُشیار نادارس

میأنِ سلام نِکھنا

سٔرِ بیٚنٹھی گوٚمُت یہِ سیٚہلاب سوزِ جِگرٕ چھُ نایاب

گردِش کران یہِ گِرداب بے تاب دِل چھُ درخاب

کیٛاہ سنہٕ کمہٕ دِتھُکھ شاف ژاٚوِتھ چھہ موٚننی ڈاف

چھکھ نالہِ وہمہ کی زال خوٚفکی سرف وُلِتھ نال

لولس کران بدنام بوٚنہِن منگان چھہ بادام

کوٚت لولہ ولولہ گےٚ تِم غم کمن دِلن پیٚیے

تَس لولہ غم گُسارس

مِیأنی سلام نِکھنا

زُو جان وَندس بہ پادَن کُن ھتاوِہ ناسہٕ نادن

مُژرِتھ یہِ سینہٕ ہاوس یِم غم تہٕ داغ کر باوس

دیوہٕ نیرہٕ ہَم دِلکُشہٕ   اَز نئے شہ وایہٕ اَدہٕ کر

گومُت سیٹھاہ چھہٕ بیداد   اَدہٕ کرٕ شہ بوزہٕ فریاد

بے چارہٕ دردمندَن   سنگ دِل چھہٕ ہالہٕ گندَن

بے رحم سانٕئو پرزن   ساہن دِلَن تہٕ جگرن

ہیتھ چنگ وَنئے ربابہ   بُوزِ بُوزِ کران کبابہ

پزہٕ ہا بہٕ پُوت فراموش   شوٗرٕ ہا بہٕ پُوت خاموش

غمخار دوس دارس

میانی سلام نِکھنا

کیاہ کرہ لولہ زٕرٕ چھُم   سوزٕہٕ بَرٕتھ جِگر چھُم

کوتاہ وَنس پنُن حال   ییتِمہ حالہ گوم ییٚژ کال

دردٕچ چھہٕ تہٕ نالہ زاری   کینہہ چھُم نہ اختیاری

زارٕ تہٕ میانی خاری   دِشہ کھ دادٕ کرٕ تہٕ ضرب کاری

دِلدار ہیُون بوزِیا   بُوزِتھ دوا تہٕ سوزِیا

آزاد خستہ گومُت   چھُے درعذاب پیومُت

پھیران چھ کتھ شہار سیں　　پنچھ لولہ تاجدار سیں

ہا صُبح کے　　ہوا وو

میاں غنی سلام نکھنا[۱]



---

[۱] نظم شاعر کی نظرِ ثانی سے محروم رہ گئی ہے۔　(گنجو)

میٖون یاوُن

شُلہِ پھوٗل یاوُن میٖون رنگہٕ ٹوٗراہ   مَن دِلھ گوم سُنز ژُوراہ اوس
اَتھ چھَس مُوران بال مستوٗراہ

بوٗل بوش کرہٕ وُن لولہٕ کستوٗراہ   بُلبُل باشے کرَان آو
روشہِ روشہِ پوشَن گو تُلِتھ وِیُوراہ

یاوُن میٖون اوس بیرے ڈُوراہ   ڈودھ کھستہ کرِ وُٹھ پھیوس ہَردُن واو
یاد پیٚلہِ چھُم پیوان چھُم گرژھان سُوراہ

یاوُن میٖون اوس نارہ تندُوراہ   نارِ وُزہ مَلہِ نے خارہٕ تھاوان
جوش پیٚلہِ سوریوس پھَتہ موزِیہ سوراہ

یاوُن میٖون اوس لولہ بوٗ مسوٗراہ   حالہِ اَکہِ چَمَن ڈالہِ ماران
پیٖشمبر زٕلہِ رنی ہُند آنٛدرِ ژُوراہ

یاوُن میٖون اوس سعونہ کُمنہ دُوراہ   نازنین یا نَس گرایہ ماران
دوہ تارہِ کوزمَس وارہِ گوٗرہ گُوراہ

یاوُن ہمیرن اوسس آو لیز گیوُراہ کم کم وله وِیر وله نے آس

تَتہٕ آزادس تہٕ روُد کھُورہٕ کھوُراہ

عید

دیدار پتھ نس یارٕ ہُند بے تاب یارن عید ساز اہ مُہر و داہ شادیانہ روزٕ دارن عید

باوان کم کم راز نو لکھی دِل ہُشارن عید کم نوکتہ درد کی بوزہ ناوان خستہ کارن عید

ژاوان ژٕٹھ پردہ ، ہاوان شانِ خدائی

یعنی چھہ بنان بندگی بیچارہ گدائی

ژاران اکس رنگہ نعمژ تہ ضیافژ گژھ نہ چھس پوان کینژہ کھینہ روزس کھژ

غمگین بہتھ بیاکھ چھُ بیچارہ کران سرژ روشان خدائس تہ چھُ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہنڈی

اکھ ترپش ژھاران بیاکھ چھُ ژاران دوس گنڈھی

تھدِ پایہ وزان جایہ اکس میوٕ کھ مو درسو تہتھ ژھایہ بنیس جایہ گرہیزان آہ جہان سوز

وُچھ وارہ وُچھن والیہ نظارہ دماہ روز پامال گاہ ترٕ زندگی ہُند ساز کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمن زیر و بمن منز

کم نوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

اکھ ڈراو ملھتھ مُشک ولہتھ ناس تہ اطلاس   چھس عید ڈلیس واغ پھلہتھ باغ وڈک آس

ژھایِن تہ گژاین چندہ چھونی ہماوِ چھنہ دراس   اکھ نوُرہ ڈکس پورہ ملہتھ چھس نہ غمک ماس

سبے وایہ بے پروایہ یہ کیاہ چاڑی خدائی

پزی پاٹھو بے کس بندگی بیچارہ گدائی

چھس بندہ بہ شرمندہ مے کیاہ ژہ خداوند   ڈٹھیک تمن سنگدلن یم چھ غرضمند

چھے دین تہ ایمان پہہنہ دیار ستم فند   یم سینہ بران کینہ ونی چین عرب ہند

گنزرس چھہ ونان کفر تہ کینس چھہ ونان دین

ملہ وان مے معرفتس بنگہ تہ آفین

زیبان تہ کماوان چھہ یس دورہ ستہ ترسان   للہ وان چھہ کم ضرب جگر زانہ تہ تسند پان

بیاکھاہ چھہ بہتر شادنہ زیبان نہ کماوان   بے کار سہ دل جمع، جکھن و دل پریشان

سہ فاقہ مران یس چھہ ہران خون رموکھنہ

کس خون جگرک خون اچھو کنز تہ نموکنہ

کیاہ عید تمن نیزہ تہ اہر یزہ یمن آے   صد پارہ جگر پارہ کرتھ وارہ یمون دراے

یم زندہ مرے فاقہ پھرے نالہ دوان آے   کینہہ آو زنین وائی تہ کینہہ اندر ارزاے

ژرادان گٔژن آرہ وٕلٔن ہاے غریبی

گاشٕس چھِ کران گٹہ تاپس ژھاے غریبی

یتھہٕ شادہٕ ییم شادیانہٕ وُچھتھ کیٛژ گژھان شادٕ کر   غم غوصہ ژلان وارٕ بلان دٲدی لدن دٲدی

بے دردہ یہِ چون پردہ چھ الحق ژھایہٕ غمٕکٕ لادٕکر   ییم رنگ چھ نیرنگ طلسمات ایزٕ کر جادی

تُل پردٕہ نظر ژراو وُچھکھ بیشاکھ جہاناہ

زانکھ ژٕ یہِ شادیانہٕ چھُ وہمانہٕ گُماناہ

آزادہٕ ژٕہ غم ژراو چھ از عید جہانس   ورتاو ہٕنُن شوق یہِ ہتھ لولہ دُکانس

توشان چھِ مدہوش گٕمتی رخت شہانس   دوہ تارہٕ بٔنیہ توشتٕ تٔن زنگس تہٕ زمانس

پھیرٕ نیرٕن شیر ژیان دردہ نیٔن منز

پژھ لأوِ ہاپتھ شال بٔہٕن ژودرہٕ کھٔین منز

نگہ دِپشہ وتٔن پوشہٕ گُلین تازہٕ پھٔلیہ جوش   یوشوول بولٔن ہوشہ یٕن بیہوش تہٕ مدہوش

بنہٕ شادی گُژھن دٲدی تہٕ غم غوصہ فراموش   سوٕے عید چھے دِشہٕ ہارسے نوروز ژٕ تتھ توش

پُوزا چھُ گُنٔر لولہ تہٕ انصاف نمازہ

نٔیتہٕ کلمہ زکواۃ روزٕ تے حج بوز طٔنازہ   (۱۲ ار دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء)

انجام ہوس

خوشبوے گُلاہ ڈیُوٹھم خاموش بینہ شاپے   روپوش دِلکُ سُنز زوٗر پوشن تہٕ کنڈن ژھاے

مُشتاق چمن تس کُن مُشتاق سہ پأژ پانس   ماران تہٕ ہند یاوُن ماران سُہ نیلہ گرٲے

للہٕ وان ٹھرٲہ تیتھ پاٹھو تسٕ أسہ لپے اندر   یتھ پاٹھو زہ موثوس ہو ہیچ کران داے

چھاوان پنُن لعہ کچار تھاوان بین لادن   تس بایہ دِژس بھر پور وُنہ سُود تہٕ سر ماے

نظارہ کرِتھ مشکہاہ ہیتہ تمس تہٕ گیم شادکر   گو سنگ دِلس میانس تاثیر خبر کیاے

کس مازہ مندس پوشس آرام کنڈن اندر   کِتھ پاٹھو دِل آزارن ژاوان پنن سنا جے

بے کینہ دِلکُ پُر نوٗر آئینہ مقابل ہیتھ   للہ ناوہ زہ منز سینس ہمہ گرا یہ تہٕ یمہ ژھاے

یُتھ پوش ہنگس تسوٕ زین لعہ لاہ تہٕ بیرژھا بریز نیس   وندس میہ گنان أسم گرہ تارہ سیٹھاہ رٲے

تھف ہیتِ میہ کرِنی لُنج کنڈ خستہ گوٗرُم بنج   دوٗ یم میہ کہ اے نادان کمہ گرا یہ ووٗلکھ مائے

یُس یار دوہ ہن تارن یارانہ کرِتھ راوان   کر شوٗبہ کرُن تس یتھ اوقات پنُن صنایے

زن خاب وُچھان اوس بیدار یہ بوٗزِتھ گوس   گمہ کامہ رُمن جارِی رُو تہٕ دوٗ میہ تمہ جایے

مسوٗل تہٕ یمبرزل أسہ لب خندہ کران یعنی   افسوس نظر بازن سہ رمہ چھ دنان ہاے

دُشمن

ہرُد بہارس تہٕ ہاگہہ ہارس ہمیشہ نارس چھُم آبِ دُشمن شریف اَسنہٕ رذیل اَسنہٕ چھُ دُشمنس کیُتھ عذابِ دُشمن

یِہ دُشمنی دُشمنس چھ ماران تہٕ دوستی دوستس چھ تاران زمانہٕ وُچھتھ چھان تہٕ پزاران گژھان یا نَے خرابِ دُشمن

گِنےٚ چھُ دفتر کُنے فانہ مگر وُچھتھ گردشِ زمانہ بنان اسمانچین کتابن چھ آسمانی کتابِ دُشمن

گئے پیتھٕ کاش ژھوٚچھ دوان چھ رأژ اَخر دوہہٕ تہٕ لوان چھ راتہٕ موٚغلس بنیتھ نحوست دِوان چھُم آفتابِ دُشمن

یہ دین، ملّت، وطن، حکومت، خودا، خودائی ازل تہٕ قسمت نقاب کأنسہٕ حقیقتس پیٹھ تھوان ییم انقلابِ دُشمن

گران پنجرہ تہٕ کران بہانہ تھوان بُری بُری چھ جیلخانہٕ ہوا چھ نارس کران یا نہٕ دزان ییم بےحسابِ دُشمن

ہیتھ چھُکھ کتابن تہٕ دفترن منز وُچھُم مشیدن تہٕ مندرن منز چھ دوستی ہند لباس لأگتھ کران جگرن کبابِ دُشمن

غریبہٕ سنز دُشمنی رذالت امیرہٕ سنز دُشمنی شرافت غریب مجرم خرابِ دُشمن، امیر عالی جنابِ دُشمن

غریبہٕ سُند پوز دُنُن بغاوت امیر مُنصف کران عدالت

شرےٚ چھُ تِمنی کران حمایت دِہان تِمس نِش جوابِ دُشمن

۲۴ ستمبر ۱۹۴۴ء

بے درد نظر تُراوان حُسنس پَھٕ کران پردہ

بے پردہ حسنن ہُند پچکہ چاو تٔر مُلہ ماسے

۱۰ جون ۱۹۴۵ء

●

"فریب نظر" کے عنوان سے یہ نظم شایع ہو چکی ہے۔ (گنجو)

یادُن تہٕ ہجر

گُلاباہ وارہ ہُند یادُن، ہجر سوسن مزارُن ہُند
رچھوان یادُن کنڈین پوش، ہجر پوشن تہٕ خارُن ہُند

چھُہ یادُن شرارچ گرمی چھٹلی ہیرچ ہوا سۆتی تنگ ۔ ہجر کیاہ تیر ماگچھ سۆد پانژالن تہٕ نارُن ہُند
چھُہ یادُن وِلولہ سوزاہ ژھٹان بےتاب سوزکہ چھُش ۔ ہجر آہ و فغان یعنی صداہ سودہ تارُن ہُند
چھُہ یادُن ناروتک سوز درد کس جوش اماروک ۔ ہجر سُوراہ چھُہ تمہ ناروک تِمَن شعلن بنگارُن ہُند
چھُہ یادُن راے بے پرواے ژھونہ ماران سِمسارس ۔ ہجر کمزور بزدل تختہ مشقاہ زورہ وارُن ہُند
منوشاہ پوشہ موت یادُن چھُہ توشان تازہ گلزارن ۔ ہجر داغاہ تہٕ افسوساہ برہ گمتین بہارُن ہُند
چھُہ یادُن زندگی ہُند باغ چھادُن عاشقن زندن ۔ ہجر کیاہ؟ بسی تیو نشہ دُور غباراہ دیدارُن ہُند
چھُہ یادُن تازہ خوناہ زندگی ہنزن رگن اندر ۔ ہجر اندری دۆدُر تقدیرہ والین ہالکارُن ہُند
چھُہ سۆدرک آو ولُن یادُن تۆتس پتہ گتھہ کران پانس ۔ ہجر گِرداہ غباراہ ہو کھمتین نالن تہٕ آرُن ہُند
چھُہ یادُن چاو جولائی، ہجر حسرت پشیمانی ۔ ہجر مجبورین ہُند بندہ یادُن اختیارُن ہُند
تۆہے[1] آزاد بس تۆلُس کران ساری خریداری ۔ چھہ ازیادُن مزدورُن ہُند، ہجر سرمایہ دارُن ہُند

---

[1] ایک مسودے میں یہ مصرعہ یوں درج ہے یمن پوشن تہٕ باغن تورشہ ناسہ میون یادن را
دگنی

مۆزورو !

سرمایہ دارس مار موکھ ار بارہ مۆزورو   ژٕ یتھہ کأنسہ پینہ نے پان تارہ یتہ مارہ مۆزورو

شاہانہ رختن چھونہ جران خون جگر چون   چائی تال دز ہرش تا پہ سیتی ننہ وارہ مۆزورو

ہا کینہ رستیو چھے ژٕ یہ زخمن دارہ پکان خون   بتیہ سینہ دأرتھ چھکھ ژٕ اکھ تلوارہ مۆزورو

چھکھ رشانہ بڈیو انقلابک تیز طوفانا   دیوار لٹھاسان نیرو یتھ کنڈ ہ وارہ مۆزورو

غارت ژٕ کرکھ باج سوزی لامکانک راج   دامن ژٕ یہ کن محتاجہ سندی پاٹھی دارہ مۆزورو

یتھ زیادہ لاگکھ نرم روزکھ سادہ گین منز   تیتھ زیادہ پکن چھے دوہے بگارہ مۆزورو

چھکھ انقلابچ اکھ کتابہ اکھترہ کینہن منز   چھی تازہ ورقن منز گندان ژھیپہ ژھارہ مۆزورو

چھکھ پانہ سودر پانہ لدر پانہ جوأہر   چھکھ حسرتن منز پانہ خم دتھ کارہ مۆزورو

پینزس سنہ نس میتر پانہ کران چھکھ ژٕ بران چاو   غم چون کمس باوہ ژٕ یہ کس کھارہ مۆزورو

چھکھ آفتابہ نور ینہ ہا جہانس   سنز ژورہ سندی پاٹھو چھکھ پکان ترلہ لارہ مۆزورو

افسانہ ینن پانہ پرن پانہ کرس راۓ چھی   ژھیپہ ژور نیوان چھی ورق تھپہ تھارہ مۆزورو

خوش باش عاشق ویو تلان حسنہ گلزارن ۔   آزاد عاشق چھانہ لوکچہ دارہ مۆزورو

صبح صادق

صُبح پھوٗل مۄکلوٗ تھوٗدُتُل نقاب آہستہ آہستہ — تُلُن ہیوٗت بُلبُلو چنگ و رباب آہستہ آہستہ

گٔژھ ژٕجی سُنگرو ہیٚتی گاش آرہاران نوٗرٕکی پُچھتچ — ژھیپُن ژاو ظُلم نوٗن دراو انقلاب آہستہ آہستہ

گٔژھ زوٗل راژ ہُند ژوٗل گاش پھوٗل آگاش گۄردٕشن — مُشتھ گۄ سارنی یارُن سُہ خاب آہستہ آہستہ

گٔژھ منز بزم دِوان ادس سنگدِل شبر نگٕمت جادوٗگر — گرٕژھن تہند بوٗ طلسم ہیوٗت خراب آہستہ آہستہ

اُژُن دٕرزن تہٕ ددہ ریٚز راتہٕ کرِ پوٗ راتہٕ ہموغلو ہیوٗت — گِیوٗن ہیوٗت پوشہ کوٗ با حساب آہستہ آہستہ

دِوان وُنی کس نگارس اسی تارٕکھ نوٗرہٕ مشعل ہیتھ — یہ کمی رسندرٕ جلوٕ ہیتی بیوٗ ٹھک حجاب آہستہ آہستہ

امیرو خمیش ہیوٗ اہیوٗت چیوٗن غریبو یارہ ہل نیرُو — مستہ چھوٚپیو عاشقہ مُتی گٔے مست خاب آہستہ آہستہ

جہانس تشیہ لادان میون دِلبر جلوہ ہاوان دراو — پھولان دِل چھم ژلان اندرم حُباب آہستہ آہستہ

دٕیکہ پھولوٗن دٕمن اسہ وُن تہٕ کھسہ وُن ماٚری موند یاوُن — پھولان زُن وقتہٕ وزہٕ پھلہ وُن گوٗلاب آہستہ آہستہ

دِلو دِلدارہ سانھاہ روز تم کیاہ بوزتم زاری — بہ وایے سوزہٕ سان لوٗلک رباب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمنن سادن پتہ پتہ راوٕرٕ تھٕ آدن

ژہ پتھ نیرتھ گوژ آزادن جواب آہستہ آہستہ

(اکتوبر ۱۹۴۲)

جلوہ

دِلبَھ جامہٕ نوٚے نوٚئی تَلتھ پَردٕ ہاوُن پنُن جلوٕ ہیوت دِلبرن وارٕ وارٕ
بَرِتھ لولہ پیمانہ دیوانگی ہِہندی دِتن زندٕ دِل گنڈرن وارٕ وارٕ

سیاہ چشمہ شوبان بُری بُری خمارٕ کران مارہ ونجر تِمن ہندی اشارٕ
چھُہ کیاہ چارٕ نیمبرٕ زلن بادمن ہند کڈُن کش ہیوتن خنجرن وارٕ وارٕ

کوٚرُن فتنہ برپا کوٚرُن کونہ پروا کوٚرُن نِندرٕ بیدار شہار یعنی
کوٚرُن شانہٕ پیچانہٕ خمدار زُلفَن کوڈُن واش پیچن وَرن وارٕ وارٕ

نوٚیہِ گژمیاہ تہٕ نوٚو وُسے آب تاباہ چھُہ شوبان تَس حُسنہٕ کس آفتابس
نوٚو وُسے جوش لوٚگ دردہ پوشن منوشن نوٚیہِ گژمیاہ بازرن وارٕ وارٕ

بیہتھ پاٹھی یِدہ ہاوٕ دیدار دیدِن پھُٹن طِلسمات غائب کُنِ فریبکی
گرن دوٚرٕ دوٚرِ سے مسلمان برہمن سلاماہ تِمَن کھنڈرن وارہ وارہ

وُنیتھ تھاوٕ ہرگاہ ٹلمو رزِ مشالاہ نِمی لس زوالاہ زوالس کمالاہ
ڈکھو سیتی کوت کال پاسادہ روزن پھِر پیون چھُہ پزانِس گرن وارٕ وارٕ

پیوان جوش جوین کہ لن ناگرادن ستمتھ چھکھ بنان تیز رفتار دریا

بران چاو بیون بیون وچھتھ تاو ہارک شریان تاوہ ڈکریتھ درن وارہ وارہ

تلائی کران اسی یم ژرانہ ہوگے تیمہ ہیوت پکن بروٚنٹھ کن روگہ روگے

تسلی گرٛھان آسہٕ رنگہٕ ڈیشتھ مشیدن بتیہٕ مندرن وارہ وارہ

مرن عاشقن ہند چھہ اوبرک نقابہ تہٕ تمن زندگی پوشہ ون انتابہ

مرن تہٕ گلن واتہٕ شمعن تہٕ ژانگن مران آیہٕ سازہ مرن وارہ وارہ

پران میانی افسانہ آزادیٔ ہندی کران خندہٕ بن سیٹھاہ جانی بندہ

کرن غور اقرار کیتھ کرن ہیوت تہٕ تھئے پائٹھ سازہ کرن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۴۵ء

وقتچه کته

"وۄتھ عِلم پرٕ"[۱]

ژراو غفلت غافِلو وۄتھ عِلم پرٕ
عِلم چھُے دولتھ تہٕ عزت، عِلم پرٕ

عِلمہٕ سیتی زانہٕ ہَن پننۍ خۄداہ
عِلمہٕ سیتی نیرِہٕ چوٗن مطلب مُدا

عِلم ییٚمہِ پوٚر تس چھُہ دُنیا تس چھُہ دین
ییٚمہِ نہٕ کیٚنہہ پوٚر تس نہٕ دُنیا تس نہٕ دین

ویرِ عِلمچ لاگ بُلبُل تے بوٚمبُور
نیر گوشَن پھیر پوشَن تُل ژرٕ وُور

عِلمہٕ کِس باغس دۄہے آسان بہار
عِلمہٕ کِین پوشَن اندر چھِنہٕ کُنڈ تہٕ خار

عِلمہٕ کِس گنجس زوالُک چھُے نہٕ ڈر
یُوت خرچ آوکھ تیُوت سیٚنس مُہر

جلوِ عِلمہٕ کہ آفتابس کاسِ گرٕدُن
دُور تام منتھ وانہِ ادہٕ نُورانہٕ چوٗن

بالغو ہا نوجوانو عِلم پرٕ
نور کیٚت تے یور کیٚت سامانہٕ کر

لگ نہ تھا کیٚنہہ چھِے نہٕ خرچ چھِ نہٕ دیار
زانہٕ سُے دیٚت یَس خۄدایِن گاٹہٕ جار

تھاۄدی سرکارن خزانہ ہٹانہٕ دُتھی
ژیٚشُن نہٕ ورتاوُن نہٕ ییٚوان چانہٕ اَتھی

ژراو غفلت عقل و ہمت پادہٕ کر
عِلم پرٕ وۄتھ عِلم پرٕ وۄتھ عِلم پرٕ

۱۔ تعلیم بالغاں کی تحریک کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۴۰ء میں یہ نظم آزاد نے ابنِ مہجور کی فرمائش سے لکھی تھی۔ اُسی سال "کاشر" میں چھاپی گئی تھی۔ راقم ابنِ مہجور کا مشکور ہے کہ انہوں نے آزاد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کُلیات کی جائے۔ (گنجو)

گرٛیسی نامہ

خدایِن زُوٗ دِتُھم پٔزی پانٛٹھ تہٕنٛزی مہربانی چھم
ولے باقی پیٚہ آشن گوٚژھہٕ سعہ پینہٕ نِی جان فِشانی چھم

وَنےٚ کوتاہ تھوکھ کیٚاہ یاد بوزکھ کیٚتر افسانہٕ[3]
پینٛز مُشکل کہانی یاد سرتاپا زبانی چھم

نہ چھُس شاعِر نہ چھُس افسانہ لیکھن وول نےٚ عالِم
نہ ہاوس بانٛتہٕ بانٛزی ہُند نہ پیٚیان شعر خانی چھم

گمِتھ سُوراخ سینَس چھم تہٕ نیٚہ ہِندی پانٛٹھ نالان چھُس
نہ چھُس نوژُکھ طبیعت نے تگان نوژکھ بیانی چھم

عوامی ہندی زمانَن سرفہ سندی پانٛٹھ نال وَولمُت چھُم
اُمی زٕہارَت تہٕ خوفن پادہ کرٕمِژ ناتوانی چھم

فقیری ناتوانی منٛز غریبی کمٔ زبانی منٛز
وِہیان کیٚتہٕ کانٛسہٕ ہُنٛز زور آوری یا پہلوانی چھم

خمِ داين پاءُ دڙ ڪرُسي باڀِ قي ٻُھنِد رکھ ماز ميٺُونُ خُون

ٻيوان اُسم نہ ڙکھ بِلڪُل ويکن ووھني ٻيءُاني ھاڇَھم

ڏُڇھان ڇُھس ٻيھہ زمانس ڪُن نظر ٽڙاوان پانس ڪُن

نِھمے ڏُشمن ٻيمَن ڪُڙه وقف نھاءُ ھِڙ زندگاني ڇَھم

عزيبن، گَريستين ھِنئر ترجماني شُوبہ آزادس

پسند ڪاءُ ڙاه ٻيوان تھندين خيالن ھنئر رواني ڇَھم

●

آہِ مظلوم

غُلامی منز اَپُز ایمان، غلط ہمت تہٕ جولانی

دِلَن اندر پریشانی دماغَن منز پریشانی

خُداوندَن ہِندِ تیرَن تہٕ نیزَن حُکم تقدیرُک

کرِن آہ دادِ لدبندن بغاوت کُفر شیطانی

چھِ آسَن وٲلی آسان بیوقوف آسِتھ تہٕ دانشمند

ڈیکس لیکھتھ غریبس گاٹہٕ جار آسِتھ تہٕ نادانی

کرِم کمَ لوٗلہ گپھ بافس دوٗ پُم دِل خوش کرِم آغَس

دِتُم سگ دُھرمکین پوشَن تہٕ پھُلراوِم مُسلمانی

شہنشاہی تہٕ سُلطانی بُتان میانِس رَتَس مازَس

بُتان چھُم دردہٕ فریادَن تہٕ نادَن گردِ آسمانی

مہ گوٚو تقدیر ہاوُن پانہٕ گوٚو تدبیر ورتاوُن

پہ چھا فرموٗمُت دھرمَن وَنان چھا اَتھ مُسلمانی

جہالتھ اُسی ہتھے واَران جہانَس کرٕمیہ آبادی

میہ حاجتھ چھُنے نہٕ تمہ علمک کران یُس خانہ وارانی

فدا آزاد انسانس نہ کُنہ کعبس نہ بتخانس

تُہؔ پر پہتھ کأنسہ انسانس پندأنی شرٕ غزلخوأنی

(۱۰/اپریل ۱۹۴۶ء)

●

شاعر، لیڈر، قوم

سوز و ساز زندگی راز حیات
دل سخنور، مغز لیڈر، روح حیات

تازہ رُود حسن تازہ سان دل تہٕ دماغ
نو بہارن جوش دِیت پھول پوشہ باغ

رُوحہ ستی رنگ تہٕ خوشبوئیتھ گُلس
عقل مغزن گاش چشمن حِس دِلس

پانہ دُنی کنر والھ ذرا تو ستی تیلے
آفتابک نور گوو پادا تیلے

جمع گوو ذرا تو ستی فیض نور
آفتابن باگرن ہیوت دُور دُور

جوش تھوگ ناگن، جوئین، آرن، کوہلی
لہرہ ماران دراو دری یا منزلن

کوٗر سمندر پادہ دریاو ڈلو
ڈل تہٕ دریا پادہ کرٕ آرو کوہلو

گُنہٕ رکِس نقاشہ سٕنٛز صورتگری   لیڈرہی پیغمبری یا شاعری

جذبۂ پیغمبری قوٗمُک حُباب   عقلہٕ ہُند ہوشُک جنوٗنُک انتخاب

لیڈری یا شاعری قوٗمچ زبان   عقلہٕ ہُند ہوشُک جنوٗنُک امتحان

اہلِ دل، اہلِ زبان، اہلِ کتاب   گُنہٕ رکِس سٕدرس وۄتھان موج و حباب

●

تقدیر

چھکھ بنیومُت کیا زِ تقدیرُک شکار   وۄتھ پننٕ تقدیر پانے کر تیار

آزماوٕنہٕ عاشقن ہُند ولولہٕ   ذرایہٕ پرٛی یاہ غائبکیو پردٕ تلہٕ

عار بر زٲن سۄرمہٕ چشمن چھُس خُمار   مارٕ زلفن چھُس مُلیٛتھ مُشکِ تتار

روے رنگین موے مشکین قد بلند   تُہ رکہ چھانٕ چرخہ کُڈ متہٕ سُم تہٕ بند

سالہٕ اَنہٕ مَرشہٕ عالمچ سازہٕ گرے   نازمۄیس شانہٕ گرۍ متہٕ سۄندرے

تازہ نقشن رنگ و روغن قسم قسم   پوٚختہٕ کارن جودگارن ہُند طلسم

غارتِ ایمان تِم ناز و ادا   رہزنِ قلب و نظر ساز و نوا

بوُلہوس لوُلس دِتھ حُسنک فریب   ہاوسن نئہ دیک آسنئہ دوُر نیب

نیزہ ہنیٚو تمو ہنیٚد اشارٕ تیر وتھنٛد   اُلفتس تہہندس اثر آفیتہٕ ہیٚند

آیہ لولک زٕن تہند یادٕن شباب   چھُس بڑو جادُو گرو دِیتھمُت نقاب

ویرہٕ تمو ہشرٕ زیر گے کم شیر نر   بیٹھو ہارِتھ سخت جان لاو ستم جگر

دلبرن بازی گری ہُند برم دِتھ   غازین ساز ندری ہُند غم دِتھ

محفلن منز رقص کرِ ہو کرِ بے حجاب   باگرن آفین رِلہ ناوِتھ شراب

ہولہٕ سیٚتھ گوٚ اولہٕ والین خون سرد   جعفرکی پاٹھی گوٚ گو لابس روے زرد

شرادٕ ہچھ ہیٚہ یادٕ نس گوٚ ادٕری نہٕ رنگ   شہسوارٕ نالہٕ متہ دُڈ پیشر پرنگ

عاشقن ہُند سہ رخرو خون جگر   خلوتن منز درنہٕ لوگ ژانگس اندر

گُنبر

دین برحق فطرتُک آیینہ دار زندگی ہُند پوشہٕ وُن پوشہٕ بہار

پانہٕ گُل، پانے چمن پانے ژُھلے لاگنے سونتھچ تہٕ ہردٕچ ما گنے

چھس دِوان تقدیرہ کین آفین کھوٗرن دل دِوان دلگیر گمہٕ تین دِلبرن

زندگی ہندین بہارن ہُند بہار نارہٕ دزٕ اُمت سۄن نبوٕمُت پوختہٕ کار

لولہٕ والین گاٹلین ہُند رہنما عالمٕ حکمت ابتدا، تا انتہا

سۄن کران خاکس تہٕ اُمس کیمیا جسمہٕ کین تہٕ جانہٕ کین مرضن دوا

رازِ فطرت جوہرِ انسانیت جسمہٕ نشہٕ پأدٕ کرٕن رۄحانیت

تازہ دم یاوُن دِوان بے بُجرُک نہٕ غم حُکُم تدبیرُک تہٕ تقدیرُک قلم

ووٚرِ لیچھے گیتا پہٕ ہُند سوز و گداز مغز قورانُک وہے ہُند اصل راز

مذہبن دینن یقینن ہُند خُدا وحدتٕچ آواز یکسانگہ صدا

وحدتِ حق اوس گُنبرُک ابتدا
وحدتِ انسان گُنبرُک انتہا

آس گھٔنٕرس منٛز گُنبر یادا گوٚرُم سارنی وھمن گمانن لا گوٚرُم

خاندان

نوکتہ دانو پاڑدہ کرئیو بڈی خاندان   خاندانو کریجے نہ پاڑدا نوکتہ دان

خانداہکے بندہ واارث دولتس   زندہ دِل گاران لولس حکمتس

اوس کش فوق البشر خیرالبشر   خاندانس ہیتیس آمت ہشر

خاندان ییلہ زایدالمیعاد گوو   اُزوپہ اولادن ہندوسے بُرباد گوو

بڈی بن ہند دین مالین ہند یقین   قاطرن وُدنٹن گرُین لاکم تہ زین

اُچھ وُٹھہ برونہہ کُن پکان یس نوجوان!   بروٹھمین تیرین بیتہ تیو راہ دوان

خاندانی کافرن ہشز کافری   ملتن ہند ناز قوچ رہبری

جُجتیچ لوچ تہ ایمانیچ دلیل   آذرس فرزند نافرمان خلیل

خاندانکہ شوقہ ییلہ غازی بنکہ   تنگ دامن سنگ دِل نازی بنکھ

خاندانکہ سوزہ ییمہ کوز جد و جہد   پانی پانس کرِ کھنہ تمی تھاو لحد

دا سے شورہ تہ گولہ یتھ لولس بن   لول بیلہ گو زہر قاتل کتھ وتن

خاندانس قوم گوو قومس وطن   رُٹ دِلن منز جاے نفرچی نفرتن

خاندان اِنسانہ منز انسانیت   پوز یقین پوز دین پزُ روحانیت

وطنیت

صۆرتھا صوٗرت گرٕنہٕ ہنٕر دلفریب
سبز باغاہ مأری موٗند عاقل فریب

کنٛزرہ کین چالن کرٕتھ روغن تہ رنگ
کامہ دیو لاگتھ دوٗ گنیارک نہنگ

ٹھکٕر منٛتین ژریشہ منٛتین گیٖنٛت بوٗڈ عذاب
دوٗرہ چھکھ ہیوان بوزنہ سکھ تہ آب

آرہ کوٗت مرصوم بلبل خستہ جان
پوٗنپہ رٔنٛگ گٔژھتھ کاغذی پوشن کران

نوٗگنہ دیٚنٛ قومس کنٛزرک امتحان
دوٗر مدنیا انتقاماہ چھس ہیوان

پیٚٹھ خزانس رأچھ تھاوان جاجا
خاندانک دیوٚ تہ قومک اژدہا

زندگی ہندین خزانن یکطرف
گٔژھتھ کران سرمایہ داری ہند شرف

راوہٕ رأوی یکسان کنٛز ییٚمی غارتن
گاٹلیو تتھ ناو کوٗر حب وطن

قومیت، حب وطن، عشق خدا
ابجد اکنٛزرک تہ دردک ابتدا

نارہٕ سیٚتی فولاد شیٖشتر کھوٗٹ بنان
نارہٕ سیٚتی شیٖشترس کرُکٹ بنان

ییٚمی یقینن کیٚنہ بوٗر دینن اندر
تتھ یقینس سینہ دارن شوب کرٕ

اکھ یقینن زنجیرہ ژاوان ژٲلی ژٲلی
بنیاکھ ژاوان ژال تہ زولانہ ناگی

تھاوِنے اہلِ وطن کُنہٕ رُک یقین
لول وطنُک چھُکھ گیہ مَشرٕ دورٕ بین

موج اولادٕن رٔچھان یٔژھ باگرٲن
پانہٕ وٲنی تِتھ خانہ داٲرٲنی کران

مذہبس ایمان بنیہ مُت انتقام
تھاوِی مٔتر وردِ زبان حُبِّ امام

اُلفتس وحشت بنان بیلہٕ ڈوٗل حدٕ
ناو دینک راوٕ ران مذہب زدٕ

اَمہِ مدٔن کمٕ کمٕ مدٔن کرٕی مٔتر خراب
حسرتچ خارٕ کٕژ رکھ سینس کباب

اَمہِ شرابٕن کمٕ دِلاور ہوشہٕ ڈٲلی
کھورنِکھ اماس ترٲوِن نٲلی زٲلی

باغوان لٲگِتھ دِتکھ یتھ گُلشنس
ناو پوشن، ڈٔروت موٗلن، سگ پیٚنس

ہوش حِس رُدُکھ نہ لوکُن مس چینک
دردٕ چشمن مینٛز حبابکٕ پردٕ چھک

اَمہِ جنونن دردٕ خونس گٔژ نیچھ دٔژکھ
ہا پتو انسانیت ژاپیٚن ہیٚژکھ

انقلاب روس

زندگی ہندی دولن یلہ دیت ظہور — خواجہ پیو بر خاک تخنس کھوت مزدور

کافری منز ژاو دینک آفتاب — نور تمی سند وحدتچ کنز پیچ کتاب

دل پریشان بیقراری ہند رفیق — بے کسن بے روزگارن ہند شفیق

زندگی ہند ذوق بے جانس دِتن — لامکانک راج انسانس دِتن

ژاو گنزرس منز گنزر یاد اکورن — سارنی وہمن گمانن لا کورن

حس دِتن تقدیرہ کین آمین خمرن — دل دِتن دلگیر گمتین بندن

اختیارک تاج مجبورن دِتن

افسری ہند شان معذورن دِتن

مارکس ازم

دین تمی سُند فطرتُک آیینہ دار
تازہ دژاٹھُت سعٕی بہارن ہند بہار

عشقہ سوزاہ بے نیاز امہ سازٕ نش
تازہ حسناہ پاک سعٕ رٕہ یہٕ سازٕ نش

پاکبازو سعٕی سیکلے منزہ ژورُت
کانٹہو کاریگرو بیٚیہ کورُت

عالمِ خاکس دِتُن تمی ولولہ
عالمِ غائبس اندر وۄتھ زلزلہ

نیاسے لانیک فتنہ کرٕانیک دوٚر گوو
بازیگر بازین چھگیس سوٚر گوو

ییم خیال آسی عالمِ پاکس اندر
نقش کٔری کٔری تمی دِچھین خاکس اندر

نوٚن کوٚڈُن جذبات کیٚو پرٛدٕ تلہ
عشق مۆیسی کرٕ طوٗر رٕچ مشعلہ

زندگی ژۄل لن نترانی ہُند تھکُن
ژۄنٹھ کُن ہیٚوت عاشقو رِندو پکُن

غاٲفلن نِش راز تھاوِن کھوٚلی کھوٚلی
عاقلو ترٛاوِنی قدم ہیٚتھ توٚلی توٚلی

عقلہٕ ہُند جوہر تہٕ عشقُک آب و تاب
زندگی ہشرٕن گٔلشن ہُند آفتاب

دوٚہ ہتھی عاشقن وٕچھی برات
گاٹہٕ جارُک ہمتُک آب حیات

کافرِ بیدار دل روشن دماغ
کفرٕ سیتی روشن کران دینُک چراغ

اضطراباہ صبرٕ کین جامن اندر
پوٚختہ گی پاٚدا کران خامن اندر

پوشہ باغن پوشنولاہ خوش آواز

تنگدل گاٹن گڑیدن کیئٹ شاہباز

موم دل، شیرین دہاں وپہ ختہ راے

نشتر و سیتہ لوزہ ون شستر قلاے

مغز نرودن کھیوان ائگتہ موھا

راھہ ہونین گالہ ون پادر سہا

•

منزلاہ اکہ لامکان

میانہ سفروک منزلاہ اکہ لامکان

شری خیالاہ آسمانک درمیان

تن درِ زم نارن سعئی پاٹھی دمبدم — صافیاہ کم زیادہ ادہ حاصل گیم

چھم مولوام اچقہ سعہ نس کریکرہ گنے — آسہ نیسرن کا تھہو نارو سنے

پانہ تھاویم پیہٹہ وتن لدی لدی قلاے — برقہ نہ پکنس پانسی آرام نہ جاے

پردہ زٹی زٹی بروشٹہ نیرن کا ریون — گرنزہ بیکار چھنہ رفتار میتون

یُتھ نہ چھےٚ کانٛہہ حد سٕے معشوٗقن شیوٕن
بے نیاز از بندگی معبوٗد میون

دۄاد تقدیرن ستارن ہُند ہیے
آو تدبیرن تہٕ کارن ہُند سمے

یُس شبابکۍ اضطرابن دِیت جواب
کیاہ گیٚس یارِہی خضابن ہُند ثواب

وقتہٕ وِزہ سونتھک ہوا مرضن دوا
وقتہٕ وِزہ مرضن دوا ہردُک ہوا

گاہے جارس کھیٚژہ یُس عاشق مزاج
زانہٕ تَن بُزدل مریضاہ لا علاج

زندہ عاشق داد تدبیرس ہیوان
بندہ بیکس تن چھہ تقدیرس دِوان

عالمچ دولتھ کران پاد امۆز زور
اہلِ دیوانس قلم چھانس چھہ تور

مال ورتاوتھ کران یُس جمع مال
دشمنِ انسانیت زہرِ ہلال

دوستدار آو دوستس خوٗن ہارنے
شراک ہیتھ دۄاو بوی باپس مارنے

ہیوت پنُن گرہ ہالی کو پانے موٚہن
ہالی پۄترو پانہٕ وٲنی ہیوت کحقد ژاہ وہن

حُسن گمہ ہارن تہٕ دِیا رن ہُند غلام
فند بازو عاشقن ہیتر دِنی وولام

کاوچھاوان باغِ بلبل دل ملول
ہولہ سیتی دم پھُٹھ پیغز مہتہ پوپر نون شہل

گُلکہ یا ٹھی وول نال پیٚوشن شُشیلن
مسوٚرلن ہندی ڈٲری آوُری ارکھلن

باغہ وانن پانہٕ وٲنی یٚیلہِ نیاے پیہ
دردہ باغک آے کھسہ تِن ضایہ گوہ

خارہ خارو سیتھو سمسار ک بساو — پانسی کھری لہ پینکی پاٹھی ولہ آو

یاٹ کال وودر ینیہیں کھر گسنے — دھیان نقاو بتھ کونہ نتوہ تھانہ ووے

پرانہ لری روزن ڈکھس پیٹھ کوٹ کال — لوارہ وکھ کوندن نوپن سیٹے کوڑہ زال

شانتی، گاٹلی، زانہ ہنی تدبیر دان — غائبہ کین خاین پچھ تابیراہ کران

عادتک بیمار زانان اکھ دوا — چرس، بھنگ، افیون، دتر تہ شیکیاو

وہم ییلہ عادت سپد دوہس یقین — آسمانن دامنس تل رٹ زمین

زندگی نشہ دور شوول سا ہک سپن — سیر ملی ملی قسمتک ما یک سپن

گاہے جارک معرکن یس ہارہ نوو — عالم غائبن ملک ما یک بنوو

گاہے جارن یس کرن ہیوت بے نقاب — پردہ غائبن کوزس غائبن ثواب

آسہ نیس نازک دلس اندر دماغ
زانتن بے میوہ خمہ شبہ یوشہ باغ

عقلہ ییلہ دلہ کیو حساب لودخمار
غائبہ کس پردس اندر نقش و نگار

خوداہ

اَکھ سوالاہ صاف مُبہم یَتھ جواب

کأنْسہِ نِشہ افسانہ کینْژن نِش کِتاب

کانْہہ وَنان چھُس آتما پرماتما

کأنْسہِ ہُند یزدان کینْژن ہُند خُدا

گاہ جارِ کہ تُلہ نارُک شیاے پرُون

سوزِ دل یعنی خیالاہ نُندہٕ بون

سادہٕ مضمُوناہ چھہ یَتھ سأرِی پران

زیادٕہ چھُس پرٕہ تَس نہ زانہہ فکرِ تران

زانہ نۓ آسُن تُسند زانُن بہوان

گاہِ جارِ چھہ اُچھو وُٹھتھ مانُن بہوان

لولہ نزداہ یَتھ گُنبدُن سأرِی یِژھان

یَڈِی گُنبدن وائلی ستی تَے ہأرِتھ گژھان

ٲنتھ رستێن حُسنہٕ جلوَن اِنتہا
لولہٕ چێین بے تاب نظرَن ہُند حُجا

غاٲبہٕ کێن پردَن اندر سازاہ وزان
مۄژ دِلَن مشعل حُبابن ہِنز وزان

زیرکی کیٛت قہر لولس مہربان
رٲچھو ادادن سێدین سادَن کران

نعمتھاہ وَیہٕ وٕنی دِلس پیٛیہٕ وٕنی کتھا
پَرٛتھ کرَن والین سیٛٹھاہ سێزرٕ وتھا

سَتھ غریبن ان گوٚڑھک شانٛن بنُن
یِژھ امیرن ہِنز بڑُن گوٚژھ ہیوٚن گنُن

زندگی ہِندہٕ کارخانُک مۄرشہٕ تہٕ مۄل
مذہبَن ہُند شوٚغُل دینَن ہُند اصوٗل

شان بتخانُک تہٕ کعبُک وعبہ داب
بس دہ از تانی کأنسہٕ وُچھ سۄ آفتاب

لوٗرِہ وان پننہٕ نیٚن خیالی دفترن
سنتریاہ ہیوٚ رٲچھ پانٕے کھنڈرن

پانہٕ روٗزِتھ بندگی نِش بے نیاز
حکم تہنٛدٕ بندگی پوٗزا نماز

موٗن وُنی یوٚ وُچھ پیٖلی پیغمبرو
تھوٚو لیکھِت گرٕی گرٕی کنیٖن پیٚٹھ مُتگرو

مستیٔ حافظ تہٕ سازِ بیخودی
حضرتِ اقبال سُند سوزِ خودی

مختصر بوٗز کیوٚہ تہٕ کیاہ وَنہٕ نسن وار
زامدی جاراہ بہ چھرن کوٚرمُت تیار

روزہ باسیٚ چون یاتمی سُند گیٖنر
وارہٕ وُچھ دلدارن امہ کارُک سنیر

مرد مادان ترٲی ہمن پردن اپور
حضرتِ انسان وُچھکھ پانٕے زِمہ پور

پاشە آگرە، پاشە جوێن مشتریان

ددوهمت ژماران لەو بهخت راوران



رُباعیات

و

قطعات

وغیرہ

میہ آدَن راوٕرُم سادَن منٛتین سیٖتھ   فقیرن صوٗفیین عاشہٕ منٛتین سیٖتھ
یژھان اوسُم نہ دِل کُفرس وَتن دیٖن   گژھان چھم دُشمنی آردٕی منٛتین سیٖتھ

●

لدٕو پژھون مَس کیاژہ بانَن نوین منٛز   بروٕ خون بجروک جوانن نوین منٛز
خیاٗلی قلایاہ لدُن منٛز ہواوس   یہ مضموٗن چھُنہٕ امتحانن نوین منٛز
کرٕوکھ پاٗدٕ ساقی تہٕ میخانہ نوٕی نوٕی

۱۷ ماگھ ۲۰۱۱ ب

●

چھم گاٮٕ ہیتھ آرٕ کاٗتی فرشکو سواٗلی   بنے ہیتھ داتہٕ عرشکو لاو باٗلی
بڈٕ ییمہٕ ژنیج کتھا معنی امیک سہل   خیاٗلی گُلشنن بُلبُل خیاٗلی

●

یران پژھون گس یُس چھُم بانَن نوین منٛز   تھوان سنبہٕ لاٗوٕلتہ دُکانن نوین منٛز
زندان موٗچھے نہٕ ندرٕ سادان ظاٗلم   یران خون بجروک جوانن نوین منٛز

●

نہٕ پوٗشِنس کانٛہہ نہٕ پوٗرتس کانٛہہ بلایاہ   نہٕ روزِنس کاٗنسہٕ سیٖتھ جھگڑاہ تہٕ ریٚیاہ
چھہ پانس سۭتھم سیٹھاہ ہندوستانس   کتن کیٚت ییندراہ کھیوٗن کیٚت "خوٗدایا"

●

(۲۰ ماگھ ۲۰۱۱ ب)

غوطہ لَن منز چھکھ گژھان بڈِ بڈِ زٕ ژہٕ مجبوٗر

وُچھان چھکھ پانس کُن کرِ نظر دوٗر

مہ یَن گِرداب، یَن سائلاب پکھ بژٕ ژٕنیھ

نژان یُس زیادٕہ پیوان زیادٕہ تس گیوٗر

•

قلندر ہَست کرِ سازو ربابو

جوانَن جوش دِیت پرانیو شرابو

وطن دارو کرِتھ ہیتھ وعظ خوانی

یہِ گُل پھولرِ دِو گوشتابو کبابو

•

رِہِتھ بے کار نیکو کار چائنی

قلندر، پیر، مذہب دار چائنی

امیرس کھیتون روا مسکینہٕ نُند خوٗن

وُچھتھ زادان چھُس یم کار چائنی

•

دینُک زینت یہ اقرار میوٗنے

کُفر چھُ حقیقت اِنکار میوٗنے

رنگِ زمانس روغن تہٕ رونق

دوٗر زمانس رفتار میوٗنے

•

سیٹھاہ مطلب چھُ مذہب وأرِ ین منز
سنمگأری یِمَن غمخوأرِ ین منز

وطنہ دأری تہٕ بیٚلہٕ ہیٚچھناوِ دوگنیارٕ
چھ اکھ بیمأریاہ بیمأرِ ین منز

•

گدٕ ہُرٕ بیٚتیہ پانسی تس خانہ دارس
گرس دِ دِ در یہِتس لھتَہٕ پُیس ڈٕکھن پیٚھٹہٕ

بُنلی گڑ اپاہ پیٚیس پانس ہیٚیس جان
کھس تَس تَس نہٕ خوٗن بأرِ ٹٕن ہِند کھن پیٚھٹہٕ

•

خودأیی بندگی نِش کس چھُ انکار
خوداوندس وُنُن بندس ٹُلُن بار

ولیکن زندگی ہُند ولولہ یس
تہٕمس نِش چھا یِوان ییم فرٕجنکی کار

•

پریشان دل پریشان عالمن منز
بوٗدٕ لھتہٕ گأمتی چھِ ین بینہ ہِن غمن منز

وتن پیٚٹھ ژوٗر تختن پیٚٹھ شہنشاہ
بہِٕ ہتہٕ افسر کلارک دفترن منز

•

غریباہ فاقہ، دوٗدُمت تیرہٕ دٕ یوٗمٕ
عدالتن منز کران ژلنکُ بہانہٕ

بجبن لیٚنہٕ کھد با حواس خمسہ و ہوش
گرِ ٹھہ ھحتہٕ حأجرٕ دوان مُلزم بیانہٕ

•

قیامَت وحدتکُ کھُنژرُک زمانہ   نہ روزن ٹھٲرِ نہ یِم وہم وگمانہ

الن جنگل پھُٹن سنگر، نٹن بال   قیامت بَن قیامت تُل جوانہ

●

ہیٚچھم کأتیاہ سخنَ صاحب دِلن نِش   سیٚٹھاہ اسرار بُوزِم عأقلن نِش

یُسے دم نیرِہ خوش پاٹھیٚ یُسے گذارُن   یہِ کیتھ بلکل پسند آیم گُلن نِش

●

ژاٹہٕ ہال

معذوٗر چھِہ، مجبوٗر گمتۍ زندگیٖ نِش

بُلبُل چھِہ بہتھ دوٗر گُلابس تہِ ہیٚے نِش

ژاران کُنژرِ کی معنہِ لاگِتھ شیشہ دوئی ہند

بے چارہ گمتۍ وارہ پنینہِ کاشرِ لیٚے نِش

●

عقلہِ ہند راجہ یام تختس بیوٚ لٚٹھ   مذہبن ہند تنازعہ پیٚنس پیش

ورہ آو عشق زورہ شورہ دوان   سأرِ ہی دفترس ستہ دِتھ گو فیش

●

گرٛاو

سرمایہ دارن رٕود نہ وونی آب اچھن منٛز
پانے چھُ دوٚہلی گورہ ملہٕ تہٕ رٕت کفن ژوٚر

وونی چھُم نہ ژالن بانہٕ صبر مُکٕت شالہ بُرٕتھ آم
چھُس چون گدا، میٚون مُدا کرتہٕ وونی منظوٗر

مجبوٗرٕ گمتیٚ کیٛاہ نہ دنان عفو خطا کر
چھُس مست نہ مدہوش نہ گستاخ نہ مغروٗر

از تام گذارییوم تہٕ وونی پیوس سرراہ
کوٚت واتہٕ گژھ بیوم بورتہٕ منزل چھُ سیٹھاہ دوٗر

کُنہٕ ساعتہٕ ییم جیرٕ ژھٹان نیرہٕ دِلک جوش
کیٛاہ چون یہ بیمار کرِ ھکِ بانہٕ ژہ مجبوٗر

ییم خواجہٕ گٔکھی اُتی زیٛوان ماجہ تہٕ مالِس
شاید چھِہ پھٹان کُنہٕ یہ مسکین تہٕ مزدوٗر

اکِس وانہٕ میانِس شوقہٕ چمن زار ییمو گگ
ژہ تہٕ وُچھتہٕ دوہا آسہ فقلان آسہ نمن بستوٗر

ق

یا تراو ییمن سنگدلن رحم تہٕ انصاف
نتہٕ کاس مینہ وسواس تہٕ غم بارخدایا

افسوس وُلس چھُم نہ ییمن کیٛاژہ ژہ ٹوٹھ پھیو ملک
چھُم چانہٕ جلالک مینہ قسم بارخدایا

افسوس پیوان چھُم مینہ بہٕ تہٕ یادہ کوٗر تھس بے
مینہ تہٕ کرٕ تہٕ پننٕ فضل و کرم بارخدایا

چھُم خارہ دِلس یِمی یہٕ سرہٕ ہاتی مینہ سرُن پیوم
الماس اَم اَسِتھ شیشہ کھنجین نشہ ڈرُن پیوم

یِوات کال یِنُن یان تو ہُم وارہٕ ژالم ٹھری
بے جان کتیٚن رنگہ کریٚن سجدہ کرُن پیوم

یِوات کال مینہ یِم پینجرہٕ تہٕ زولانہ ژٕٹھتھ ژاوی
سہہ یان اَسِتھ پہ ژھ لادِن سینہ دزُن پیوم

●

پہ سمار ک سفر بے کس مسافر زانہ کوتاہ کژیوٹھ
گرے یُس زانہہ نہ دژامت آسہِ تس شوبیا وُزُن حال

یکُن یِس پیٚو ونچھنبن چھارن تہ نارن سُے تھکن زامان
نظر ییٚمہ تراو نظر رو بیٚٹھو سہ زانیا کیتھ وُنان یوُٹھو بال

●

طول دِتس عاقلو داد ہیٚو تُس جاہلو … زیوٹھ قصہ تہ کژیوٹھ نیاے اوس تہ افسانہ میون
نام پوژ مُے کژام کیاہ درم تہٕ اسلام کیاہ … ویدتہ قرآن چون کعبہ تہ بُتخانہ میون

●

بار خودایا

کوٚرہ زانہ ونِتھ عایشہ متیٚن سنگدلن کرہ اَسہ پوس تُلن پانہ دُلن رخصت شہانہ

چھم کیاہ خبر کُس دیدتہ قہرآن دِیان چھُکھ ہیٚنیوٗن خوٗن غریبن تہ بُرن گنج تہ خزانہ

تِنہ وانہ ورتاوان چھہ قانوٗن کرِتھ ناوٗ ییم ظلُم ستم فند فریب حیلہ بہانہ

سایرٕ چھہ دِیان رنگ چھہ بدلان زمانس

پھیرِان فقط آسہ نہ زانہ میٚون زمانہ

•

اَغیر چھم میٚون جان تہ انسان مرِس منز

بے عار لاگُن یوٗت بے پرواہ روا چھا

پانسے زنیہ کوٗر لٕھس پادہ میٚہ ماکیشہ تہ خبر چھم

سامانہ بنُن پانہ کرُن ضایہ روا چھا

گگہ دہ چھُم تہ سمان رٕسے دوٗیم چھُم ستہ وتن دار

بے وایہ وندہ یُتھ بنُن بے وایہ روا چھا

•

ونہ ہے تہٕ وَنُن ماگرٕ چھِم دینہٕ ڈُلن میوٗ
ترٕ ووُتھ ژٕیہٕ بے پرواہ پھِرِتھ پانہٕ پیس مےٚ نیوٗن

وولو کیاہ میہٕ گژھہ چھِم کینہہ غرضمند کُنہ
سَتھ چانی میہٕ آرسم تہٕ ژینتہٕ چھےٚ نہٕ اثر میٚون

پرٕژھتھ آنہٕ ژھان پانہٕ ژہٕ چھکھ میون احوال
ییٚم غم تہٕ ستم کیتھ چھِم ژالان جگر میٚون

کس بادہ کٔمس ہاوہ بہٕ زانہم تہٕ ہیٚنن پان
کم تیر تہٕ کم ضرب ژٹان سینہ سپر میٚون

بے عار ستمگار کران رنگہ ترین رنگ
طاقت چھہ جران چانہٕ شہ زن لخت جگر میٚون

ڈٕلیوک ہمن میانہٕ کھوتہٕ تِتھ چھکنہٕ تمن یاد
یٕژ ہیتھ کاٹنہٕ لگان زہر پانہٕ تہٕ شکر میٚون

لو کہ چار گذار یوم غمن منز تہٕ وونی چھُم غم
کمہ حالہ تہٕ کیتھ پاٹھو سنا نیرہ بجر میٚون

غریبی

دِتھ ضرب جگر ٹوٹن چھکان چھم میہ ستمگر
کس باوہ شیشتھ چھُس ہیکان ہاے غریبی

ہے ہاے کمن آرہ ولن ہرا دلان رنگ
چھکے مارہ کران غم تہٕ ستم وائے غریبی

ہے ہاے کمن سازہ دِتھ کتہ تازہ جوانی
چیادان تہٕ ہیر کی پیالہ ترادان ہاے غریبی

اَمہِ نارہ دزُن زانہٕ تُشہٕ پان تپسے دوُد　　چھی وارہ آتشخانہ گژھِ کٔرے غریبی

نیوان کوہ چھٹین ہوش تہ چشمن نہ تھوان گاش　　گاشس چھہ کران گٹہ تاپس ژھاے غریبی

تھدہ جایہ سٕتھ دادی تہ غم کیا نہ چھہ یوان

ہے ہاے چھہ یتھ جایہ کران جاے غریبی

•

اکھ شار

وُنان کیاہ ژٕ دیوانہٕ دیوانگی منز [1]

مہ اَن یاد آزاد نے پژانہٕ گژاوو

---

[1] سنہ ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزادؔ کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا۔ جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزادؔ نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جسمیں یہ شعر لکھکر اپنے شکوہ کو اور بھی مؤثر بنا دیا۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

شوقہ سان مأرنیتھ لولہ فرمانَن
آزاد آدِ غزل خوانَن منز

زانہٕ وٕنی پانٔے معنہِ اَتھہ زانَن
روشہِ بیٚوٚ بھڑ پوشہِ ڈالانَن منز



پیامِ آزاد

غزل

ہا لولہ رٚستیو لو لچی افسانہٕ وَنٕنے کیاہ   دیوانہ گاٚمتہٕ بوالہوسہ نادانہٕ وَنٕنے کیاہ

ہا پوشنولہ سوزہ سان اکھ بول بوشاہ کر   بے ہوش کری بھک پوشہٕ مستی مستانہٕ وَنٕنے کیاہ

شند باز یارہ بازی گارہ باز پنٕن زنہ گوٚن   ہا دِن زٕیہٕ بھو ہے کعبہ تے بتخانہٕ وَنٕنے کیاہ

ہا مالہ مٕتیو رس لوبہ گے ساکن تہٕ شکارن   رٚبتہ کالہ مٕتھی وندہ کی سامانہٕ وَنٕنے کیاہ

مولوم گژھان شیرہ سندی پاکھو چھی بینہ زو   پھیران چھکھ وائرانہ پھیرہ وائرانہ وَنٕنے کیاہ

زٕلہ لارہ چھنچہ وارہ ژٕان چھکھ ژٕہ اڈہٕ غلہ جوش   شَل چھے زٕیہٕ بٕنے مَل بوٚرتہ دامانہٕ وَنٕنے کیاہ

آزادہ وَنان آسنے کیاہ ہیندی تہٕ مسلمان   رندانہ سعہ خن چھکھ وَنان نیرہ وانہ وَنٕنے کیاہ

ہا لولہ رٚستیو لولہ کی افسانہ وَنٕنے کیاہ   دیوانہ گمتو بوالہوس نادانہ وَنٕنے کیاہ

(١٤ اکتوبر ١٩٤٢ء)

غزل

نادان لوگت پانہ صاحب خانہ وَنٕنے کیاہ   ہمخانہ تھاوِ بھک خود غرض بیگانہ وَنٕنے کیاہ

تاراج سپُن وارہ چانے پوشہ چمن دُدی   چھکھ روشہ بہتھ پانہ ژٕہ باغوانہ وَنٕنے کیاہ

ہتو کھو سروہ گلی وہ نی گاسہ تلی رو دکھ لرن تل   گو شالہ مارن وارہ آتشخانہ و نے کیاہ

آکھ سوزہ رہنیو سازو ایان ژاکھ ہندن ہنز   بیمار زن لرہ ساؤ ی تھک اڑہ جانہ و نے کیاہ

ژہی ڈنگکن سیتہ جبرہ ماران سوزہ سامانہ   ژہی فوط پھلین چھکھو نان دُر دانہ و نے کیاہ

بیکہ شاطبیبی کن چھکھ ژہ لاران کوٹ ماران ہان   بیتاب گمتہ تر یشہ ہتہ نازانہ و نے کیاہ

پاتالہ ییچھ ژھالہ نیحقہ آسمانس تام   و رنہ پچھے نہ ییان پان پنن پانہ و نے کیاہ

جانانہ پنن پچھے ژبہ ژھاران خانہ بخانہ   ژہی پانہ کنے پچھکھ نہ ہا نادانہ و نے کیاہ

دیدارہ پہ ہیز گارہ و نہ ہے چارہ پنن کر   چھی نالی گمتو ہمہ کی زہ لانہ و نے کیاہ

الھ ڈیڈہ پچانے بناس وچھم لامکانک ہنگ   ھتدہ شانہ کو تاہ ڈیو تھمک انسانہ و نے کیاہ

آزادہ ژہ استادہ کوہستان پیھر پیئید
حاگران چھس فولادہ کے انسانہ و نے کیاہ

غزل

بے سوز دل بنی کیاہ سوزہ کہ ترانہ والے   دلس مخولہ موکر لولکہ بہانہ والے

بتخانہ ژبہی بناو تھ کعبک بنا ژیہ تراو تھ   گیتا پہ کیاہ خط کور ونتم قرانہ والے

تقدیر ینٛن ژٕہ پانٕے تدبیر ینٛن ژٕ پانٕے   ژٕہی رنگ تہٕ ژٕہی زمانہ وہمہٕ تہٕ گمانہ والے

نے دِل نہ سوز ہمت ژاکھ دِیٖنچ علم ہیٚتھ   امہٕ کھمہٕ تہٕ کیاہ قیامتھ آخر زمانہ والے

جاپان تہٕ چین کمٕی سُند مکہ تہٕ مدینہ کمٕی سُند   مجبوٗر زمین کمٕی سُند ہا آسمانہ والے

بوٗزِتھ عزیبہٕ سُند آہ لرزان چھُ سور دنیاہ   سنگین ہیٚہٕ چھِ دل کیاہ رنگین مکانہ والے

یَس چانہٕ عائشہ باپتھ راتس دُہس ژھینان رُکھتھ   کوٚرٕ چھِیٚ کھران تہشہٕ کیتھ مغرورِ خزانہ والے

کم چھُ نہٕ گیچھ کران چھُکھ قانوٗن کُس فلایس   عدلکۍ مکانہٕ لوٗہرتھ رحمکہٕ دُکانہ والے

آزاد اکھ ذرادژاکھ گستاخ شوخ بیباک   عرشک جگر کوٚرُتھ چاک فرشکہ ٹھکانہ والے

بے سوزٕ دل بنی کیاہ سوزکہٕ ترانہٕ والے

ولس مخولہٕ موکر لولکہٕ بہانہ والے

غزل

کیاہ روزہٕ پرٛدٔن ژھایہٕ ژھایے سوزٕ جگر میون

کرِ چھیرہٕ سبزی لولہٕ باغس نیرہٕ یہٕ شرہ میون

کُفرکی تہٕ دینکی نیرہٕ تہٕ اہریزہٕ تقدیرکی

بے کیتہٕ اَمِ سیتھ ژالہِ کرتاہ سینہ سپر میون

فولاد ژٕد یِم نار ژٕولمُ خوٗن جگر چوم
ازتام ژٕیہ رۄس کأنسہِ برمہ شہ کُن ییٚیہٕ پہ سر میٚون

تُل میأنی پانَن سارہٕ شمیک بور کلس پیٹھ
ملکن تہٕ فلکن لرزہٕ دۄتھ ڈیشتھ یہ جگر میٚون

ظأمِل تہٕ جأہل دِزاس یِنزِ پأٹھی پٔیس نہ پأیس
چھُنہٕ کأنسہِ خطا اُکھٕرۄنَن نفسِ وانہٕ سبزر میٚون

نفسہٕ راوہٕ نے آیہِ س کُنہِ چون گنہٕ رس منز
شِشترن تہٕ مسترن زہرہ کھۄتہٕ ہۄتہٕ لوٗگ یہ شکر میٚون

یِم عقلہِ ہندی زولانہٕ بہ کھٕتھ پأٹھی ژٔٹھ دِزاس
یازانہٕ یہ میٚون پان نتہٕ زانہٕ مرشر میٚون

ییٚلہِ لولہٕ چھو دیدۄ میٚہ حُسنس تیز نظر تہٕ آو
لچھ پردہٕ چیران ژادِ تیر کی پأٹھی اثر میٚون

شوبی تہٕ زانکھ پانہٕ یِنَن شانِ خدأیی
چھے کیاہ ژٕیہ مۄلوم زینِن مرن یاوٕن تہٕ بجر میٚون

وُنہٕ نوو ژھٔنٛن شہمارٕ ہندی پأٹھۍ پانہٕ پہٕ آزاد
نیلان چانیٚن خانہ مالیٚن چھےٚ پہٕ زَہر میٚیون

●

غزل

یُتھے وَلولہٕ پأدٕہ کرٕ نوجوانو

شکایت ژٕ کَن ہِشرٕ مہٕ کر نوجوانو   ژٕہ کر پأدٕہ پننہٕ نۍ جگر نوجوانو
ژٕیہٕ چھےٚ وہمہ پیٚشوُمت پہٕ تارہم ہُدارم   ژٕہ اَکھ ژھایہ پننہٕ مہٕ ملر نوجوانو
ٹھدِہن آسمانَن بڈِہن خاندانَن   چھہٕ چوٚنۍ ٹھٔکرٕ تہٕ بجرٕ نوجوانو
یقین پأدٕہ کر انقلابک قدم تُل   طِلسمات وِہمکر فُٹرٕ نوجوانو
کمر گنڈٕ قدم تُل پہٕ دم چھےٚ غنیمت   سفر زیوٕ لٹٕ چھےٚ وۄتھ سکھر نوجوانو
ژٕہ ووتھ روز اِستادٕ پننین کوٚٹھین پیٹھ   پننٕ نیاے پانۍ اَنزر نوجوانو
چھےٚ زندٕ روزُن زُوس گٔنڈنٕ اکہ   سبق زندگی ہند ژٕہ پرٕ نوجوانو
موٗدُر سازٕ سنطوٗر سیتارٕ مہ ہیم   پہٕ چھےٚ زندگی گیوٚشت زہر نوجوانو

چھُہ آزاد چانے دِلکہ ولولااکھ

ییتھی ولولہ پأدہ کرٕ نوجوانو

غزل

پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

پٔزہ چھے رٔزہ لٔم گُنزرہ چہ دیرے   پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

رندہ مستانٔ زندگی پھیرے   پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

وٕلہ وِیر ہلہ وزہ پتھ نو پھیرے   ولولہ تمہٕ سُند تُلِہ محشر

سہی گرِ تیزِ شال بتیہ ژٕورِ تل ہیرے   پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

برونٹھِمس پتہٕ پتہٕ پکہ وِنہٕ تیرے   پانہ تہٕ برونٹھ کُنُ نظراہ کرٕ

کھیہ منز ماگرٕ ھکھ نیہ منزٕ ویرے   پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

مردی چھینہ سمدن وتھرن ہیرے   ژندنکھ لأگنز دارہ تہٕ بر

سمہٕ سیرِہ لاگنہٕ ٹھرہ کنہٕ ویرے   پٔزہ شمشیرے گِنڈہ ناکرٕ

گونمہ چھےٚ تو گمت شوٕبہ دار شیرے   پانا درہ پتھ تراوٕ ہش کرٕ

اَمہِ سیٚتھ ہُرِ کیاہ ژھٕرٕ کلہٕ ہیرے   پَزہٕ شمشیرے گِنڈہٕ ناکرٕ

پمپہٕ خستہ کار محنتچہ ویرہٕ تہٕ زیرے   وَسہٕ منٛز سوٚدرس نیرٕ تیس شرٕ

آرٕ کڑٕنت تہٕ تیشہ ہوٚت پھٔٹہٕ ماکیرے   پَزہٕ شمشیرے گِنڈہٕ ناکرٕ

وارٕ وُچھ اُچھرن زبرہٕ تہٕ زیرے   پٔرٕ ہُنگ چھُنہٕ آزاد سبا ڈٔر

مِعہ خستہ چھُنہٕ شبنم قُطرٕ اَکہِ زیرے

پَزہٕ شمشیرے گِنڈہٕ ناکرٕ

Imp

آسمانکی تارکھ وَنان انسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات سُن کر لکھی گئی)

ژِہ اوسکھ گاٹہ جارُک نوٗر بوگُتھ نار اِنسانو
کرُتھ اِنسانیت بدنام ہا بے عار انسانو

مُحبت بأگراوُن رُکیت کرِ یونک قُدرتن پأدا
ژیہ لوگُت دین وایمانس کرُن بابار انسانو

تھوٗویہ نے قُدرتَن پننین خزانن ٹھان مُرزأوِتھ
ژیہ اوسے بأگرأوِتھ کھیون بنیوک شُہمار انسانو

گُنہِ عالم، گُنہِ آدم نمس سیتھ ماز مازس نم
یہ کمہ تراوی دِلس اندر دُویی ہُند نار انسانو

بنیوک دِرمُک تہ دینُک تھمَ نہ دینُک غم نہ درمُک غم
کران انسانیت ماتم وُچھیت چأنی کار انسانو

پزیا دیُٹ سینہ انسانس تہ تس دینس تہ ایمانس
کران گنزرس تہ یکسانی چھِ پُیس دوٗگنیار انسانو

کوٚرُتھ فِتنن فسادَن ناو دیند اَرِی وطن دارِی

وٚنان ییٚتھ چُھک ژٕہ بیدارِی یہ چھُے خُمار انسانو

دِتےٚ بڑم پنُنوی کارو دِوان چُھک قسمتکی بارو

تَران چُھک پرانِوی تارو لگی کتہٕ تار انسانو

دِلس منز اضطراباہ چھُے حُبابن ہُند حجابا چھُے

یہ سورُے میوٹھ خابا چھُے ژٕہ گژھ بیدار انسانو

جگہ یارَن تہٕ غمخوارَن رفیقن دوستن یارَن

جگہ کیٚتھ پاٹھۍ کٔرادن ژٕہ چُھک خونخوار انسانو

سنگ
دِوان چُھکھ نیٚنسی باغس ژٕہ مولن ذروت پٔترن

گرس ییتہٕ رس ژٕہ چُھک پانے کران لُرہ پار انسانو

دِتےٚ ہاوِتھ ژٕیہ آزادن چھُہ کیاہ انسانہ سُند آدن

ژٕ نے کَنُ تھاوِ ہوس نادَن گمہ بان پچھے بار انسانو

دِلک ساز

دوِن عالمن ہمند غم ہیۂ غم مُشرادہ دِلک ساز
آوارہ گمُتین عاشقن سنبہ لاوہ دِلک ساز

کفرکۍ تہ دینکۍ تیرلأیم میس شکارد
صد پارہ گومُت سینہ میون بلہ راوہ دِلک ساز

غم چھُم میہ ییمۍ سندہ شوقہ پہ سینارہ وزان چھُم
کن نے سہ دِلبر تھاوہ میہ ماراوہ دِلک ساز

اُمین دِلہ پیم نندرہ موتیچہ ساوۍ دیدارو
سارنی اکی آوازہ عشقہ وزہ ناوہ دِلک ساز

تس پوختہ کارس پیتھ بہ کرہ ہا جان فدائی
یُس گاہ چارچہ تارہ گنڈۍ تھاوہ دِلک ساز

مستی تیچ کرہ نیندرہ ہتین غافلن بیدار
ییلہ جوش لولک ہوشہ سان ورتاوہ دِلک ساز

یُس ہوش تھاوِ ہتھ روزِہ کنوٗ بوزِہ دِلکُھ ساز
جوشس اندر یُس آو تتمُس راوِہ دِلکُھ ساز

ییٚلہِ یادِہ گژھن زندگی ہنٛد سازِ واین واٗلی
نتہٕ تراوِہ زیر و بم، تمِن ہیٚچھناوِہ دِلکُھ ساز

یُس تارِہ لوٚلِچہِ ضرب لایان کارِہ خم دِتھ بیوٗٹھ
تس بیخودی ہٕشر میٚیٚٹھ نیٚندرِ پاوِہ دِلکُھ ساز

آزادیے ہنٛد سوز لوٗگمُت میوٗٹھ آزادس
خاموش رُوزِتھ عالمس بوزِہ ناوِہ دِلکُھ ساز

غزل

روزِہ ہے سانتھاشہ دِلبر بوزِہ ہے افسانہٕ میون
بے وفا بیگانہ لاگان آدنکُھ جانانہٕ میون

کیٚنہہ پران کُفرِکی ترانہ کیٚنہہ چھ دینکُھ دَم دوان
چاٗنی لولَن روٗ چھ ییٚمو داغو نِشہ دامانہٕ میون

کُنہِ کیٚن باغَس پھوٚلِم گُل چھُس وُچھان لوٚکُن بہار
کُس میٚہ دُشمن دوست وُنہٕ کُس کُس پنُن بیگانہ میوٚن

چھُس گزیکان دِ پچھِن اَگن مَنز خانہ کِنہِ لوٚکُن جنوٗن
ہوٚشکِن پوشن کران گژھہ بلبُلِ دیوانہ میوٚن

تھاوِ میٚہ لاٚیِم حُسنہ کِن تےٚ لوٚکِن سوٚدرَن اَندر
یُس منز تھتہ کِنہ حبابہ ڈیوٗ چھُم سُے موہلُل دُردانہ میوٚن

چانہِ ہوسہ رنگہ رنگہ چھُکھ تہٕ لوٚکھ وہ کران
ینیٚینی زہاین تہٕ گراین موت گوٚمت گمانہ میوٚن

کافرٕ ہندی جامہ لاگِتھ کامہ دیوٚ لوٚب عاشقو
پردٕ میانین دردٕ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میوٚن

ڈوٚرہ ڈیچھ دِچھ ڈوٚرہ ڈوٚرٕ چھُس چیوان خوٗن جگر
میانِسی پنجرس رفیقہ ہیوٚت کرُن زولانہ میوٚن

چھِی میٚہ نِش مَس بانہٕ نوٗرِ پیمانہ نوٚرِ نوٚد نوٚد شراب
تراو ساٚرے پراگٕ مستی چھاوادہ میخانہ میوٚن

اولہ تیر اُلگو فاٹلمن اُتھم آب ڈتوہک زبیرہ سیتو

ذا ئنہ آزادُن جگر یا سینہ بریانہ ریشون

غزل

یَس دردہ نیستانَن مردانہ قدم تراوے

اہر یزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہ پھلے چھاوے

ڈلہ ویر گنیدان جاتس نیران مشر مائداس

یتلہ شیر نیتاس دم نیرہ گرڈن تراوے

درتاو دلیرن ہُمند کیاہ زانہ شہ بے چارہ

یَس گراپہ لگان آشن ہیتھہ آسہ کھُستھ کھراوے

نتمہ لولہ کھوتہ بہتر زوالانہ غلامی ہیند کہ

استادہ جوانمردس یَس لول یتھ تراوے

بس پاپہ ٹھس ایمان انسان گنیر یکسان

سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تھزہ ناوے

پتیہ نارہ ترٹن ہندی پاٹھی اُلراوِہ کوہن بالن
ثبہکہ ہواوِ کی پاٹھی پوشن دِل پھولراوے
پتز کنھ وتیہ انسانن پنہ نس رکھ بیگانس
ہیندس تہ مُسلمانس ونہ ماتہ وَنُن راوے

آزاد چھ کمہ دینہ آئینہ تُنندسینہ
پتہ پتھ کانسہ سُہ بے کینہ صورت پنہٕ ہاوے

غزل

دل ساٹنی مہ کر غمگین تقدیر بھکن والے
افسانہ پرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھہ انسانس تیرن مثز ماڈانس
یس تو رگ نہ گندن جانس بیچارہ گندن ہالے
گندہ گہے دل کس زارس اُدہ گند سیتی دلدارس
ییتھ شورہ و پھارن نارس دزہ پانہ بتین زالے

وۄتھ پانہ پنُن سنٛتھر کرٕ بَن پانہ پنُن رہبر
اوتار تہٕ پاغمبر ایوان اُسی پٮ۪تھ کالے

دوٚگنیار چھُم ییلہِ مطلب پوزا یہ نمازن ہُند
سوزِس بہ یہ بخشائیش بییہ تۄہرہِ لدٕ تھ ڈالے

ایٚرٕ زِس موہ ل یُس کھالان یُس آسہ پٮ۪زٕس گالان
مردن نِشہ نا انسان، سُہ تہٕ یُس تہٕ تمُس گالے

بایُس دُشمن گو بوے خوش خوے سُہ بد خوے
کیاہ وَنتہٕ ژٕ یہ حاصل اوے دِیک دَم اِرٕ دٕ والے

انسانس کیٚتہٕ نعمت گژھتہ پانہٕ کران قدرت
روہ پہ کھائی اکھن کیٚتھہ ہیٚتھہ اُندرٕ اُندرٕ سوتہ نشہ وقالے

ہیندِس تہٕ مُسلمانس شیٖرٕ تھ اکی ہی بانس
زانُن تیٚچھ اِنسانس کیشاہ معنہ چھُہ مثالے

تس دردہٕ غزل خوانس صد حیف ہزار افسوس
یُس خام خیالن پٮ۪تھ زوٗد بجان پنُن گالے

حاٴران گوٗمت حضرت پھیران خمہ داٴیی ہیمتھ
پرٛہتھ کانٛہہ چھنہٕ بے غاٴرت ایمان ہنٛن زالے

کُس ساز دِلُک وایان ہیم ناد کُمس لایان
آزادن ہیوٗ انسان اَتھ زیر و بمس تالے

غزل

دیرن سیتھ تھاوٕ کھٕ لٔے گرٛزھی دِل تے جگر پاٴدا
چھہٕ صحبت بُزدلن ہنٛزی کران وسوس تے ڈر پاٴدا

گُلن منٛز چھکھ زٕ ترٛاٴوِتھ لرٛ بچھاوِتھ مخمٔلک بستر
گُلن تٕہ گلشنن اندر گژھان چھا شیرِ نر پاٴدا

زٕ دوہ تھ تھاہ لاسے سوٗدرس ہاوِلو پچھ تیز جولاٴنی
یمن بے سوز لہرن منٛز زٕ کر سوزٕچ لہر پاٴدا

دُنٛتھ یم پنجرہ تہٕ زولانہ ہین چانی اَکی شعلہ
دِلس منٛز جوش ایمانک یقینک سوز کر پاٴدا

غمہ لاگمی تے گدائی ہند محبت زہر قاتل چھے
مہ بن احسانکی بندہ ژہ کر لو لکی اثر پاؤدا

وتن منز چھکھ خمہ دا ژھاران ژھاران رود مت پاش
وتنے یتیمہ ستی یکھ پانس گوڈن کر سوے نظر پاؤدا

غریبن ہند جگر تہ دل بزان ییم کیازہ سیخن ییمہ
امیرن ہندی خودا ین تم تہ کری ہتے اسی اگر پاؤدا

چھ قومہ درلتھ خاص انسانا تلان ساسن کرون منز
ژہ وو ہتھ لاگ پانہ آدم گرہ ہتو منزہ ساس کر پاؤدا

مہاراجن تہ راجن ییمچھ ییمہ کور راج تہ شاہی
یتیمی منزہ تہ زمینن ونتہ کری نا تم جگر پاؤدا

ژہ نیر بے وایہ اے آزاد بے پرواخیہ ییم ون
ہنر مند کس ونی پانس کرتھ پیلہ بے ہنر پاؤدا

غزل

یُس نارہ ژٔرٹن ہندی پائٹھی پان سوزہ پننہٕ زالے
تف کھارہ بیابانن ژھوٚرہ مارہ کوہن والے

چھِے قبلہ پنُن ہاوان استادٕ گیٔ ہُند شان
برخاک ژیہٕ ژٔروٗ لُکہ پان چالاک نمن والے

دِیُن سجدہ چھُ ہیچھناوان یوٚد بندگیٔ ہُند فند
"سوزس بہ یہ بخشایش بتیہٕ توٚرہی لُدِتہ ڈالے"

گرژھہ ژاو ژہ ہیم دایہ گوٚرن تہٕ مُلن بابن
"دِل سائی مہ کرہ غمگین تقدیر تھپکن والے"

قانون زبان بندی منز خانقہن سوزِتھ
تتہٕ چھے نہٕ سعہ خنداناہ قانون تھپکن والے

گو دورِ ستمگاری دژلے عائشہ متین ہندی دوہ
منحوس سیاہ تارک گۓ ژھایہٕ سنگرمالے

کیاہ ہاو جلالک نورٗ موختار بنِن مجبوٗر

بے تاب گومُت آزادؔ کوتاہ یہ ہستم ژالےؔ ص

ص ایک مسودے میں مقطع یُوں درج ہے ع

یا ہاو جلالک نورٗ امِہ شاہنہ وُسِن مغروٗر

نتہٕ حکم دِہ آزادِس حق چون ستہٕ نچھہٕ والے

(گنجو)

غزل

محفلن منز خوش دِلاہ آتش زباناہ آسہٕ ہے

بوزہٕ ناواں سوزہٕ سان لوکٕ ترانہٕ آسہٕ ہے

بُلبُلن ہند آے ہری تن دِل چھ تاہم خوش کران

ہر دہٕ کاوو دردہٕ نیہ تمُت طُغاناہ آسہٕ ہے

ہیم وُنان اُسی ہندو مسلمان بائی بارٕ ہ بانہٕ وائی

کیاہ تمن نشہٕ بنیا گِھ کانْہہ ویداہ قو رانہ آسہٕ ہے

قدرتس بیون بیون ٹھوٗن ییلہٕ آسہٕ مِلت تہٕ قوم

پرٛیتھ اکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پرٛیتھ اکھاہ ڈیٛکہٕ ٹھوٗ سوار

بروٗنہہ پکان پننہٕ ننٛو کھٹو کاتہہ نوجواناہ آسہ ہے

گاڈ جاراہ آزموٗدم ژاٹھ ہالن پھیری پھیری

واے تتہٕ نیسان بنہٕ نک امتحاناہ آسہ ہے

لولہٕ والین ہوش ڈالنہٕ لولہٕ رٕتو کلہٕ وال آسے

زُہرہ کھاسہ امرٕ خوتہٕ چاوان مہرباناہ آسہ ہے

زندٕ دِل عاشق تہٕ کرہٕ مُن بندٕ نہٕ سیتو بندگی

بندگی منز زندگی ہُند اکھ نشاناہ آسہ ہے

نیرہٕ ہا سنیاس لاگتھ فیرہٕ ہا ژھمنہٕ وتن

دوستن ییٚتہٕ دوستی ہنٛز پاری زاناہ آسہ ہے

کیتو بیتھ ہیتو آرہ کیتو گے آسمانس کُن وُچھان

لامکانس پیچھ تہٕ دیارن ہند خزاناہ آسہ ہے

کیاہ ونان آزاد کُس بوزان تمہ بندی ییم وِداکھ
زانہہ تہ لیکھان زلفہ خالکُ داستاناہ آسہ ہے

۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء

غزل

دردِک ناریُس لوہ لہِ مشر للہِ وان روزِ نہ پردن ژھایے
تیرن تہ نیزن سینہ یُس داران کھوژہ نہ گژھکہ وُنہ کرایے

کس کیاہ کرِ ہُن پھند باز ترِ ہُن امہ خونہ تہ زورہ تہ شورہ
لوکچہ آلوٗ ضایہ چھہ پتان امہ ڈولچہ ھٹہ رائے

چھمہ کہ لدیانس نوٗن چھم ژاوان زخمن خوٗن گوم جاری
زاہ کالی ونس راہ چھم کھاران آخرہ آہ تہ کرہ نایے

ریتہ کول وائتن موٗلہ معہ نجہ وسرن تلہ کترِ چہ مندورہ
شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونت کالچہ گگرایے

نیہ نیہ کرہ ون مال کوٗت کال پکہ درفہ گہ معہ لہ ایزکہ وانہ
سرتلہ کھوچہ پیچھ ٹیلہ کھالن موٗلہ تلہ وسہ موٗلہ ٹایے

لوکٹ نار بیٚلہٕ شعلہ گرٕ ژھ ماران ژھاران پیٚنٕے آدن
ظُلمُک آرہ پل تمہٕ نشہ تھارن وارہ زن بر بزی لایے

منزٕ چھان کیا زہ چھکھ لولہٕ دٕ کھلاین تن دار ہا وطن دارو
گھرٕ کین نیاین مرٕ گی لبجی بیٚلہٕ گیلان اَدہٕ ہمسایے

ییم چانٕی پرزن چانے دمہٕ سینتی ژھوہ مار نہٕ درٕ ایے ہمیس
شُری سِندی پایٹھ چھکھ بنہٕ نین ژھاین کھوٚژان بے پروایے

سہ رٕ گچھ دوہ دوہ کولہٕ بُتھ تہٕ زاٗ نتھ وونہٕ میون چھُنہٕ مشراوان
سِندہٕ، رٕنبیو آرس، بھتھ ویرناگس، گنگا یہٕ تہٕ جمنا یے

بیٚکہٕ ماٗدان پوشہٕ وَنی پوش فولی یمہٕ درشنہ کے جوشے
لنکایہٕ زاٗلتھ آو مژراوین گوٗپیہٕ منز متھرا یے

مرٕ گوم ییمہٕ گاٹہٕ جارٕ کہٕ دفترہ کعبہ چھُم نشہٕ بتخانس دور
لولکہٕ ژاٹھالہ آبہٕ قوٚرانکو ڈینژھم منز گیتا یے

وطنک سوز لوٗگ میٚیہٕ تھٕ آزادس تراوٕن ساری ہاوس
بانجہٕ مسولہٕ کھاسی میٚتھ پٕراران اَسہٕ کُن بتیہٕ پیہٕ نا یے

۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء

نوٹ ۱:- ایک نسخے میں یوں درج ہے ؎ کعبک تہٕ بتیہٕ بتخانک نیا یے (گنجو)

غزل [۱]

بہٕ ہا لالہٕ وَندے لال بٕہ نو ژالہٕ جُدائی

بٕہ ہا ساس مُلحقہ نیرہ کرٕ‌ے کاسہٕ گدائی

کَس باوہٕ پنٕہٕز دادی کمِس ہاوہٕ دِلکی آرخ

یَس عہدٕ و سُم وعدہ تمِس چھُم نہٕ وفائی

پرٕ پیٹھ کاٗشہٕ پننٕے کینہٕ چھُ اٗنہٕ دِلس ژھاے

ہے ہاے مہ روز ژھایہٕ پنُن سینہ صفائی

ہیم چانٕہٕ بختاوار سارٕی میانٕہٕ زوراوار

کینہہ چارہ پنُن چھُس نہٕ وُچھان صبرٕ ودائی

انصاف چھُے نامیانہٕ تیمہٕ موصوٗم عیالک

ہے ہاے بے پروایہٕ یہٕ کیاہ چانٕہ خدائی

چھُم ٹاٹھ جگر پارہٕ مَران خاقہٕ اچھن تَل

بیگانہٕ کران عاٗش کھوان میانٕہ کمائی

چھُک چھُن ژُدُے اوت نتہ باقی یہ تہ چھُک میون

بتیہ وُچھتہ یمن خوش نہ یوان میانۍ بجائی

یُس کاشہ تہ بوزان لول تہ ہاوس چھہ کُنی کتھ

سُہ چھُ ناز کران تازہ گُلاہ مُشکہ ونائی

گُدرُن تہ بنُن بوز کتھاہ کُس تہ بُنہتھ آو

زانُن تہ وُنُن زانہ دُنیو زان عطائی

آزاد یہ کُس سنگدلس سیتو گیہ کام

پُزی پاٹھی چھہ راوان جائگی ساری جان فدائی

[1] غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ غزل ہموطنوں کو اپنے حال زار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپروائی سے متعلق ہے (گنجو)

گُمُے پرواز طوطس بُلبُلس کاوس تہ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیٚشر پروازس تہ پروازس

عذابِ بحرِ تیز طوفانہ ڈراں چھا لولہ دیوانہ!
مُتھس زنجیرہ زولانہٕ چھ شوہان تارہٕ زن سازس

کتھن ہُندرس الگ چیزاہ دِلکی آتو الگ چیزاہ
ہشرِ چھا گرُ تہٕ گوند اُسِتھ جہاراجس تہٕ مہرازس

دِریچ آواز یا تے سوز پانے ساز تہٕ سنطور
سہ حُسن باذی رُتان دامن گیوَن وأٹس خوش آوازس

ہہان ییلہ زندگی ہُند ساز وائن وأٹی گوشن مژ
گرٛہان مُشتاق بوزن وأٹی سارنگس تہٕ شہنازس

کران عشقس ہوس بدنام ہو بیاٛ عاشقن ہُند دِل
دوہ ہن تارن ہیندین یارن تہٕ سازس نازہ اندازس

وُچھان مغرور پانس کُن زمانس کُن وُچھان فند باز
نظر پیہ یتھ ساعتہٕ آسان زندگی کُن رِند جانبازس

مُدا نیری ژیہ نش پانس نہ مژ کابس نہ بُت خانس
وو تُم ہیندِس مسلمانس وَنن گوژہ محرمِ رازس

ہُران کمزور ڈیشِتھ زورہ والین زور تہٕ ہِمّت
کران تیزی تہٕ گرمی شٕراکھ یَیلہِ نرمی وُچھان مازس

خطا کیاہ چھے ژٕ یہٕ اے ظالم بٕ چھُس پانسےٕ پننُن قاتِل
وُڈان یَیلہِ جانوارن دوہن یوان وَتھ تیر اندازس

ژٕ یہٕ نٕے خوفِ خُدا اوسُے خُدایُس کو نہٕ ایوان عار
خُداوندی تہٕ جانٕنی پائِٹھی زاگان میانٕ نفسی مازس

پیٹھِس بے عار تقدیرس نٕمُن زانہہ چھُم نہ دِل مانان
ژٕ ہارک خونِ دل وُدی وُدی بٕ لاگا چونہٕ دروازس

دِتُک کمُو بازیگارن ژٕ م پریشان دِل سیٖنہٕ یک دم
حجازس، ملکِ چینس، رُوم وشامس، ہندوشیرازس

فریبکی زال ژٕاوان اَو اوٚنُن لیہ[1] واو تہٕ دٕری یاو
پتہٕ پانس بُڈتھ گرٛشھ ناو بے انصاف فند بازس

گرٛشھان آزاد گُلزارن تہٕ پوٚد سیرس چھُ یارن سیٖتی
نظر تھاوِتھ تہٕ کن داٚرِتھ چھُم آسان دردہ کِس سازس

۲۸ مارچ ۱۹۴۳ع

[1] اوٚنُن لیہِ واو تہٕ دریاو ...... ہوا اور پانی کو قابو کیا۔ (دگنجور)

غزل

دِلو رندو چھُ مس برٕ برٕ ژھمن شیشن تہٕ پیمانن
پیاپے اُلفتک مے چیتھ کرو گتھ لولہٕ میخانن

چھُ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولکٕ مس بران کھاسن
کرٕتھ پانٛراو ناوِتھ پان ترٛاوِتھ زُلفِ پیچانن

قمر، کستور، جل، سُنبُل، تھرِ پیٹھ از چھوان بلکل
گلونہٕ مسولو دِتی چاک دامنن گریبانن

اَتھن کینھ پیالہٕ ہیتھ پرٛاران کمہٕ تان حالہٕ ینمبرزل
چھُوبر لوکٕ مت چھُ اچھ پوشن بنفشن عشقہٕ پیچانن

بہتھ خوشبو گُلن اندر ترانا نو بہارک پر
وزِ ہے واٛلنجہ لولاہ پرٛ نوٚ پن باغن گلِستانن[3]

غمن منز ژاٛو دیندارو، ستمگارو، دلآزارو
ییمو زولانہٕ نقادی کٔرِ گٔرِ کمن کشیرِ نیستانن

کوٚرکھ تاراج ژوٚدٕ کھ زٕہریکیاں تہٕ یارانس
دِلس منٛز کینہ تھوٚوی بٔرۍ بٔرۍ ہیندٕ کو دینن تہٕ ایمانن

پٕران افسوں ہوان رنگ تہٕ نیرنگ جادوٗگر
کران آے خار گٔزارن صرف تہٕ گنٛنہ پیٚشانن

یہ تے دوٚگنیا رُگے رنگا تہٕ یکسانک بہانہ بوز
تمُن ہیوت برہمنو بٔلس مُسلمان نٕلے پٹھانن

بہارٕکۍ دہہ تہ یاوُن 'عید' دیدن یارہ سُند دیدار
یہٕژ یاوُنی کینہ تمُن سعہ رگس بڑمُن حوٗرن تہٕ غلمانن

عذاباہ کٔرِ یوٗہٹ روزُن زندٕ ظالم بندٕگی اندر
کرُن قمہ ربان زوٗ تے جان زنجیرن تہٕ زولانن

یوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوٗزِتھ شاد پیٚنان دِل
چھُہ سوزاہ یاونک آزادہ چانِہ تازہ افسانن

۲۰ رفروری ۱۹۴۴ء

غزل

بوالہوس دیوانہ لاگن لولہٕ دیوانس پزٕیا
برأری سندی پأٹھو زاگ ہیٚنز شیرِ نیستانس پزٕیا

ییٚمی گمانَن پھاس ترأوِتھ پانہٕ وأنی ژوٗٹ نم تہٕ ماز
ناز تَتھ ہیٚہہ گأٹلس ہیٚندِس مسلمانس پزٕیا

ییٚمی یقینن کینہ رستیٚن بارہٕ نیٚت دوٗن کرٕ جُدأیی
سینہ دارُن وَننہ تَتھ دینَس تہٕ ایمانس پزٕیا

دین یوٚد مُشراوہِ یکسان کافری تیٚمہِ خوٚتہٕ جان
ہا ژٕہ لأگِتھ داغ تھاوٕن پاک دامانس پزٕیا

کافری دوٚگنیار تھاوٕن دین دأری گوٚو گُنیر
نفرِ تیچ اُمیٖن مِلہٕ وِزٕ دردہٕ پیمانس پزٕیا

زندگی کیٛتھ زہرِ قاتل بندگی شرمندگی
اَرکھلس وِیتھ سگ، بُرون گوٚو ڈ مژ گُلستانس پزٕیا

کیاہ کرٕن گنٕہ رس نتہٕ لوٗلس بازی گارن ہٕندی فریب
وُنرٕہ داوٕس، گرٕدٕہ کھوژُن مرٕدٕ ماٗدانس پزیا

پنجرٕہ طوطس بُلبُلس قمرس نتہٕ جلہسی کیٖت گرٕان
دل ہراوٕن سختیٖن اندر سعہٕ خنداںٕن پزیا

ہٕہہ پکان بے وایہ بروٗنہہ کُن شال وٕچھان پھیرتو پھیری
مومتیٖن پیٹھ مورٕدٕہ الگُن زندٕہ انسانن پزیا

کاش اُسہ کیا زٕہ چھُکس اَنمانٕہ اَنمانٕہ پکان
دِن بٕرنی بیمارٕ سٕندی پاٹھو منز اُرس جانس پزیا

لامکانکی قصہ تھاوِتھ یاد موٗشرووُتھ وطن
شینٕہن منز واو مینٛن صاحب خانس پزیا

داٗدہی لٕد آزاد لٕلہہ وان آسہ کانہہ ضرب جگر
زانہٕ نے الزام دیُنٕ پننس نتہٕ بیگانس پزیا [2]

(۲۰ جون سنہ ۱۹۴۳)

---

[1] دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے ؎ چھُنے نہٕ کانہہ چیز ٲہ ہلمٕ داگ بٕہتھ منگان اے آسمان
بے سبب آزاد دیُنٕ آزادٕہ نس پانس پزیا

[2] ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے ؎
قدرتن چھُے بخشمٕت پرواز کرنٕک ولولہ ژھاپہ روزُن ماے ہیٛتھ گیتا پہ قفس آنس پزیا
(دگجو)

غزل

بے دردٕ ژٕہ دِل مۄردٕ میٚہ چھُن غمہٕ ضہٕ گژھیتم کیاہ
گوکھ مارٕ ہا بیمارہ خبر چھے نہٕ وَیم کیاہ

بے دردہ یہٕ کُس پَردٕ ہزٕہِ چھُے ژٕیہ اُچھَن پیٹھ
وُنہِ چھُے نہٕ ایوان پَرٕتہٕ پنُن ماز تہٕ نَم کیاہ

انسان وُچھم لول بَران شکلِہ تہٕ رنگَس
اِنسانٔنیتَس نِشہِ عرب کیاہ تہٕ عجم کیاہ

یُس دِین پھتر ترٕاوِہ نیٚندرٕ یاوِہ بیدار ن
تمہِ دِینہِ خوٗہ تہٕ بھنگہِ تہٕ اُفینہِ چھِ کَم کیاہ

ہا رِندہ ژٕیہ چھُے زندگی ہُند یہِ سفر زیوٗٹھ
یَس یوٗت سفر آسِہ سُہٕ بھٹراوِہ قدم کیاہ

پَتھ پَردٕہ ژٕہٕ ٹھہ بروٗنٹھ رٕہٹھ چھے ژٕیہ خدائی
پَتھ بروٗنٹھہ یہٕ اکھ پَردٕہ ژٕہٕ ٹھہ خوف تہٕ غم کیاہ

ماران سوٗدرۍ لہرہ، ہیوان غم نہ بھٹین ہٕند

سائلاب وُچھان کو ہٕ چھُہ سُتریرتہ چھم کیاہ

دیندارۍ ییم چائنہ کار چھ یؔد اصل حقیقت

ادہ وَنتہ اُپُرن، بازی، فریب دھوکہ تہٕ بزم کیاہ[1]

●

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے:

مرنکو تہٕ زنمکی قصہ زانن پیرتے درویش

آزادۍ بن آزاد مرُن کیاہ تہٕ زنم کیاہ (گنجور)

عالم عبرت کا ایک لمحہ

گژھان چھُم پارہ پارہ جگرس ژینہ کُن وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خمارہ ہیتہ لوکہٕ چارۍ میانے

چھوان اُسس بہٕ چانہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ گاشے

دُبارہ گرٕہ تارۍ کرتہٕ باشے بہ وارۍ چھولہ ہا بہارۍ میانے

گلالہ ناوس لگے بہٕ پارہ کرٕنۍ بُمن گوسے ژینہ گمہٕ جارۍ

میہٕ کُن بنیہ گلمتہ سعورمہٕ طارۍ ارامہ میانے قرارہ میانے

زِہ عارِہ بُرزِٕوٕ بیمار چشمو وُچھان کیاہ چُھک مےٚ وارِہ وارِہ

بہٕ کیاہ کرٕے بیقرارہ پانَس لگے چھُہ کیاہ اختیارہ میانے

وٕنٛدے پنٕنۍ زُو لگے بہٕ پأرۍ چھِہ دیاروٚی سیتۍ یارسأرۍ

دُعا کرِہ ہم یا دوا مےٚ کانٛہہ شاہ دِیَم تہٕ کمہٕ اعتبارہ میانے

مےٚ اُچھ اَنہٕ ہیم وُدان تہٕ رِیوان وِداکھ دیوان تہٕ نالہٕ دیوان

چھُہ کرخوہ دایَس تہٕ عارا پوان زھر بوٚ اُلقوٗ زارہ پارہ میانے

جُکھنتھ تہٕ جوٗرِتھ، کرِتھ کمأوِتھ، نصیبہ میانے یہ غم تہٕ ماتم

شراب خانن تہٕ وازِہ وانن چھِہ زندگی کارِہ بارِہ میانے

بُرِتھ پوان بانہٕ یتھ زمانَس فِرِتھ غریبَس تہٕ ناتوانَس

ثنا بوٚوِان مأُلک جہانَس، ہِران کیاہ چھُس دِدارِہ میانے

نیٚن تہٕ وارِن پھُلے چھِہ لُجمرٕ امایہ بھٔر میأنۍ کونہٕ چھُو جِمرٕ

بہٕ زوٗنہٕ ہندی یأرھٕ کأزاہ جِمرٕ زِہ کُنہٕ یکھنا بہارِہ میانے

غریبہ سندی دعوٰ تہٕ کأڑۍ فیرن ہوَس تہٕ ارمان تہندی تہٕ ییٚرن

ولے غمکۍ جامہٕ وٕلِتھ سوسن پھولان آسَن مزارِہ میانے

وُچھمنہ تیم دوہ غریب اُسس غریب کیاہ بدنصیب اُسس

ژہٕ وارہ آسَم تہ وارہ وُچھہک شفیقہ تہٕ غمگسارہ میانے *

۴جولائی ۱۹۴۳ء

* معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پانہٕ پنتو افسانہٕ بے پرواے ژہٕ مولاگ"

مستانہ چشمن سرمہ کنے ہاے ژہٕ مولاگ

وہمو گمانو زرد کورُکھ دردہٕ گلابہ

شہبازہٕ بوٹہ ہارہ ہمزن کرکہ راے ژہٕ مولاگ

چھُکھ شیرِ نیستان تُلکھ لرزہ جہانس

بیرن بٹھین تل شالہٕ سندی پاٹھی ماے ژہٕ مولاگ

یسِ سوز آسی کورنہ مار کھہ لہرہٕ سوٚدرکی پاٹھی

زانن مہ پنُن سینہٕ گژکہ ورنی کراے ژہٕ مولاگ

چھُکھ ابرِ رحمت تازہ کرن زندگی ہند باغ

لکہ پیٔہ کرکری ژھانپہٕ ہول ژھونڈنیاے ژہٕ مولاگ

چھکَ سجدہ کران آسمانن خاندانن کوٗ

ژولانہٕ پانَس پانہٕ سرتا پاے ژہٕ مولاگ

دُنیاہنٕ واٴران کوٗژ تھٲن شِنیہن لارِتھ

موٗختس تہٕ ماگنہٕ گاڈِہ ہنٛز بسلاے ژہٕ مولاگ

فٹ نوٹ :- یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محو شُدہ غزل شاعر کی نظرثانی سے محروم رہی ہے۔ (دگنجو)

غزل

لاے محبتچ کمند ملکِ خوٗدا شیکار کر

روزہٕ محبتچ کتھاہ سوزِ دِلَس مہ عار کر

ہر دہٕ وزے ژہٕ دِل مہ ہار یہ چھُ پیام نو بہار

تازہ گُلن چھُ انتظار تازہٕ دِلک بہار کر

بزم تہٕ فریب چھ زُلف و خم ناز و ادا تہٕ مأثرہ نم

زندگیے مہٕ کر ستم رندہٕ ہنا ژہٕ عسار کر

زون میٖہ وارہٕ چون شان، لون ازل تہٕ لامکان
نشہٕ محبتس وینان ؛ عقل تہٕ گاٹہٕ جار کر

عشق ژھٹان ژلہٕ نار حُسن کران اِنتظار
ژھایہٕ مہ نقاو پنُن خمار ضایہٕ مہٕ لہ کھپار کرٕ

زانہٕ بچارہٕ بندہ کیاہ لول بُرُن شہ وینندہٕ کیاہ
بندہٕ رُگین خوشامدن زیادہٕ مہٕ اعتبار کر

توشس ژہٕ "دپدہ" اُلفتس پوشہٕ وُنس محبتس
"بوزہٕ میتس" قیامتس زیادہ مہٕ اعتبار کرٕ

نالہ رُٹُن ژہٕ بالہٕ یار زار وُنُس اُنُس ژہٕ عار
وعدہ کرُی شہ بار بار زیادہ مہٕ اعتبار کرٕ

پُرون فسانہ کفر و دین پادہٕ ژہٕ کر کُنہٕ یقین
زان زمانہ گرٕ تہٕ زین یان ژہٕ اُتھ سوار کر

عرش تہٕ لامکان چون، دیر و حرم دوکان میون
نو ژھۄ لدُن مکانہٕ پرُون اُذ نہٕ نگاہ یہ کار کرٕ

پردۂ ژٹھم میٔہ لچھ تہ ساس چون بجر بہ وچھنہ اَس
از بہ ژٹھتھ یہ پردۂ دژاسس غشم ژۂ کر خمار کر

از چھُ میٔہ یاونک حباب، از چھُ میٔہ لولہ اضطراب
کینٛہ کرِم گوناہ ثواب اَتھ ژۂ بیگاہ شمار کر

آزادن یہ ساز وسوز تازہ بتازہ وارۂ بوز
شعلہ تہ نار ژالہ وُن دِل تہ جگر تیارکر

۱؎ طبع شدہ غزل صرف شعر ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۳ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابلِ طباعت نہ جانا تھا۔
(گنجو)

غزل

گنٛزرس معنہ بیٚلہ زون انسانٛ کتہ روٗد نفرت وحشت کیاہ
یکسان زانٛہتھ دوٗ گنیا دِ ترأوِتھ دُنیا داری تہ غربت کیاہ

گرۂ پکہ ناوٗن شوٗبہ گرۂ والین یٚس یتھ لازم تس تیتھ بوگ
بے انصاف بیٚلہ لوگ خانہ دارن شری تہ باژرگری تس یژت کیاہ

پوشہ تھرِ توشن ڈارن تہٕ پوشن، پوشہ نوٗل آسن پنجرن منٛز

باغ آسہ چھاوَن پانٛژٲلی کاوَن اَمہ کھوتہ حسرت عبرت کیاہ

جگرک خوٗنہٕ سیتی تنگ دزٕ پوشن کرٕہ نچھ ادہ پوشنوٗلنی گژھ

ییٚمہ سیتی ہول گژھ لولہٕ دیوانس تمہٕ یارانس لذت کیاہ

کلہٕ ییلہٕ ٹاسُن ہیوٚت ولہ ویرو بہ اندن بتیہ برٛ نیاسُن ہیچھ

کانٛل کیاہ منگہ اتھ کاڑ جارس غارتہٕ وول کرہٕ غارت کیاہ

کھتھ گوٚر لاگُن گُنہ رُک دم دیُن دوگنیار تھاوُن ووہنس منٛز

سونہ کین پیالن روٗپہ کین تھالین برٛ برٛ نُنہٕ روٗس نعمت کیاہ

میٚنے دیُت کنہ اتھ درمس تہٕ دینس میٚنے لوٗد کابہ تہٕ بُت خانہ

گامہٕ ہوگاہ منٛز بازارن کرہٕ یارو شُہرت کیاہ

پننہٕ نے کرتوت جنت تہٕ دوزخ یعنی سورُے پانس تام

کانٛسہ ہند ایحسان ہیٚون کوٚہ باپتھ کھانی کانٛسہ ہنٛز منت کیاہ

وطنک بزم دِتھ ہیوٚت انسانو ہارُن خوٗن انسانن ہُند

گرندہ سِندی پاٚٹھ موٗہ رداس لاران لولہ شاہ پاٗژن غارت کیاہ

بندٕن چانین بندگی ہُند زٕر شُر وُ پُمت بندٕن بندٕن منٛز

چانِہ ڈٕرہِ چھُک مٕرہ مٕرہ ہوٗ گمُت کرہٕ یک زٕ تہٕ چانٛی رحمت کیاہ

۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء ۔ وتستا

غزل

عاشقی ہُند شور و شر چھا فتنہٕ بازار چھا

مارہ کُن منٛز شولہٕ ماران وٕنتہ لوکُٹ نار چھا

شیر مردٕن ہیتھ چھُک نیران ہیتھ چنگ وُ رباب

دردہ نے وستورٕ ون چھا باغ شالیمار چھا

مردِ مائدان یتھاوِ کیاہ ہیرن تہٕ سادن نِشہ وُ امید

بندگی منٛز نیزہ چھا ہریزہ چھا تلوار چھا

کیاہ کرن یم فِتنہ گر یکسانکِس شہرس اندر

کابہ چھا، بُتخانہ چھا، زف مالہ چھا زُنّار چھا

وولہ خنجرٕ ژُل پوٚتُس یِتھ ہوٚلہ سیٖتۍ گوٚو دل خراب

عشقبازی منٛز چھان آرام کرنس وار چھا

اُمہِ نگارن یِمہٕ ختہ کارن منٛز اِشارن دیٖت جواب

خشم چھا خُمار چھا اِقرار چھا اِنکار چھا

دل پریشان عقل حارٲن ضایہ گومُت بیٚہ کِیار

بزم دِوان خمہٕ شاباش یارن صورتک جوٚدکار چھا

یُس غزل لیکھانس چھہٕ توٚشان دردہ باغچہ مسولہ

راوٕ ران آکالہ پوٚشن یِتھ یِنُن بیٚہ کِیار چھا

نارہ وُزمِلہٕ ترٛاوِہ روٚ اُلراوِہ جنگل کوٚہ تہٕ بال

ژنجہ سوزٕ چھہٕ ڈٕنجہ روزان خانہٕ مول گُلزار چھا

دردٕ سوزک مسی جُدا اگرۍ گرۍ کیتھ ہُندرس جُدا

موٚہ ختہ ہارس سیٖتۍ شوٚبان چوٚنہٕ جرۍ جرۍ ہار چھا

ضایہِ گمتیٖن دردہ باغن آب دِنہٕ ہمدرد آے

کاشرِین ہُند بخت پزۍ یا ہُرود زِ گومُت بیدار چھا

پوشہ مۆت آزاد بُلبُل دزاو چھاوِنہ لولہِ بارغ
یاٚرِی مین کیٚت گُل تہٕ سُنبُل کاشرِن کیٚت زچھا

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء

غزل

برجستہ پھُلےٚ لیُجو دردہ گُلن از روشہ یہُن جانانہ شوٗ بیا

روپوش رٕہِتھ یتھ پوشہٕ ڈلُس تاہراج کرُن نِنہٕ وانہ شوٗ بیا

مس پیتیالہٕ چھمو وہ تھ ڈالہ نِمو از داد ہمو یتھ سوزِ دلُس

منز خانقاہن بے سۆد کرُن آلوٗدہ یِنُن دامانہ شوٗ بیا

گل جامہ زٕرِ تھ آسے لو لہِ اندر للہ وان یِنُن صد پارہ جگر

عار چھےٚ نہٕ یوان منز داٚدی لدن بے دردہ کرُن شادیانہ شوٗ بیا

گاہ کابہ گاہ بُت خانہٕ وچھُم امہِ کینہ دِلک آیینہ روٗچھُم

یتھ جایہِ شہ میٚون جانانہ یہان تتھ جایہِ تھوٗن بیگانہ شوٗ بیا

کمہٕ آسہٕ لبن جانانہٕ پننۍ دامانہٕ رٹس بے وایہ وٕنس

زولانہٕ کرِتھ بے گانہٕ لکن اُتھ دیُش یہ پننۍ دیوانہٕ شوٗبیاہ

آزادہ مہٕ رٹھ دامانہٕ لکن وۄتھ پانہٕ پننۍ ژٕ سامانہٕ بن

مہجوٗر ژٕ چھکھ مجبوٗر مہٕ گژھ بیمار بننۍ ارہ جانہٕ شوٗبیا

۱۵ بہادوٗن ۱۹۹۷ ب

●

غزل

وۄتھ رندہ یوٗت کال زندٕ وشہٕ نی آسو
پانہٕ وائنی کاسو پننی رنیا سے

باغ سون راوہ روو کھرِ لد گاسو
یتہٕ پیہہٕ ٹھ بازی گار باغوان آسے

قی ہیتو چھ عاشق تی کوٗر خاصو
پانہٕ وائنی کاسو پننی رنیا سے

پیرو تہٕ سادو بیتیہ سٕنزِ یاسو
حنایہ کوٗر یاوٕن سون ہے ہا سے

خاکس سیتو ملہ نوو وسواسو
پانہٕ وائنی کاسو پننی رنیا سے

شیشس سینہٕ پیلہٕ دور الماسو
شیرن کھوژھ نادنہٕ برأری آسے

اَپِزِسس ڈِچہ ڈِچہ کوڈ اِجلاسو   پانہٕ وانٛنی کاسو پنٕنی رنیاسے

بُستی ین شُنیاہ کوڈ وَنو اسو   لورلیچہ پھلیے ترائوکھ ماسے

ژُور ہوی کری پیمہٕ خرقو تہٕ عائسو   پانہٕ وانٛنی کاسو پنٕنی نیاسے

تالہٕ پیمٹھ پاد ییلہٕ کھارِی لتہٕ داسو   شیرہ ہند اچھ پوش پرٛژنہٕ آسے

وارہٕ وارہٕ پیمٹھ ہنگن جاے کرٛ نیاسو   پانہ وانٛنی کاسو پنٕنی نیاسے

گاٹلہٕ امہٕ کھوہ تہٕ موسے وال پھاسو   تمہٕ منزہ گاہٕ روس نیری کیاسے

ووہلہٕ ییمہٕ ظُلمکی کوہ تہٕ بال ٹھاسو   پانہٕ وانٛنی کاسو پنٕنی نیاسے

اُسو تہٕ آزادس یژھ براں آسو   شہ براں سائنس وطنس ماسے

یُتھ چھُہ کانٛہہ نیراں منٛز پچھو ساسو

پانہ وانٛنی کاسو پنٕنی رنیاسے

ہا وطن دارو

تن دارو وطن دارہ، پنُن وعدہ وفا کر
تُل لولہ قدم شوقہ وتن پان فدا کر

سیوُد روزہ کمان یوُد، تہٖ لگیا تیر نشانس
کُنہٖ ساتہٖ پہٖ سیوُد پان پنُن ہول تہٖ ذرا کر

راتس تہٖ دوہس چھکھ ژہٖ وُچھان پنُن پان
اکھ لولہ نظر زندگیٔ کُن تہٖ ہنا کر

بلبُل ژہٖ بنکھ لعلہٖ اندر جاے کرنے گُل
یوُدوے ژہٖ گدا چھکھ تہٖ بہتھ دورہٖ صدا کر

مندورہٖ لدن واٹلہ وُدان آسے برس تل
مندورہٖ چھاون والہٖ ذرا خوفِ خدا کر

ہارندہٖ یمن پوختہ کتھن سوختہ ہران چھُے
نشہ زندہ دِلن زندگیٔ ہنز تہٖ کتھا کر

اکھ کتھ چھ وُچھُن پان بیاکھ کتھ چھ سرُون پان
تھو چشمہ تلتھ پور، نظر دور ہنا کر

منصوٗر تہٖ انسان نمروٗد تہٖ انسان
انسانیتچ فرق ژہٖ انسانہٖ ہنا کر

غزل

افسانہٖ جُدا ساز تہٖ سامانہٖ جُدا میون
مے خانہ جُدا شیشہ تہٖ پیمانہ جُدا میون

خُمارٕ پنُن سوز تہٕ ساقی میٚہ پنُن دِل

چھُم سازٕ پنُن سینہ تہٕ سنطورٕ صدا میون

دیندارٕ زیٚہ پچھُے دین پنُن چھُم میٚہ پنُن دین

ایمان خدا چون تہٕ انسان خدا میون

مندرن مشیدن دٔرم سالن چون خدا خوش

لوٗلس تہٕ گنہٕ رُس دردِ دِلس راضی خدا میون

پھیوٗرُس حکیمن پاد رُستم بٔرہمنن سادن

زخمن تہٕ دادن پانٕسی نش وُچھ تہٕ دوا میون

نے رشک نہ چھُم کینہ نہ وسواس نہ چھُم خوف

یارن رفیقن روبرو آیینہ صفا میون

چھس دوستی ہند دوس یہ دشمن میٚہ کریم کیاہ

یتھ دوستی ہنزٕ وارِ منز دُشمن تہٕ گلا میون

یوٚت کال چھہ انسانہٕ بندٕ کھوتہٕ مٲلی دیار

ریٚوت کال میٚہ پیٹھ راج کرہ محتاج گدا میون

آزاد بنُن ظُلمس گالُن وہمہٕ کرُن دوٗر

یِہ میون ہاوس یِہ چھُہ صدایہِ چھُہ مُدّعا میون

۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

غوٗلٲمی

دِلک ولولہ راوٕ راوان غوٗلٲمی　　دِماغس پنُن دم نہ تھاوان غوٗلٲمی

کمن دِل ہُشارٕن تہٕ بیدار مغزن　　زِندے موٗتیچے نیندرِ ساوان غوٗلٲمی

کمن دردہ باغن کمن پوشہٕ وارِن　　چھُہ زَن واو ہردُک ہراوان غوٗلٲمی

کمَن نابکارَن ہِندِن براندٕ نِیِ کُن　　کمَن گاٹلین سجدٕ دِیاوان غوٗلٲمی

ییمَن شوٗبہٕ ہے جاے تراوِنی کھوٚرن تل　　کلس بیٚٹھ تِمن کھارہ ناوان غوٗلٲمی

وَسان نار یِہندِن دہانَن تہٕ قلمن　　تِمَن کُن کَلمَہ دارہ ناوان غوٗلٲمی

کران فوطہٕ موٗختَس لدٕ پوٚخت لالن　　سونٛس وارہ سرٕ تل بناوان غوٗلٲمی

چھہ ییتھ پٲٹھو اَفیٖن ڈالان ہوشہ　　تِہتھے پٲٹھی حِسہ وِسراوان غوٗلٲمی

بیکٲری تہٕ غم داٚدی خٲری تہٕ ذِلت　　چھہ سٲری ستم ژالہٕ ناوان غوٗلٲمی

ولیکن چھُہ پیٚلہ وقت واتان برابر
پننیٚن ناد پانٕے ڈٲباوان غولٲمی

چھُہ ادہ شورہ وَ تھران تھمنی منٛدوٗرن
پیمَن خوٲنہٕ پنہٕنے سجاوان غولٲمی

چھہ ادہ توبہ خانَن تہٕ جنٛگی جہازَن
ژھٔری پانہٕ دَم ہارہٕ ناوان غولٲمی

چھہ اَتھہ ظُلمچ ناوہٕ ییتھ بوہ سرس منٛز
چلاوان غولٲمی ڈٲباوان غولٲمی

چھہ آسِر فلمیٚن سنٛگرن سیتی اَکھر
پنُن وقت دٲیتھ لرٛاوان غولٲمی

کُنہٕ تے یقین پادہٕ سپنِتھ غولٲمن
بڈٕین مٔنٛز لگن واتناوان غولٲمی

غولٲمی چھِہ پنہٕنے نہ زانُن نہ واتُن
ژہٕ ناحق چھُہن مندہ چھاوان غولٲمی

غولٲمی کرنی شوٗبہ تَس پوختہ کارَس
چھُہ سمسارہٕ منٛزہ پُس مٹاوان غولٲمی

چھہ نزانان پیم سورہ ورٕنی دوہہ غنیمت
توٚرے کاشرین یژہ ستاوان غولٲمی

کران پادہٕ رندَن تہٕ آزاد رایَن
چھہ بُنیاد ظُلمچ ہلاوان غولٲمی

غزل

فریبکھ پردہ ژٔسٹھ دژاو مرٛدَن ہُند حُباب آخر
یہ عالم اوس بیدارٕی شہ عالم اوس خاب آخر

چھہ پیومُت راتہٕ کڑِتھ راتہٕ مۄہ غلتن غم تہٕ ماتم کیاہ
پھہندے عائشہ باپتھ نیرِہ ہے نا آفتاب آخر

وُچھتھ کمہٕ زونمُت ازتانۍ ساگلاباہ طنابو سیتہٕ
ہیکیاہ سنز زور تھاوِتھ صُبحکس نورس نقاب آخر

دوہن تارن ستمگارۍ دوہن تارن وطنداری
پنُن دوراہ کڈِتھ گوو خواجہ عالی جناب آخر

چھہ کرو ہرآر ہندی کیٖمہ ہردہ روزان زندہ وہ فی روزن
ژٔیِتس پیٖیہِ تن یمن سرمایہ دارن تم نواب آخر

ذران چھا تلہ کیترہ مندورہ ہارس شرادنس اندر
خرابی آس یتھ لازم شُہ عالم گوو خراب آخر

روان دِل کیازِ مظلومس رُوان ظالم چھہ رُسوائی
بنان مظلومی ہندہ آہ انصافچ کتاب آخر

قوے کرانیک تہٕ لانیک نیلے پانے پیوم اُتھ راون
کرن ادے ژیہ گوہن نہ ثوابن ہند حساب آخر

بجا تھاوِ تھ یہ تقدیرٕچ حکومت خاندانک راج

کیٛوٚ کتھ ناو آزادی وٚنوٚ کتھ انقلاب آخر

مرِتھ جنت جہنم زندگی منز عتائے جزبی سر خم

خدایاہ بندگی ہُند غم عذاب اول عذاب آخر

سزان ییٚلہ زندگی ہشنٕز رگن منز بندگی ہُند خون

کران انسان انسانن ہندین جگرن کباب آخر

قیامت، واحد القہار، دوزخ، محشرُک مادان

اکس کمزور بنٕ رس پیٹھ یہ کوتاہ رعب وداب آخر

خداہ ییٚلہ گوٚ محبت کیٛاہ خدایی چھا ستمگارٕ

پرژھن ییٚمہ ساعتہ دیندارن گژھن ما لاجواب آخر

چھہ سازس زندگی ہندس ربابس سیتی کیاہ نسبت

ربابس جرتہ سوٚن وٚنہ تس رباب اول رباب آخر

غلامی منزٕ تہ آزادس چھ آزادی خیالن منز

ییٚس ماژ کھ خداوندن ییٚس ما دیُن حساب آخر

۱۹۴۶ء

غزل[۱]

یہ عالم حسرتٕک خارا چھُہ میٲنِس گُلشنس اندر
سہ عالم وحشتُک داغاہ چھُہ میٲنِس دامنس اندر

کرُن چھُم نو بہارا یادٕ باغاہ تازٕ پوشہ راوُن
گُلن ہندی پأٹھۍ انسانن پھولُن تتھ گُلشنس اندر

چھُہ آزادؠ غزل پرٕتھ کانٛہ رُکھ پأغام آزادی
چھُہ گُنہ گُنہ جایہ روزان فرق ونہٕ تس بوزنس اندر

۱؎ غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ دسمبر ۱۹۴۵ء (گنجو)

امتحان

روزِ یاد افسانہ گاہ متین زمانُن ہُند
تاج خاندانُن ہُند راج آسمانُن ہُند

گردِش زمانَن دِیت گردش زمینَس ہاو تھ
باگہ نے ستارَن ہِنز گردش آسمانُن ہُند

پوشہِ ڈاڈرِ مُشکہ بَرِتھ پھلی متین گُلن ژھالے
بلبلن فریب نظر پردہ گُلستانُن ہُند

افسَری تہٕ سردارَی، نوکری تہٕ لاچارَی
بے خودی جوانن ہِنز عالمُک گمانُن ہُند

مسجدن کران بدنام مندرن چھہ تھاوان نام
منز گرَن کرَن آرام شوٗبہ ناتوانُن ہُند

بندگی کرِنی بندن افسری خوداوندن
بس یہٕ تے چھہ لب لباب دفترن فسانُن ہُند

ژھایہ ہول وونَر نِہ دزاو نارہ وُزملن سیتو داد
روشہ روشہ یوز آو آو پوشہ کاروانُن ہُند

لُچھ انتھ تہٕ گاٗب سا کانٛہ فول نیا الماس
منز وَن بیا سنیاس تخت پہلوانُن ہُند

دِلہٕ کین دِلادارن آزمائشن ہُند ساعت
حُسنہ کین خریدارن وقت امتحانُن ہُند

۲۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء

مزاحیہ غزل

یمبرزل ژ ییر پتے مرہ ہا بہٕ کٔس تھاوٕن گرے بوٚمبرو

امی غمہٕ سیتھ نیندرٕ چھم نہٕ ایوان لو لہ رے بوٚمبرو

بنیتھ یس آوٕ سے زانان چھُم اولاد دود کیاہ طوفان

فدا ژ یے پتھ بہ کرہ ہا پان تیہ سٔتھ شُری چھم گرے بوٚمبرو

جگوٕ ہیچھ میانہٕ معہ کھ قونٕن خوہ چھُ زول چایہٕ خوہ تہٕ نوٕن

جکس گرٕ ژھو گرٕ ژھو تہٕ میونے خوٕن کران گتھ تتھ لرے بوٚمبرو

نمازن کیٚتہ تہٕ میونے پان نیازن کیٚتہ تہٕ میونے پان

یوان ییلہ اورہٕ ماہ رمضان یہان میانے گرے بوٚمبرو

دٕ نے کیاہ یارہٕ کم کم نارہٕ تتھ یتھ اُولس پانس

کرٕم رہتہ کالہ اکھ تابن وندس منز کانگرے بوٚمبرو

دٕسان پتھ کالہ اوس پاٲغمبرن جبریل اسمانہٕ

سہ تھوٚو سانیو وطنداروٕ تہٕ درویشوٕ گرے بوٚمبرو

اگر پأغمبراہ کُنہٕ آسہٕ کُس باوِیس تسٕند پأغام

غریبس بد نصیبس کُس دوا دادِن کرِے بۆمبرو [1]

---

[1] ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے:-

یہٕ یێلہٕ موٗدُس جہاں مُرِتھ پرٕن واگٕ سۄ چھۄ میٚہ متہٕ کرِتھ

یہٕ میوٕنے پوز دُنہٕ ژٕرِتھ یێمِس کولس ژرے بۆمبرو

مُرُن دۄہ آسہٕ ظأہر شیٚہڑ دہرِس عشقہٕ مسکینس

مشیدو ژوو کہٕنی تام مدرسن منز ما مرے بۆمبرو

بہ چھس ہتیٚ فاقہٕ یِم موصوٗم نٕنہٕ یِمی گاسہٕ وگوٗس پیٚنٹھ

تُلیو تیوٗ ننگٕ زن آسان رائیٚ راتس چھم لرے بۆمبرو

بہٕ کیٚیاہ منگہٕ آدمس آمس میٚہ گٕنٛجہٕ یِم شرکہٕ تہٕ ونہٕ ما سس

بہتھ ساری چھہٕ آرامس بہٕ کوٗرِس بانبرے بۆمبرو

دگنجو

مزاحیہ غزل

مدنوارد لگے پائٕری
بہٕ نو ذرٕہ عشقہ بیمأری

ژٕیہٕ سیتہٕ گرٕژھ فرصتھاہ آسنہٕ   دٕلس گرٕژھ فرحتھاہ آسنہٕ
میہٕ گأمژ نألی نادأری
بہٕ نو ذرٕہ عشقہ بیمأری

ژٕیہٕ سپٕ چھے عأشہ متین سیتہٕ رے   چھٕہک چاوان وصلُک معٕوٕ مے
میہٕ بیٚنٹھ کرٕ واتہٕ انوأری
بہٕ نو ذرٕہ عشقہ بیمأری

ژٕیہٕ سپٕ چھے زُلفُک تہٕ خالُک غم   میہٕ چھُم موجُم عیالُک غم
بہٕ چھُس مسکین ژٕہ دربأری
بہٕ نو ذرٕہ عشقہ بیمأری

خزانن ٹھان مُژرٕاوِتھ   بیٚین رکیُت سعن تٕرٕہ پھہ تھوٕ وُتھ

میٚیہ کیٚت اوسُے ہرُد ہارِی

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمارِی

خدس ژُس آلہ مطہٕ اوسُم   وُنِس تام سٕنکُس پیٹھ چھُم

بہٕ کیشاہ ہاوَسے دِلاوارِی

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

پیٚیم بیٚیلہ راکھ فائرشٹ   دِمکھ نے کیٚنہہ اَنہٕ رنجہ

گژھیم دِرہ زیٚنہ تہٕ سرکارِی

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

پکن چھُم کارو بیگارس   برُن چھُم جنس سرکارس

پیٚیم ووہ گرایہ   باپارِی

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

پگاہ چھُم ہدٕ پہٕ دیُش پیرس   بقہ یم کن توبہ تقصیرس

قیامژ دوہ کرہ یم یارِی

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمارِی

ہُنڈ ہس کرِہ ہُون ہوٗنس ہوٗنڈ   کنڈِس کرِہ پوش پوشس کوٗنڈ

کرُن چھم رائفنہ پٹوارِی

بۄ نو ذرہٕ عشقہ بیمارِی

بۄ کرِہٕ پیرشن بلاین کیثاہ   گُھرِن پنہ نین تہ نیاین کیثاہ

میہ چھم جُھکھی جھکھو تہ بیکارِی

بہ نو ذرہ عشقہٕ بیمارِی

دٕنان ہیم دوٗرہ چھم جاہِل   دِتکھ انسانہٕ سُند ہیوٗ دِل

دِہکھ نے اُچھو دِتکھ ٹارِی

بۄ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

صوے خانہ

وگنہ وَنہٕ وُن

لوِلہٕ باغَس آوَے نوبہار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

آیہٕ پھٔلِتھ پھٔلِتھ پوشہٕ وُنہٕ پوشہٕ وارِے
دٔزاپہٕ چھاوان لٔچھہ بٔرٕژہٕ اچھِدارِے

جایہٕ جایہٕ پھیرِتھ مُشکہٕ دار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

ژاوِ پرٕانی قصہ تہٕ افسانے
ژاوِ زٕاٮ زٕاٮ پنجرہ تہٕ زولانے

چھاوِ یادِ نٔک ژراون تہٕ ہار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

کرِ پرواز لٔگِتھ سوزِکی پر
پھیرِ نظرٕ ژٔن پٔنٕزِ چہٕ وُنٕزہٕ ملہٕ کر

شولہٕ ناوِتھ لولہٕ کوہسار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

چھکھ ژٕہ توشان سازس تہٕ سامانس
واجہ مرمن تہٕ بیٚیہٕ روہٕ نہٕ دامانس

یہٕ چھہٕ سورُے ناپایدار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

پایدارِ چھہٕ ناوس تہٕ ورتاوس
نہٕ ژٕہ سہٕ رَس تہٕ سازس پٔراوس

پوشہٕ وُن چھاپہٕ جوشہٕ وُن نار وٚنِسٕے
نیرِ چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار وٚنِسٕے

چھکھ ژٕہ ہُنگ تہٕ لوِکُ افسانہٕ
بن مہٕ اسہٕ نٕک تہٕ گندنک سامانہٕ

پانہٕ گُلشن پانہٕ چھکھ بہار ویسیہ یے | نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گُلزار ویسیہ یے
پوشہٕ مالن چھہ عاشہ مَتۍ لُکہ چھاوان | موختہ ہارن چھہ پیمہ ختہ کار مولہ ناوان
تو شی پوشن بَن ژہٕ موختہ ہار ویسیہ یے | نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گُلزار ویسیہ یے
رگہ ویسی کورٕ راہ اُمس ژندہارٕ چ زون | شاہ یوسفنی معشوق حبہ خاتوان
گاہہٕ ژ جارسنے کرٕ سعہ نامدار ویسیہ یے | نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گُلزار ویسیہ یے
سعون چھہ نرمہٕ نتہٕ اوس پتہٕ تُرتَل | چھُنہٕ لانس نرمی سیتی موُل
معنہ امہٕ کےٚ زانہٕ دِل ہُشار ویسیہ یے | نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گُلزار ویسیہ یے
لولہ نادن گوشش نشاو آزادَس | وُنہٕ آدن اوسے پتہٕ سادَس

چھےٚ غنیمت یتھہ وفادار ویسیہ یے
نیرہ چھاونہٕ گُل تہٕ گُلزار ویسیہ یے

جنوری سنہ ۱۹۴۵ء

غزل

چھُم ہوَس نالہٕ رُٹھِتھ لالہ بہٕ ژٕورے ژٕورے

کیاہ وَنے حال دِلُک بال بہ دٕورے دٕورے

بُلبُلن ہوٚل سپُن چانہِ فراقہ تہٕ لولہ

خوٗنِ دِل نوش کران پوشہٕ چھہ ٹوٗرے ٹوٗرے

یوسمن ٹھُر بہ اُمی چانی فراقن زاے چس

چھُم یوہے نار پٔتیومُت یارہٕ میٔنہ موٚرے موٚرے

لاگہ بوٚ مبوٗرہٕ متیو زاگ ہاہِ ہے دَردہٕ نیٖن

وارہ پٔتھ وارہٕ وُچھتھ فیرہٕ بہٕ ڈٕورے ڈٕورے

یِس پہٕ قسمت چھہ ہُلان فوطہ گرِ ہان چھس معہ خس

یِس ڈیکہ پٔوٚرہ تمس مینرٕ موٚزٕورے پٕورے

پٔرژھتہٕ چشمن تہٕ خنجر باز بُہمن کیاہ بہٕ دَنے

ژٕورہ آزاد بہان کیازہ چھہ دٕورے دٕورے

غزل

کامہ دیو ہیون جامہ زری یے لولو
عاشقن کران دلبری یے لولو

آیینہ خانس منز وچھان پانس
بازندہ ناز کری کری یے لولو

دل شیشہ اوئک خوش باش بلبل
دل رچھن بٹہ دلاوری یے لولو

منز سنبل وارے گندان ژھپہ ژھارے
اژھ رژھ وگنہ تہ پری یے لولو

مشکدار مستس منز شوبان کیاہ چھتس
دُردانہ جمکہ دورہ ہرد سیہ لولو

حسنک بوہر نوکہ سمندر
عاشقن ہنز قلندری یے لولو

رمہ دار لالس اتھ تھوٹس مالس
مولی ہیوان چھنہ جوہری یے لولو

دو گنیار ماران، تارو چھہ تاران
گاٹلین ہنز برادری یے لولو

مور دو گنیارن خشمن، خمارن
دور کیشاہ کری سکندری یے لولو

گنز چھ فقیری پوشہ ورنی امری
پہ خیتہ کار بختاوری یے لولو

تن من ناوون حسنہ باغ چھاون
لو لچہ بٹہ بہادری یے لولو

یتلہ آزادن لوب یتن آدن
مشرا وز سوہ خن وری یے لولو[1]

---

[1] غزل نیم محو شدہ پنسل سے لکھے ہوئے کاغذ سے نقل کی گئی ہے۔ شاعر کی نظر ثانی ۔۔۔
ز گنجو ... عارس یہ ...

غزل

تس نہ وفا میٚہ اضطراب کیازِ پہٕ دل ہراوِ ہا
داغ تھوٗوُن میٚہ برجگر باغ پٔنُن بٕ چھاوِ ہا

تو تہٕ ژٕماہ چھہ خوش گژھان تارِ گمِتۍ آوارہ دل
سیٚتۍ گُلن تہٕ سُنبلن خوے بہ کیازِ تھاوِ ہا

یوٗد میٚہ اُمید آسہے روزِ کھٕٹتھ یہٕ سوزِ میون
دٔورِ بہتھ ؤنی اندر ژٔورِ بہ نالہٕ تراوِ ہا

ہولہ تہٕندِ آم کیٚتۍ ضرب جگرس تہٕ لولہٕ تیر
کینہ ورس ستمگرس سینہ پٔنُن بٕ ہاوِ ہا

چشمہ تُلتھ ہیٚچھم نہ زانہہ خشمہ ۂتس کرِتھ نظر
کیاہ چھہ ؤنان یہٕ لوکہ موت مارِ ہُتس بٕ باوِ ہا

گٔنز نمن بُمن کژٲل پوشہ بدن زٕ پوشہٕ تُلی
بٔشہ یتھس ستمگرس ژٔورہ یہٕ دٲل بہ تھاوِ ہا

آدنہٕ یوٚد بہ زانہٕ ہا آزادس چھُ یُتھ وفا

ویرہٕ تہٕ ہشرہ نیرہٕ ہا کرٕون قبیلہ ژاوہٕ ہا

●

لولُک باغ

لولہ باغُک بوٚلہ وُن بُلبُل ژوٚلم اوٚڈا لیے

باشہ کرٕی کرٕ گوم نیرِتھ آم ژٕ فیرِتھ کاٹ لیے

باغ ژاوِتھ یم گُلالہٕ ڈاس ہاوہٕ داغ دِل

زن چھ درمحشر شہیدن خوٗنہٕ جامہٕ نائے لیے

لولہٕ تیرن سینہ دوٗر کیاہ خبر آسم یہ یار

پانہٕ کتہٕ چھم تھوان وائے لیجہ کرٕی کرٕ آلیے

میون اوٚش ژٕ میانی آو چھ پنئی تازہ ادا

نیرہٕ ژٕ اَہرِ ژندکی لولہ نازن ہاٹ لیے

بُلبُلن مند سوز دردُک سازٕ پٔنام بہار

ہردو آسن ماہ وسُن ژٕ بوزان بوزن وائے لیے

حالہ اکہ نے اسی نالان حال دِ لگے تس پہ ژھام

ہاوی نم سوراخ سینکی اندرہ ڈیشتھ غائب لئے

شبنمچھ کُنی ہیتھ آو صُبحک داو گلزارس اندر[1]

گُل اسان شبنم وَدان بُلبُل گومُت دوا رلئے

باغوانن شادی آتش بازی وارین مشر دزان

دردہ پوشن پھیر زردی بُلبُلن ددی اَ رلئے

جلوہ ہاوان دزاکھ یامتھ وُژھ قیامت عاشقن

قتل عامس رکتھ ژیہ یم سامانہ کمی منباہ رلئے

آدکُ آزاد دردِل اُدی اُدی یاد پیم

کیاہ ہیکس بالی و ریختہ پیمہ ساعتہ دیشن کالئے

۱۲ فروری ۱۹۴۵ء

[1] ابتدائی مسودہ میں یہ شعر یوں لکھا تھا ۔

"سرو خوش سنبل پریشان گل اسان شبنم ودان

کینہہ تو دن تمکین بیزرہ کرتھ تھوین خوشبحائے رلئے"

دگنجو

غزل[۱]

جانانہ چھُمُ نہ بوزان سوزُک ترانہ ویسیے — ہیم داۓدی کنُس رفیقس باوِتھ بہٕ زانہ ویسیے

للہٕ وان یہ بولہ خنجر واۓ لنجہ چھُمُ ژٕلان شر — بتیہ سوزِ ناسہ دِلبر کیشر شاہ نشانہ ویسیے

لاگِتھ بہٕ نیرہ سنیاس فیرِس وَنن مُلہتھ ساس — تس رۆس یہ سون تہٕ اطلاس چھُمُ چیلنانہ ویسیے

بیلہٕ اوس تازہ اُلفت اُنی مَس نہ رِشبہ کانہہ کنُھ — کُنہِ ساعتہ گرٕ ھتنہ پرِ ژھتس تی غاموانہ ویسیے

کیاہ تام خارہ اوسُس گوڈہ واۓ جنس بہٕ ناوے — وونی چھُمُ کران ستمگر کمُ کمُ بہانہ ویسیے

روومُم میہ بالہ یس پتھ باوُن ارام ترٕ راحت — اُمہٕ ہسم تہٕ چھُمُ تھنہٕز ستھ گنج تہ خزانہ ویسیے

چھُس ماری منز آوارہ کرِہ ناسہ میون چارہ — وُنی زیس ژٕہ وارہ وارہ موٗدِرے دہانہ ویسیے

کعبس اندر ژٕہ بدمس بیپھ ممبرن چِیان مَس — تمہ سوٗرہ مہ چشمہ ڈیشتھ سپنان گمانہ ویسیے

گُنہ چھُمُ نہ ڈیُو ٹھمت زاہہ تیتھ بیاکھ نازنین — راوان چھُس ونے کیاہ تمُ سُند نشانہ ویسیے

بامیانی ستم تہٕ بیداد نتہ آرہ کوٗت سہ آزاد — گُنہِ ساعتہ چھُمُ پوان یاد تمِ داستانہ ویسیے

۱؎ ماسٹر جی پنڈت زندہ کول ثابت کی غزل "سُمرن پنُنُے رژا نمُ پریمُک نشانہ ویسیے" سے متاثر ہو کر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی سے اور کچھ پنسل سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محو شدہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظر ثانی کی محتاج رہی ہے۔ (گنجو)

غزل

چھس شوقہ چانے بیقرار معشوقہ یوان چھے نہ عار

ہاوارہ میتہ روُدہم کتے یکھنا رشتہ نالہ متے ژالہ ہیم دِلک غم تہ غبار

چھم آتش چانی گاشرو یمبرزلے ہندہ بومبرو چھوُتھ نہ زانہ میونے بہار

منز بول بوشس کیاہ ونان یا زانہ عاشق خستہ جان ننہ زانہ پنجرک جانوار

چھے فتنہ خوشبو منز گلس یتھ لولہ زر میانس دلس آوارہ واوو تل مہ نار

کیاہ کرہ کوت کال ژالہ غم اندری گلان چھس دمبدم چھنہ لولہ تنب مرنن ازار

دوہ چھم گژھان فکرن اندر راتس چھوان خونِ جگر یژھہ زندہ گانی کیاہ بکار

آزاد چھہ جاہل نوجوان گاہے چھم ہوشس یوان گاہے گژھان بے اختیار

غزل

پوشہ میتہ لالو ژاوہ روشنے اَتی روز وگنہ ونہ وونے بوز

ویرہ چانہ روومُم راچھ مالنے وارہ بانژہ ہیوتہم دور ژہ تہ ییہ ژاوہم نیرہ لوت کنے

پرزان شوٗبیا لول باگرٕ ونیے ہولہ سیتہ گلہ میون دل ہیار رٕہہ دار شیشہ گرٕزھ وارہ میون بتونیے

ہ یہ نہٕ صنایہ گنہٕ میون یاوٕ نیے اویرہ کنہ دِل میون چھنہٕ فیران ناداں کوتاہ پہ غرض اقنیے

شینہ مانہٕ ہندی پاٹھی پان چھم چھتونیے خارہ کیاہ زٕ وِے یارہ ہے ہا دزہ دزہ تھو ونھم رینہ کالپنونیے

گرِشنہٕ کرہ ہس پوشہ ہتھرو نیے کریشان زٕ چھم ڈیشن کر چھاوُن تھوہ ہس ٹوٹھ یاو رنیے

زانہٕ وونہ وُچھ میہ آزادس گتنیے تہندین سنیہٕ مَعنے زار تس چھ پاگٕنی پانس یہ جواب دیتنیے

•

غزل

چھس وندہ دزان تیرہ تہ ریتہ کالہ بہٕ تا پہ

ترٕووُتھ ژیہ بتیین کیا زہ پنُن سایہ وَنے کیشہٕ

کمہ ساعتہ کڈٕتھ میانٕی ہوس میانٕی تمنا

سورُے ژہ زانکھ پانہٕ بے پروایہ وَنے کیاہ

پیٹھہ پاٹھی چھُ برجوش آمژہ پھُلیہ پیوان ڈوٹھ

چھُم لول تیتھے پاٹھو گژھان ضنایہ وَنے گیاہ

زینتھ یہ حکمت دیُت میہ ہمن چھم میہ تمے لوکھ
یتھ زندہ مرُس دارہ تلان کرٛایہ وَنے کیشاہ

چھم خارہ یہ کم ییتو خطا مشانہ اکھ آے
دہ کھ داگ دی تُلان چھس توے پرٛنیتھ جایہ ژَنے کیشاہ

شرمیائی تہ ارمان دِلکو میائی دَزِتھ پییے
بے آب چمنکو بائُٹھ ہارہ چہ کرٛایہ وَنے کیشاہ

غزل

لولہ وِداکھ بادہ ہِس اہلِ دِلاہ آسہ ہے — زخمِ جگر ہانہ ہِس داگ دی لداہ آسہ ہے

پردہ ژٹھتھ نبرہ ہا دردہ نین پھیرہ ہا — تس نتہ میہ تانی منزلاہ دور وَتھاہ آسہ ہے

سے چھُ میہ دادین دوا تُس نہ سِین میُون زاہنہ — چھُم نہ کران سیز کھتان دل میہ بجا آسہ ہے

لولہ انداز اندر ناز و نیاز ان اند — تازہ گیاہ، ولولاہ، سادہ گیاہ آسہ ہے

تس تہ گمتو ہیم ستم آسہ ہا منے زیادہ کم — ضنایہ گرٛھان دمبدم میُون صداہ آسہ ہے

نارہ میہ زولن بدن ہیوٚٹھ گرٛھتھ پرزنن — کاش یتھین ظالمن خوفِ خدا آسہ ہے

دُچھ میہ خمہ داز ابہ دِرِنی ماسہ بدی عقلمند　　پان پنُن زانہ وُن کانْہہ تہٕ اُکھاہ آسہٕ ہے

شاہ تہٕ گدا ذات کرُن امیوٗن سرزِشتہٕ چوٗن　　آسہٕ ہینے کرِمہ لون وَن تہٕ یہ ما آسہٕ ہے

اکھہٕ چھہ فِران مُہرٕ دِیار وارے بتِیس کوٗنہٕ ہار　　آسہٕ ہیمے اختیار بِیاکھ کھاہ آسہٕ ہے

اُمس خودائی کھاہ جان وِتھاہ نعمتھ　　بندہ گیہ مزتہٕ بوٗد زندگیاہ آسہٕ ہے

بوٗڈ تہٕ لوکٹ پہٕ تہٕ پان آسہ ہینے ہیوٗ وِنداں　　ملک خوداہ گیان خلق خمہ دا آسہٕ ہے

سادہٕ یہ آزاد اوس وعدہ کرُن کرِیوٗٹھ پیوس

یس سہٕ وَنان میوٗن دوس تس تہٕ وفا آسہٕ ہے

نوٹ :- ایک اور مقطع یوں ہے :-

"زالہٕ یہ آزاد کرٕ بیتھ ستم بوٗت شرٕ　　زنٕ یہ چھُہ کانْہہ بے خبر تن بہٕ رضا آسہٕ ہے"
(گنجو)

غزل

لولہٕ نزٕ بہٕ کوٗنہٕ للہٕ وُٹھ دلِ بے قرارہ میانے　　چھکھہ نا ژہٕ لولہٕ آتش للہٕ وان امارہٕ میانے

موصُم خیالِ بُلبُل اوسکھ وُچھان ژہٕ یم گُل　　کمہٕ ظالمن ژٹھہ پرٕ تھوو کھ ژہٕ خارہٕ میانے

کتہ ژھاڈہ چھوٗن چارہٕ ہالہٕ بیافوارہ　　پرٕ ژھیوٗن ژہٕ تُو کھ وارہ امہ زارہٕ پارہٕ میانے

نُمہٕ لولہٕ نارہٕ بوٗن کھ بہٕ تم دِتھ ادارہٕ کوٗر نکھ　　غمہ چمین دِتن چھکھ نالہ ہا موختہٕ پارہٕ میانے

وَدِہ نارٕ دادِہ چانے دودٕہ پیالہ زٕن رٕچھیو مٕکھ   کمہٕ گژٕا پہٕ ضا یہٕ کوٗرٕ نیچھ ھا لہٕ کچارہٕ میانے

بلہ ہٕن میہٕ لولہٕ دادی گژہٕ ھا غمن میہٕ شادٕ ی   تیتھ گردٕش شاہ کرکھ نادر دِل ستارٕہ میانے

بے پردہٕ گُل وُچھان چھکھ شہارہٕ دِل ہیٚچھانٕ چھکھ   کُمہٕ سِتمہٕ ہیٚچھان چھکھ بے عارہ خارہ میانے

مدہٕ وا جیتھس بٕ مستوٗر وۄنی کیازہٕ چھکھ ہیٚتمانٕ دوٗرٕ   رٕکھتھ ترا وٕ ھتم کرٕتھ سوٗر تہٕ یارہ میانے

مستورہٕ غم میہٕ تمہٕ چوٗن شُری یا نٕسی لوٗگم گرٕوٗن   فیرِی دُبارہٕ شرٕ یہ میون کمہٕ اعتبارہٕ میانے

[3] پیٚتھہٕ باٗگھٕ لولہٕ گُل ہیاٗ ذٕ پٔژ رٕنتھہٕ پھٕر زٕیہٕ ترا وٕ ژھٕ   سوٗسن تہٕ امہٕ ترائے سوٗسن مزارہٕ میانے

آزاد سوز دِل چوٗن اوسُم تگان بٕ زٕن

کرہٕ ہے دوا بٕ دادٕ ین چھُنہٕ اختیارہٕ میانے   ۲۰-۲۳ ساون ۱۹۹۵ شب

[1] غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ [2] مو ہُم سے مطلب معصوم ہے۔ [3] اس شعر کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجو)

زندہ پانہٕ لولہٕ گُل ہیاٗ نٕہ ییتھ باٗغٕ لوٗسٕنا وٕ ھتھ

سوٗسن تہٕ ما تیتھے باٗغٕ لوٗسن مزارہٕ میانے   (گنجو)

غزل

مسول بٕ کرا نہٕ دزایس بُلبُلہٕ امارہٕ چانے

چھُم پارہٕ پارہٕ گومُت بٕ نس امارہٕ چانے

اَمِس چھوان بہارس یاوُن بۂ ہاوِہ یارس
ژٕھ کہ سٕتؠر لوہ کچارس گوم لولہٕ نارِہ چانے

بوٚ مبرو بُجھس بۂ مستوٗرِ یمہٕ ٹُلرہ چھُم کران گیٖوٗرِ
وأرلیٖنجہ منٛز ژٕ چھکھ وٕ یوٗر ٹھاوِیوم امارہ چانے

ہیمہٕ ہانٛہ کأنسہ ہنٛز کٕنھ لوٗکہ پامہ، ہانٛژہ، توٗہمت
کرِہ ہا دِلس ملامت، سۂ چھُ اختیارہٕ چانے

دوٚیمس گیس بۂ دلگیر لایان چھُہم غمکۍ تیٖر
دوٚیمُ دِلیٖشا یہ تقدیر امہ زارہ پارہٕ چانے

بےکس یہ زار وٕنہٕ کس مولوٗم تہٕ چھُم نہٕ پانس
ژٕ ے پتھ بۂ بال مُران چھس کمہٕ اعتبارہ چانے

ژٕ ی میون اَزل تہٕ ژٕ ی لون ژٕ ی میون قبیلہ ژٕ ی گرُدن
اَدِہ وَنتہٕ کُس مُدامیون چھُنہٕ اختیارہ چانے

آزادہ آسہ ساقہٕ یس پتھ ژٕ ہ گوکھ شیدا
سۂ تہٕ چانہٕ کھٕمہٕ تہٕ فلوا گژھ خارِہ خارہ چانے

(۱۳ جیٹھ ۱۹۹۸ ب)

غزل

تمنّا اوسُم تتہٕ تَن رلہٕ ہے ‏— اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

خشمہٕ ہوٚت مارہٕ ہوٚت چشمہ تھوٚد تلہٕ ہے ‏— باغ زَن فولہٕ ہے میونُے دِل

جگرس میانِس لولہٕ شَر ژٕلہٕ ہے ‏— اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

آدنُک یار میون وعدٕ نے ڈَلہٕ ہے ‏— ساتہٕ اَکہٕ بَلہٕ ہے میونُے دِل

رشکہٕ سیتۍ دُشمن شین زَن گلہٕ ہے ‏— اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

نشہٕ تقدیرس تدبیر پَچلہٕ ہے ‏— ہوشہٕ ما ڈٕلہٕ ہے میونُے دِل

لُکہ ہوٚت کیازِہ میون دامن چَھلہٕ ہے ‏— اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

لولس میانِس یوٚت نے لگہٕ ہے ‏— کیازِہ تنبلہٕ ہے میونُے دِل

اُندری اُندری ہولہٕ ما گلہٕ ہے ‏— اَدٕہ سنبلہ ہے میونُے دِل

آزاد صبرٕک جامہٕ نے وَلہٕ ہے ‏— کاٚل ہیتھ ژٕلہٕ ہے میونُے دِل

آدٕہ کوٚت بیمار وارہٕ وارہٕ بَلہٕ ہے

اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونُے دِل

۶، اسوج سمبت ۱۹۹۶

غزل

کتھا بوز سوزِ دل میون ژٕہ مے راوٕ راو لٹیے
یُمبرزل چشمہ تھوٗد تُل میٖہ مے وہہ کھیاو لٹیے

یہٕ چونے سروِ قامت قیامژٕ ہنٛد علامت
کرٕتھ برپا قیامت قدم ٹھہراو لٹیے

رٕخس ییٖنچھ زلفِ خمدار خزانس راٗچھو شہمار
کمَن گوٕو بخت بیدار کمَن اُلتھ آو لٹیے

چھُہ راوان کأرِ یاوُن یہٕ زانُو ہأج باوُن
نہٕ روزان ہار شراوُن نہٕ سونتکٕ واوُ لٹیے

بہٕ ژے ییتھ گوس بدنام بہر جا شہرہ تہٕ گام
سو گوسہٕ لنڈ ییتھ نہٕ اَز تام چھُہ لوگت داو ویٖسیے

ژٕہ پھیران دردہٕ گامَن بہٕ لوگت لوکہٕ پامَن
چھلان ہم سون دامَن رٔتمَن کیاہ دزاو لٹیے

تھوٗن گژھ پاک دامن ہسترکیشاہ لۄکہٕ پامن
کتھن، ہانژن، ووہ لامن ژہ مے کن تھاولترییے

گژھان برہ یاوٕرنکی پوش ہہان بلبل تہٕ خاموش
نہ روزی حسن نۓ بوشس یہ روزی گژاو لترییے

سہ آزاد لولہٕ شیدا میہ بوز گومت چھہ فلو ا
یہ عشقن دود کو تاہ چھہ آدم کھاو لترییے

غزل

بہ مسول خوٗنہٕ دِل ہارن سہ پھیرژیاہ تازہ یارن سیتر میہ کوٗرمت سوٗر اہارن "

اَنِن سالہ زٹن نالہ بہ اَچھہ پوشن کریس مالہ فلے چھیم لولہ گلزارن "

برس شیشن یہ لولک مس اَتھن کینتھ پیالہ ہیتھ روز یسیم کرہ بال چھس پژارن "

سنبس ماپوشہ بدنس مس ملیتھ کمہ شوقہ تھاوان چھس مشکدار زلف خمدارن "

میہ کاٹیاہ لولہ خنجر آے سہ قاتل ماکران پروا مرس ییلہٕ مارکس کھارن "

دِتم دِل کیاہ کھوتم تقصیر پگاہ روزس بہ دعواگیر ستم کرہٕ ہم ستمگارن "

بہ تس کیٛتھ گلبدن یارٕ ان ، چھہ بلبُل بے وفا پھیران ، کمن رنگین چمن زارن "

پری رویس زری شوباں ، ؤنے کیاہ حورٕ چھس لوباں ، کتھن گژھاین تہٕ گُفتارن "

جُرٕت کیاہ چھم بہٕ جانانس ، پھیرن نالس تہٕ دامانس ، زری جامن تہٕ شلوارن "

یہ صورتھ کمہٕ عطا کُرنس ، وُچھتھ تس کُن چھس روزان ، بچھت تہٕ آوس بہ شہمارن "

گُلے ڈیُٹھم ہران واوہ ، گُلے ڈیُٹھم دزان ناوہ ، بہتھ کنڈس وُچھہ میٛہ شہجارن "

گُناہگارن دُزن نیلہٕ آو ، چھہ کس کیٛتھ رحمتُک دریاو ، سنن گژھہ لولہٕ اسرارن "

کران آزاد نے تقریر اکھاہ خوش دل اکھاہ دلگیر

اکھاہ زول حسرتکو نارن ، چھہ پھیریا تازہ یارن سیتھ

(۶ اسوج سے ۱۱ اسوج ۱۹۹۸ بکرمی تک)

دردِ دل

پرٕدہ ہے تھاوٕ یوم زٕھاے دردِ دل ، نون میٛہ ڈیُٹھم جایہ جایے دردِ دل

لعلہ منز للہ وَن تہٕ دالنچہ منز ہیمن ، چھُم رفیقاہ بڈٕہ پاے دردِ دل

دوہن جہانن منز میٛہ سرتلہ سون کرانٕ ، آبرو چھُم شایہ شایے دردِ دل

تَن تہٕ مَن دِت دردہٕ نیہٕ مشرٕکِن ھتھٕ یوٗم ہر طرف بوٗزُم نوائے درد دِل

برہمنس گیتا مسلمانس قرآن بوزہٕ ناوان آیہٕ آیے درد دِل

یار یارٕی دُشمنی دُشمن کران میون آذن میون سائے دردِ دِل

سارِنٕی زخمن دوٗکھن دادِن دٕیان عاشقن ہُند زُو دوابے دردِ دِل

میٖکٕھ سَپٕن شورس تہٕ نارس پانہٕ واگٕن فنایہٕ چھا سپنان صدابے دردِ دِل

گاہےٚ جارَن روزِ محشر تٕل ژھوٗپہٕ کر روزہٕ کیاہ بیٚلہٕ روزِ ژھابے دردِ دِل

پانہٕ بُلبُل پانہٕ گُل پانے چھُہ باغ پانہٕ بوٗڈ کوتاہ گدابے درد دِل

چارہٕ مَتہٕ کینٛہہ چھُے نہٕ آزادس علاج

دولہ کین زخمن بوٗزِ ے درد دل (۳۰ اگست ۱۹۴۲؁)

فٹ نوٹ ؎ اپنے وقت کی مقبولِ عام غزل "یا الٰہی مٹ نہ جائے دردِ دِل" سے متاثر ہو کر یہ غزل اسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کرٕتھ بے وفائی وفادارہ میانے ستمگارہ بے چارہ لوٗکچارہ میانے

کرٕے پونپرن گٕتھ تہٕ اَتھ شمع روئس دَماہ روبرو بیہتہ مہیارہ میانے

کمن سعہ ندرن سیتھ یامانہ لوگُتھ   تھوۆوتھ خارہٕ لِلہٕ وُن میٚہٕ گُلزارہٕ میانے

بُران شادی ہیم دادی رچھہٕ ہا دِلس منز   ژٕہ یوٚد یارہٕ دِتہٕ ہک میٚہٕ بیمارہٕ میانے

یہٕ چھے میون سرتہٕ یہٕ چھے میون سینہ   تُلان کیازِ ژٕہ تلوار چھکھ خارہ میانے

چھہم وعدہ کری کری کران زندہ مری مری   پیوان پیٚرہٕ کیاہ چھے ژٕیہٕ آزارہ میانے

مدنوارہٕ ژٕہ لہم بدن نارہٕ زالُتھ   خدا رحم کری نے مدا وارہ میانے

شہ جانانہ مُشتاق جانانہ پاس

وُنان یس یہٕ آزاد غمخارہ میانے

غزل

بہٕ ہا ناد لایے یاوُن رایے   لولہ سازدایے یاوُن رایے

کرٕ تھس ضیایے یاوُن رایے   ہا یہٕ ترٕ ضیایے یاوُن رایے

مۆتہٕ جانانہ کیاہ گوٚی وٕکانہ   تہٕ تہ پرٕانہٕ مایے یاوُن رایے

مَس پیالہٕ برٕ ہے لولہٕ منز بہٕ کرہٕ، میٚے   لولہٕ مۆتہ لایے یاوُن رایے

کمہٕ وٕتہٕ ژٕہ لہم کوہٕ زانہ وٕولہم   کمہٕ پشرِہ مایے یاوُن رایے

ہمیشانہٕ دۄرہ چھےٚ کمہٕ حوٗرہ ماران گژھایے یاوَن رایے

دِل میون لوٗبان چھےٚ کیاہ شوٗبان ژھایہ ترٛ گژھایے یاوَن رایے

شوقہٕ چانہٕ حوٗرہ بنیہٕ ہمستوٗرہ وٕنہٕ وان دژایے یاوَن رایے

ژےٚ پتھ گیم خاک ژٕ بیوفا ڈراکھ کیاہ میون بایے یاوَن رایے

سفرن بۄ لاچھتس تھیےٚ ہا تاپہٕ زامتس ژٕہی میون سایے یاوَن رایے

میٚےٚ نشہٕ دوٗریوکھ کس بالہٕ ڈوٗلتھیوکھ بے پروایے یاوَن رایے

تھوٗ تھم نِشانہ سوزٕک ترانہ بوزہ جایہٕ جایے یاوَن رایے

از تام ژاجیوٗم سُنیاس لاجیوٗم کمہٕ تام رایے یاوَن رایے

ہمتہٕ لاےٚ وۄہ نو بۄ ژالے ییمہٕ وینخلاےٚ یاوَن رایے

ییہٕ ناشہ دِلبر ژٕلہٕ ہم دِلک شر بوزہ تم خودایے یاوَن رایے

لولہٕ چانہٕ آزادؔ ورموٗلہ شاہ باد

پھیوٗر جایہٕ جایے یاوَن رایے

(سنیچر وار ۲۸ کاتک سنہ ۱۹۹۷ب)

غزل

از روز سانے   آدنہ میانے   آدنہ میانے   از روز سانے

تن من نادان پان پاڑاوان   پان پاڑاوان چھس شوقہ چانے
آدنہ میانے   آدنہ میانے

ببیہ کر ڈیشھہ لہ لہ منز للہ وکھ   لہ لہ منز للہ وکھ ہانکدہ بانے
آدنہ میانے   آدنہ میانے

مجنون لاگتھ دِل نیوٗ تھ زاگتھ   دِل نیوٗ تھ زاگتھ لاگی مرجانے
آدنہ میانے   آدنہ میانے

کتھ لیجہ بیٚوٹھک بلبل رٗدھک   بلبل رٗدھک شِلہ پدمانے
آدنہ میانے   آدنہ میانے

کن کمیو ہبریرنے تاوٗ پیزہ کریرنے   تاوٗ پیزہ کریرنے کمہ دُردانے
آدنہ میانے   آدنہ میانے

مسوٗل چھہ پیالہ ہیتھ ژاران اُتھن کیتھ   ژاران اُتھن کیتھ کمہ شوژہ شانے

آدنہ میانے آدنہ میانے

نُندہ بون آدن ترُو آزادن ترُو آزادن معشوقہ چانے

آدنہ میانے آدنہ میانے

غزل

شین زن گائب جنسے درہ زون لائے جنسے کرہ کیاہ وَنہ کَسے درہ،،

پھیرہ ما میانہ وُتے رُٹھمن نالہ مُتے حالِ دِل باوہ ہسے ،،

سعہ چھم پامہ دوان کامہ دیہ چھُمنہ اوان میون کیاہ غوصہ چھُسے ،،

گرُو گرُو گرُو نم جادر للہ ودنی نھاوہ نم داگر محلہ تلہ وام جنسے ،،

قدمن لال جُری مُس پادن بوسہ گرُو مُس تس نشترادہ کَسے ،،

وَتھرس گلِ عباسی دودہ ہرہ برہ ہسے کھاسی نرہ بال آلہ وَسے ،،

یتہ آزادن پان تتہ میون زُوتہ جان

لولہ سیتو مارنسے درہ زون لائے جنسے

غزل

چھُم خارِ خارہ دردِل بێیہ کرٕ سمو دُبارہ

بێیہ گردشاہ یتھے کر، کرٕ قسمتک ستارہ

بیہہ روبرو ژٕلیم شر شیتھلاوہ لو لکٕو زر

گاہ ناز، گاہ تغافل، گاہ رمزہ، گاہ اِشارہ

شوقچ نظر پیٚو تس پتھ بێیہ اُلفتچ خبر ہیتھ

ہولکٕ غبارہ پینَن ژٕلہٕ وارہ وارہ وارہ

جانانہ کیٛاہ خطا چھُم کیٛاہ تام وعدہ اوسُم

دمہٕ چھُم گژھان کو ہس سمب امہ چانہ اِنتظارہ

بَرہ ہس بہٕ لولہٕ پیالہ رٹہ ہَن سہٕ یار نالہ

وَنہٕ ہس مہ تھو ملالہ کرہٕ ہس بہٕ زارہ پارہ

بلبل کرَن گُلن گتھ گُلشن پھولن پیٚو تس پتھ

لولک پیہٕ نامہ پیٛغام انہٕ اُلفتک نظارہ

گاہے پہ سوزِ آزاد بوزِ نِتھ چھُ دِل گژھان شاد
گاہے کران تسندی ناد جگرس چھیم پارٕ پارٕ

غزل

بے عار بلبُل ہیوٚ رِٹھ کِتھ گوٚشس وُنی توٚس دیدار ہاوے
دوٗر برٕ تیہندے داغ چھُم جگرس لوکُٹ باغ میون چھاوے

ییٚیم سیندرٕ ہاوسہ ڈرائیس کرانے جیل ہیوٚم ژالُن لاٗلی مرجانے
سُتہِ نیے تھاوِسم گوٚش فریادن آدن میون ماراوے

ریٹہٕ ہس دامن وونہٕ ہس وارٕ مارٕ متہِ پوٚت کیاہ اُسُے خارٕ
موصوٗم لاٗ جِتھس یتھ گرِدابس برٕم دِتھ واٗ جِتھس ناوے

باغچہ مسوٗلہِ تنٕ من ناوان کیاہ تام لولاہ چھُک شولہ ناوان
آرٕ کوٗت سوسن کیٚمو سیندرٕ ہاوسہ سعہ میہ تہ ساز پاٗراوے

سُبحان اللہ بے پرواہی دانا مردن شوٚبیتا گدائی
نادان ڈیٚوٚ ٹھم لال تہِ جواہر بجرِ بجرِ سعہ سِنزِ ژھراوے

تعشیق چانسے ژروو آزادن کرژن قبیلہ تہ منندہ برن آدن

جگر کو خوانہ تہ اُشہ کے آبہ سیتی کوٹ کال دل شہلاوے

غزل

باگی دَنتے بالہ یارس وارہ دیدار ہاوہے

روزہ ہے سانتھاہ مقابل سوز دل شہلاوہ ہے

دور گرژمس پیالہ برژمس بوسہ کرژمتھ ڈینے

چشمہ تَنہ ہے شرمیہ ژلہ ہے زانہہ تہ وُٹھ کملاوہ ہے

میانہ پینہ تہ ناگ ہینہ سیتی رود دیتھ باغس تہ شر

مُسولن نوا لہ راوہ ہے دِل بلبلن بکلراوہ ہے

پتہ نیرس، پوت نہ فیرس ریزہ ریزہ یوڈ کرہ ہم

بازای ہے ہیتھ یہ خنجر مازمیون ازماوہ ہے

کیاہ زینتا ژورہ دِل یانس ہوسے کانہہ دلبراہ

زانہ ہے دیوہ قدر تو پنجی دزدہ گل میانی چھاوہ ہے

لولہ وَتہٕ وُچھان وُچھان تَس تہٕ ییٖلہٕ لِیہٕ لوسہٕ ہَن

ذانہٕ ہے دوٗر سِروَنان کتھ سوٗرہٕ ہاری للہ ناوہٕ ہے

بوزہٕ ہے معشوقہٕ سند راوُن کران کیاہ عاشقس

راوہٕ ہے کتہٕ میون آدن گوش نادن تھاوہٕ ہے

تس تہٕ ییٖلہٕ بیداد گاہتھ آسہٕ ہَن ایوان یاد

ژوٗرہٕ ژوٗرے دوٗر گژھ گژھ خوٗن باران ژاوہٕ ہے

گاہ نمان آزاد لولس گاہ کران جنتس طواف

عاٗرفاہ شُتہٕ اوس یوٗد وَے ہیم ہوس مُشراوہٕ ہے

ٖ۱ مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزاد کعبس گاہ نمان بُتخانہٕ ہے"

غزل

(دگنیوی)

جانانہ کرے جان فدا لولہ صدا بوز | دامانہٕ ژٹے خمارہ ہتیو میون مُدا بوز

دلدارہ ہوس چھُم نہٕ جواباہ ژہٕ دِہکھنا | اُتی روز یہٕ میون سوزِ جگر پاس خدا بوز

چھس کیاہ زہٕ وَدان نالہٕ دوان باکہٕ ژھٹان ٹال | مستوٗرہ دِلک شیشہ فُتُم ٹے یہٕ صدا بوز

دیوانہ وَنان کیاہ نہٕ چھُم دیوانگیے منز | لوہ کپار جُدا . سوزِ دِلک نار جُدا بوز

فولاد ژُنگ آب پِینان لولہٕ نارس نِش   ہیم میانِہ اَشکی دِ انہٕ پینز ناز و ادا بوز

آزاد دِتُھ وعدہ اَکس سادہٕ منوشس

کیا ہتام لیکھت چھُے ژٕیہ گوُمت لانہٕ مُدا بوز

غزل

"دوٗر موہیم دوٗر دانیے نُندہ بانیے آدنو   ژٕیے پیتہٕ دژایس یہٕ گرانیے نُندہ بانیے آدنو"

ترٕونتھ کنہٕ مُرشدہٕ بتھ بہٕ لتاوِنے دادی لدِ سینچ کتاب   بے وفا بہرہٕ باجہ میانیے نُندہ بانیے آدنو

بالہٕ چھکس اندری گلان ڈیشتھ یہٕ چون بلبل مزاج   کیاہ میہٕ اوُمم کرمہٕ لانیے نُندہ بانیے آدنو

دوٗرہٕ ہیوٗ ٹھہم شورہ پانس کا ژھدکوٗ بھتم ہا ژلو   مارہٕ پان امارہ چانیے نُندہ بانیے آدنو

کیاہ ونِنے ہا مارہٕ متہٕ ہیہ کیا زہٕ سینٛم اَرنہٕ رنگ   ژھوٗرِ ڈکھتا یتھ زیوٹھ مانیے نُندہ بانیے آدنو

گاہ چھُہ لولس پتھ مران گاہے چھُہ ژھنس گتھ کران

"کم فریب آزاد زانیے نُندہٕ بانیے آدنو"

غزل

وَیسی یہ ژٕل ہیے آم لولہ سیتی ہَرنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

بوزٕم تَس چھہ میأنی دُشمن پرٕنس
غمہٕ پچے اُتھرے کوٚرنم تعپہٕ

اُمہِ شرہٕ دَمہٕ دَمہٕ چھس ہیوان مَرنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

وعدٕہ اوس بادام پھُلِنے ترٕہ نس
یاد پیوس وائتھ سورٕہ وُن پپہٕ

یارِی یارِی لَگِ زٕنیس یہ وفا کرنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

چشمہ میانہٕ پچھمَن جوہٕ یہ آب ہٕرنس
لولہٕ نشاطُس مارٕہ نا ژھپہٕ

اَشہ کے ڈٕلہ ہنزٕہ ناوہٕ میٚتھہٕ ترٕہ نس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

کرٕہ کیاہ دِلہ کَس بیتاب ہَرٕہ نس
باغ پچھس ایوان بوزنہٕ کعپہٕ

تھٕمو تہٕ کیاہ باقی تھوٚو راوٕرنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

ناز کیاہ چھُم کران لول بأگرنس
تاب یوٚد روزٕہ ھم وچھ ھا بہٕ

میانہٕ غمہٕ تہٕ لولہٕ وأئی لول کیاہ برنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

وُچھتہٕ آزاد نس وِلہ زار پرٕنس
ساتھاہ آسہ بیٚلہٕ واتن دِپہٕ

شوقہ وأئی کیتھہٕ نیے تاوٕ پیزٕہ کرنس
دیدار کرنس وو تھُم دِپہٕ

غزل[1]

توہہ ماڈِیہ ھٹُون آدن متیو نُے   غم چھُم گوژھِنہ راوونوٗ یے
لیہ چھِم لوسان ہیہ ناسونُے   غم چھُم گوژھِنہ راوونوٗ یے
گوشن کرِہ ہس پوشہ وتھرونُے   کاژہ زۆنہ ژلہ ہیم گرُونوٗ یے
کیاہ سُنا ہیہ نا دِیہ درشونُے   غم چھُم گوژھِنہ راوونوٗ یے
کس ستیتو لوگنم نازہ ونیہ پونُے   رۆدُس کونہ شرتیہ میونوٗ یے
کوت ہیکہ ژالِتھ لُکہ گیلونُے   غم چھُم گوژھِنہ راوونوٗ یے

[1] غزل ناتمام رہ گئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

کیاہ وَنے مارِہ متیوہ نارِہ دزن ہے ہے   زانہِ سعہ کر جاے دزُن نار پیوان ییتھ جاے
آسہا پردہ ژٹھہ یارہ بہ دژا مرژییے ہیتھ   حالِ دِل ژۆرہ تھویوم بالہ مینہ کمہ تام راے
کریہ دوبارہ وُچھیتھ خارہ یُیتے چھُم دردِل   دوہے ونن حال ونے نالہ رٹیتھ ہیواے

پھیر کر پھیر دنارہ وچھت حوُرہ بتھو وُرھتو وارہ قرب — گوُکھ بے غارہ چھُہ کُن کرُاڈی ستھ تعہدہے ہا

کیاہ وُنے نعبہ بچھہ زن موختہ برجتہ حرزاُ بس — گمہ ہار پہ نازہ خنجر بمہ شوبان چھس کیاہ

زانہہ تہ سور سہم پز مدنوارہ محبت چوہ سئے — یا نی ہاس تہ پننہ غمو کران چھُہ کنہ پنانے

ادہ کر بارہ ژینہ تے اوس نہ زنہ وہ وفا — یہ ازہ یانہ سز ب بہکہ آزہ کرتھ ہے ہا

چھُس بہ اندیشہ کران فتنہ حران چھکنہ بیدار — نیرہ بیلہ بیرہ سہیم ناہ تہ شتھ دب وآ

ہولہ سیتھ بال سوندر مال کلان چھس اندری — از مینہ کن لوا خنجر چھکنہ تلان تہ آ

سوز کر باُدہ ژہ آزادہ لگتھ آزادی
یہی چھُہ فرقان وُنان تی چھُہ نیکہت گیتائے

غزل

آدم محبت عالم محبت — شانِ محبت سبحان اللہ

تو لُس فدا چھس تو نہ گدا چھس — الحمد للہ الحمد للہ

تو اچھو فقیری چھم بڈ امیری — تو نئہ گداگر بڈ بود شہنشاہ

مرد محبت ژھاریاہ یہ دولت — استغفر اللہ استغفر اللہ

درد چھ یہ گرمی ییٚد چھکھ درد اِل   عالم تہ گمراہ عائقل نۆ گمراہ

بردار کھوکھ در نار زوٗنگھ   شیرنیستان مرد خود آگاہ

از قول زاہد کربوو تمۍ توبہ

در فعل عابد استغفراللہ

فٹ نوٹ :- بیاض میں غزل ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

"جانانہ ترے جان فدا لولہ صدا بوز"   وُنۍ پتھ چھےٚ ژیہ آدن کرتہ پنُن وعدہ وفا بوز

پھم درد باغس تازہ پھلے تازہ چمن زار   ووہلہ سوزہ والین بلبلن ہند تازہ نوا بوز

کُور لولہ نارن حُسنہ کین ہریز پھلین آب   یمہ ہیاٹی اشک دانہ پنُن ناز و ادا بوز

کفر ک تہ دینک نیٚے اندہٕ ہے فتنہ گژھہ ہے دور   نوٗن تبلیہ پنُن ہاو مدفوارہ کتھا بوز

لہ نچار یاوان ہار شراون زان غنیمت   نسہ چارکی پاٹھی شراونگتہ ؤن تردوہا بوز

کر قول نبو شاہ یوشہ ونین دردہ پوشن منز   آزاد بتُس دِیا نہ ڈلن چھےٚ نہ روا بوز

سنہ ۱۹۴۶ء

دوم دور

منظومات

وُزہ مَل

یہ کیتاہ بایہ نس چھےٚ باو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

نوان کمہ ژھالہ چھک پیہ مانٛز   پری زن چھک وُنان اسمانٛز

شبان کیاہ چھے زری پارٛاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

غنیمت لوکہ چارکر دمہ   کران چھک باشہ ماران ژھوہ

یران اتھ شورہ پانس چاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

چھوان زویس تھوان چھک ٹھری   گگے رتہ مال گا ہے نزٛری

چھم کیاہ ننده بون یہ چون ورتاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

پکس دلبر مُہت گژھے ہوش   شہت زونتھ ینہ اندر یم جوش

ونتھ زانیا بتھنیس آو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

کمی گندرن کرکھ وُو بانٛلی   گپی تیندر ژینہ سعہ ندر مانٛلی

ژہ زائجہ نکھ نارہ تس کیاہ دراو   کران چھک وُزہ مُلیے واو

کھندے ہولہ چھک بیتاب   بران لارہ لارہ نارہن آب

کران لولہ وتن چھس کاو   کران چھک وزہ ملیے واو
گچھے کنھٕ شوٚبہ ہک اچھ داگ   گجکھ کاون اندر ونہار
ٲنجی وادس اندر زن ناو   کران چھک وزہ ملیے واو
ژیٚہ ییلہ اکھ جلوہ ہاوتھ پور   تہٕ سرٕ موسی تہٕ کوہ طور
تتھے بسلواہ دوبارہ ہاو   کران چھک وزہ ملیے واو
ژیٚہ چھےٚ شاہ ... ... ز عشقٕ   چھمن بے تاب جلون منز
... سوزاہ اسے ہنچھ ناو   کران چھک وزہ ملیے واو
برتھ امہ سوزہ سیتہ یم دل   سپنز آسان تہند کو مشکل
یمو روٹ والہ واشہ واو   کران چھک وزہ ملیے واو
کمن تھزن ژیٚہ کو شتھ شر   یمن سنزن تہٕ نظراہ کر
یہ فرشہ تے خاک زا آتھ تراو   کران چھک وزہ ملیے واو
ونان ولہ زار چھےٚ آزاد   ورتھے وانگلجہ لایان ناد

بگرمی ... س جگر شہلاو
کران چھک وزہ ملیے واو

بٹہٕ کوٗر

دٕرم پھولرو وٕتھن شرم کرٕی کرٕی یے بٹہٕ کوٗرہ ماٗری منز سعہ ندر یے

نٕمی بخشنے پرمیشور سے یے بٹہٕ کوٗری ماٗری منز سعہ ندر یے

دٕرہ شاہ کعولہٕ ہشنہٕ پاٗنژادری یے آیک کمہٕ آگرٕی سے یے

اٗسہٕ وٕتھن سیزچھن وسہ بٕرٕی بٕرٕی یے بٹہٕ کوٗرہِ ماٗری منز سعہ ندری یے

نوٗبہٕ کٕشہٕ مشکٕ دار باغٕ بٕہٕ بٕری یے پھعولہ ڈٕنی یاسمن تھٕرٕ یے

کستوٗر نافہ سیٖنہٕ نٕعہ ڈٕلی بٕنہٕ یے بٹہٕ کوٗرہٕ ماٗری منز سعہ ندری یے

مٕو مٕتس شمس گٕھتہ کرٕی کرٕی یے یان زٕولتھٕ ژٕیٕہ لولہٕ یے

یہٕ ترٕ چھاکوٗر مٕنٕت کاگٕشہٕ پوٗمپرٕ یے بٹہٕ کوٗرہٕ ماٗری منز سعہ ندری یے

واٗروہ کھعہ ترٕ پچھے مالنیچ شرٕ یے رنگہٕ رنگہٕ ناما ورٕی سے یے

مول پیٹھٕ چھٕ حاکم باٗسے دفتری یے بٹہٕ کوٗری ماٗری منز سعہ ندری یے

پٕرٕو زٕ پچھٕ پچھے ژٕیٕہ یادٕری یے کرٕمن ہٕشنہٕ بٕھعہ ڈٕری یے

یہٕ زٕتمہٕ دٕتنے ادٕہ ایشورٕی یے بٹہٕ کوٗری ماٗری منز سعہ ندری یے

نام تھو راؤن ناو ستھ سوٗر ییے — سپتایہ کُن ژُ تچھی سوندری ییے

یاونک راوُن ہیٚتھ راوری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

اٹھہال دژایچھ منز بانٛری ییے — بوزن تھاوِتھ شیلہ نرد ییے

تن چانی نرِ تان دوتہ اندری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

تازہ گلزارن کر ہوا خوٗری ییے — ہوشہ زوز پوشہ گوندری ییے

گمرہ تہ بوٗمبر چھی گرری درکو ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

ہٹہ گند تلسی ہارہ لاگ گری ییے — ساعت ژُ چھہ مُرزاو تبہ تھری ییے

بنتھ کار گیتہ کار چھنہ منزری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

دوٗرہ ہری ہیاہ کیاہ نوٗزہ برِ برِ ییے — نری کرو واو چھوٗنہ جری جری ییے

گوڈہ گوڈہ جامن دامن ذری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

باگہ وان مالی سینز کوٗری ہیہ تھری ییے — لو لکہ بانچھ دنیدری ییے

بوٗلبوٗش چھوان کیاہ سوزہ بری بری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

عارتن منز گژھن چھاولاوری ییے — غارت بہار بہو دری ییے

دردمن نشہ کیاہ پردہ تہ تُھری ییے — ہٹہ کوٗری مارِی منز سوندری ییے

لوٚڅہ نرٕ ٹٹہ بند بیٖیہ ڈہ بہ نرٕ یٖ — اطلس کمخاب زٕرٕ یے

ناپائیدارٕ ته بازٕ گرٕ یے — بٹہ کوڑٕ مارٕ منز سوندرٕ یے

لوٚلکو جامہ وٕل نیر بازرٕ یے — لوٚبہ نے وٕگنہ تہ پٕرٕ سیے

شاہ بہ نے سوٕ رٕگچہ حوٚرہ نوٚ گرٕ یے — بٹہ کوڑٕ مارٕ منز سوندرٕ یے

گٕنہ وزہ پاوسے یاد سوندرٕ یے — آزادٕ — سوٚخن ورٕ یے

کاشٕرین مانان چھنہ کاشرٕ یے

بٹہ کوڑٕ مارٕ منز سوندرٕ یے

سہ استاد (عرفی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

"چون زن ہندی کسے در عاشقی مردانہ نیست

سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست"

گنجہ

پھٲلۍ کوٗر

ایک تصویر دیکھکر

اَتھ روزِ وارہ بوز میانۍ وِلہ زارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

سروہ خوبتہ شوٗبان چھے قد وارۍ — سگ دِتے کمہ وَنچہ یارۍ یے

نگہ نس تہہندس لگ زہ پارۍ پارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

جامہ چانۍ شوٗبۍ کم شامہ سوندہ آرۍ — ہارۍ منڈۍ زلف کمۍ پارۍ یے

وگنین سیتھ مالہ جھتہ دوس دارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

دود کیاہ گدریوے یتیمہ سمسارۍ — پتھ وَنن بیٹھتھ ہارۍ پارۍ یے

جود ما کوٗرنے تہ تسہ جود گارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

سوز کمہ سازک کن دارۍ دارۍ — بوزان تہ پھٹھک اچھہ دارۍ یے

کتہ چانۍ سازندر تہ سیتارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

اسہ گوتہ ہمہ شیعہ ہتہ اتھ تل ہارۍ — دوہندہ کیاہ پچھے تہ یہ سوندرۍ یے

بادہ تتھ ہر کرے پارہ نم خارۍ — پھٲلۍ کوٗرۍ لولہ وَن ہارۍ یے

پوشہ ماد چھے بُمبر چاڑی چاڑی   رُمبر رُمبر گمبر گوے جاڑی یے
دمبر دمبر پوشنے یہ شرمداڑی   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے
حاڑتن کورنس چانی خماری   خاب چھا کنہ بیداڑی یے
مستی چھا کنہ یہ چھ ہشیاری   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے
لولس چانس چھ خریداری   لولکہ لال بازاری یے
ینیتہ نادارو لوگ باپاری   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے
دُنیا ڈیو ٹھم برم تہ بازیگاری   دیارن متی گمتی ساری یے
یارن منز چھنہ روز ہرتہ یاری   پہلی کوری لولہ وَن ہاڑی یے
کینژن گر تہ گوند جامہ سونہاری   کینژن سر تہ سرداری یے
کینہہ پکان ووڈہ ننی کھیرہ ننہ واری   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے
ازلہ لارنس تن دت ساری   اور مے سن زرہ وَن ہاڑی یے
ساری حاران تمہ بازری یے   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے
سورمس تہ سازس چھنہ پایداری   دردس چھ وفاداری یے
ساسہ بود گنج نوہ چانی رنجگاری   پہلی کوڑی لولہ وَن ہاڑی یے

کینول ہیتھ دزایکھ اَری اَری
روشہ روشہ اَمہ انہاَری یے

بان ولھتر ووتے پوشہ سبزاَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

کارہ پُیتو یاری تَے بینہ دیوداَری
چھی ژٹیہ ژرہ آلوان ساَری یے

پوشہ وَن چھی کران پیالہ برداَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

صنورتس چانس معنہ ژاری ژاری
دل میون ہیٔ ہٹھ ہاری ہاری یے

پیتھہ یاٹھو ہاری تھہ چھ بہان زاَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

بلبلہ یار میون بیٹھ گلزاَری
ڈیشہ من یودتہ ہنجاَری یے

میانہ کنہ دُتی زیس زاری یاَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

آرہ ولہ جگرس کنڈی تھوُن لاَری
یئمبرزلہ بیماَری یے

سنگدل کوتاہ لوگن بے عاَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

بان آزادن لولکہ تاَری
شیمن زن گوکن ہاَری یے

دُپی زیس پھا روا اِی دلازاَری
پہلی کوری لولہ وَن ہاَری یے

۳۰ اسوج ۱۹۹۹ ب

لہ ابن مہجور نے آزاد کو "پہلی کوری" کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور فرمائش کی تھی کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بھی بتائیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔
(گنجو)

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

غزل

پایس پیٹھو انسانہ دیوانہ ژہ مو لاگ
برہم سپُن میخانہ مستانہ ژہ مو لاگ

پانو ہُرژ سیٹھہ روز ژُو رچھ نصیحت بوز
شمعن اندر چھُنہ سوز پروانہ ژہ مو لاگ

چھُنہ دوہ نی گلن خوشبوے گے بوٗ فاگرُوے
بد خوینے سیتی خوے عارانہ ژہ مو لاگ

چھاوان روین پان گوٗ زُلف پریشان
امہ ہاوسہ حیوان انسانہ ژہ مو لاگ

دُنیا چھہ مردن جیلن جیلس اژُن چھا کھیل
گرژھہ دوستس سیتی میل بیگانہ ژہ مو لاگ

رنگدار گُل رژ تی رژ تی یت گلشنس پھُلی کیتو
ناپائدارن سیتی یارانہ ژہ مو لاگ

تھف کرٕ میٚیہ دامانس پننس تہ بیگانس
اتھہ موہ کلس پانس زولانہ ژہ مو لاگ

ژھانڈان تم جوہر ہیو تمت دلس چھپے شر
چھکھ پانہ سمندر خس خانہ ژہ مو لاگ

گرٕ موہ للے تھانک چھُکھ پوٗرہ دُکانک
حس کرٕ کھوٚٹے وانکُ پیمانہ ژہ مو لاگ

خوش زندگانی ہندی نشانہ جانی ہندکر
چھی دوہ جوانی ہندی غمخانہ ژہ مو لاگ

مردی چھُنہ پاراو دماغ دِل شیراد
کاراہ پنُن رُت ہاوسامانہ ژہ مو لاگ

آدن چھہ آزادس کیاہ پنیہ ناسادس
وُنی توس دلدارس، دیوانہ ژہ مو لاگ

غزل

تُمن قلم تہٕ لیکھُن سراپا نتہٕ خوش آمد سعٔہ سخن وری چھا
رکلیھٕ کرِتھ سٔرتلے سونٛگ سادہ لُوکھ لُٹاوِنی بہودٔری چھا

تُلیتھ حیاتہٕ مُلہتھ پرخوشبوٕ وٕلیتھ زری قاتِہ بہان طاقس
چھُ ننہ لان تس وُچھت جہاناہ ژٕہ ونتہٕ اُمی ہے ونان پرٕی چھا

نہ سوز دردل نہ شور درسر نہ چاک جامن نہ پاکدامن
یہ عاشقی چھا، گداگری چھا، یہ شاعری چھا، قلندری چھا

مہ بوز وُنان اَسی بہٕرتہٕ وارٕلی چھُ کُتھ نا پیٹھ چھوان بُلبُل
پیمُن ضعیفن تہٕ بے زبانن حریف لاگُن بہودُری چھا

کران گاہٕلی محبتک سٔنز ہتھوان جامن وُلیتھ ژھتو وُرے کرنٛز
ونان اُکھٕ جنگ زرگری چھا یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

پزٕر کڈان تَون اپُز دباوان یہ پوٗز وُنُن کیا زِہ مارہ ناوان
وُچھت نظر باز توٗ سے چھ راوان یہ دلبری چھا ستمگری چھا

زبان دراز چھی ہبان پٔہ مطلب پننٕ خودٲیی تہٕ بندگی منز
ہیمن ییٚوان زانٕہہ برادری تہٕ محبتس منز برابری چھا

وَنے نہ بوزُم پیام رومی دَپے نہ زونُم امامِ رازی
سونے چھہٕ اُمر خرہ وزان ییہم ژٕھ یارِی ساری گمتی زری چھا

ژٕہ لامکانس اندر بہتھ خوش میہ کیٚتھ جنونٕ تہٕ پہ خونٕ آتش
یہ بندٕ چون فتنہ گرتہ روکش ہیچھان یہ ہمتے پاٹھی برادری چھا

وُچھم سیٚنٹھہ وٕنی درتم ژٕہ یارِی وَنان ساری چھہ دیندارِی
ژٕیہ ہتھاو مرٕ لولہ وانے کرٕ چھتھ تہٕ زانٔہ بتہ یہ کافری چھا

یٔہ ناں آزاد چھہٕ یم ترانہ ہیچھہتھ تہٕ زانٔہ نتھ وُچھتھ زمانہ
نہ گُل نہ بلبُل نہ مے نہ مطربٕ تہٕ شاعرن نش تہٕ شاعری چھا

غزل

نظر یا نہ ہیٚکن ژٕہ انسانہٕ گرتو   سوٗرہتھ دین و دنیا پننٕ پان سرتو
ژٕہ چھکھ ازلکی نوٗرٕ کے پوٗرہٕ پرتو   تمی نوٗرٕ ہیٚتن ژٕہ عالم ژٕہ برتو

چھُ تقدیرٕ والین مُبارک — ژٕ پننے نصیبک قلم پانہٕ گرتو

کرِتھ دورٕ دوراہ مرِتھ زورٕ پننے — طلسمات ییٚمہ آسمانکۍ پھُٹرتو

یہ تسبیح تہٕ زُنار زولانہ کوٚر ہے — پکھن واش ییری ژٕ ییم گنڈ مُژرتو

ژٕ ییٚمی زندہ کوٚرنکھ برِتھ لول تہ یرژھ — تہٕ چھار تیتھٕ ستمگر وُنی زانہہ تہٕ مرتو

ییٚمی شمشیر تیٚز بٲور لاگِتھ یہ وسواس — ژٕتھ ہمتک نیزٕ تس ریزٕ کرتو

دِما غن تھوان عقلمند چھُے روٗمالہ — ژٕ شودن رکیتے چرس تہٕ بنگہ برتو

بنیوک عشقہ مسکین لاگِتھ سعہ خنور

دِلن زندٕ کرٕوُنی غزل تازٕ پرتو

غزل

1 دین وٕ دُنیا ہاوِسن پھتھ راوٕ روٗوتھ تی پرِزیا

مُشکہ رُستین پوٗشنے پیہھڈ دِل ہروُوتھ تی پرِزیا

ہا وطن دارو ژٕیہ وطنس کَنڈٕ ہا چھکرادِتھ وٕتن

ہے کمن پوشہ وُتن دُدوَن ہنوُتھ تی پرِزیا

بلبلکن چانین ہا کوزر پانژائلی کاوَو آلی ناشس

لول ہیمہ نیے لونہ رُستین باگرِ وُٹھ تِی پرزیا

خدمتس مردی کِنٛہ تہ مُلی یہ پامردی ہیٚرٛتھ

ناو مَردن ہُند ژٔیہ ہیے ہیے مندہ چھوُٹھ تِی پرزیا

منز بہانن اکھ بہاناہ خدمتک زونٛتھ یہ علم

عالمن عزت تہ حُرمت راوہ روُٹھ تِی پرزیا

شاند تھاوِتھ غائرِ نیے ہیٚژرہ براندِ کنہ چھکٕ کیاہ چھاوان

غارتس نیلام کرِی کرِی نام پووُٹھ تِی پرزیا

یُس ڈیکہ آلی راوِہ عرشس فرش ہیٚتھ وقتِ نیاز

سُے ڈیکہ دروازنے بیٚنٛٹھ کیازہ ژووُٹھ تِی پرزیا

در بغل تدبیر تہ تقدیر چھُے تیر و کمان

ژوشٹھ کُن وائتھ شکاراہ کونہ پووُٹھ تِی پرزیا

بنگہ تہ افین ملہ وِتھ چووُ ہیٚتھ مس پیالہ پور

دوُرِ کین بیگانن ہُند تکیہ تھووُٹھ تِی پرزیا

واے پنہٕ نس مأژ ملکس چھک کموٗ چشمو وُچھان

ناخلف اولاد لأگِتھ کھیاوہِ نووُتھ پٮ۪ی پزیا

بس مرُن اوتے ژ ئیہ زونُتھ پیند پرن میراث ملک

زندگی ہند خوان ناحق بارہ تھووُتھ پٮ۪ی پزیا

بأری تھاوان چھک ژہ اے آزاد یارن دوستن

پان پننٕے کونہٕ اَز تانٕ سنبلووُتھ پٮ۪ی پزیا

(۱۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- عوامی راج سے پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔ کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ہوشیار ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ عیش و عشرت چھہ بوٗد مصیبت آرام تہٕ راحت پھچھ محنتس منز

کأہ بہتھ ژ ئیہ رٹت کیناہ نو بہتھ ژ رٹت پھل گرمت بدبختہ چھک ندامتس منز

درین پہٕ بتن بارہ سنگرن منز جیٚیہ نخوان جیگرنہ بن جواہر

تھوی ژ ئیہ راجاہ ہمیشہ تاجس ژہ آمان اَیٚ چھے ژ ئیہ قسمتس منز

ژٕ گُلشنس منز فوٗلِتھ ہُنٛد گُل میٛہ مٲن سارِنٛیز ژٕ دِل کرکھ خوش

اَسان ہُکھ شیشرٕ ہِیٛتھ تہٕ ساقاہ ہیٛکھان ہُنیہ ہیکھ ذٕ اَشس منز

شہلہٕ گُلن تَل تہٕ سرحدن منز بہان چھ تسبیح تہٕ مالہ پھیرٕ نے

خودا رُ چھنہٕ پرٛز چھ یُودسہ گرمی بیچارِ کرن کیاہ قیامتس منز

بہٕ منگہ پنہٕ نِس خودا سے پاکس بروز محشر الگ مکاناہ

بہان تہٕ کھیوٚن چیٚون شونگن تہٕ عشرت اگر یتے اوٚ چھ جنتس منز

غزل

مبارک تازہ دورانس مبارک مبارک ساز و سامانس مبارک

سُہ پرٛانیوٚمُت سرٛ یوٚمُت وہمہ گوٚ دوٗر نوٚس دٕینس تہٕ ایمانس مبارک

گمِتو اٚسی صنایہ کم گُل ژھایہ ژھلیے شو بکھ اَلتھ پاک دامانس مبارک

بنٕ جنگی سپہ دوٚنی عشقہ مسکین ذرا کرِ تہٕ غزل خانس مبارک

سپُن وونی شانہ سازَن بخت بیدار مبارک زُلفِ مردانس مبارک

نہ ڈیوٚہ نہ ٹھکُ توٗپ نے بندوق نے بم چھُم سامُس تہٕ نہ سامانس مبارک

گیہ ڈگیہ دۄر نۄ نۄ روشنی واٚژ   نۄس ژندرس تہٕ اسمانس مبارک
تہٕ زانن تم ہیمۄ عبرت امیک روٗٹ   چھُ اتھ گاشس اندر کوتاہ انہٕ گوٗٹ

غزل

بے دردہٕ لولکو بہانہ کرٕہی کرٕہی ترانہ لولک پرُن روا چھا
محبتس منز بکار چھہ ہمت ڈرُن تہٕ غم ہیتھ مرُن روا چھا

زبان زاٚورج مثالِ بُلبُل دِلس اندر چھےٚ نہ سوز بلکل
مخولہٕ کرٕہی کرٕہی یہِ لولہ گلشن لرُن تہٕ برہم کرُن روا چھا

دُتکھ ژہٕ ازلن محبتک گُل ہمیشہ فوٚلِنےٚ محبتکی گُل!
نہ پھےٚ ہردُ تے نہ سونتھ بلکل ژریہٕ کرٕ ھیچ یکو یا گبٕی ہرُن چھا (روا)

ژہٕ ہاوس چھک وناں محبت، محبتک خوٚن ہیوان بگردن
لطیف تہٕ شیرین یہٕ ناگہٕ چشمہ کثافتو سیتی برُن روا چھا

سہ چون دِلبر چھُ چانہٕ لولہ کران سمثر تہٕ بران ہیشالہ
سہ آشہٕ رٚوزِتھ خیالہ چانے ژیہٕ دل بٚیین باگرُن روا چھا

کمک ہۄ نے سجدہ اَتھ جنوٗنس طواف کرٕنے زٕتہ سوٗرگہ حوٗرہ
یہ لولہ آتش رٔبے تہ رٔودس اندر فسِٹھتھ راوٕن رواچھا

ژٕہ کالہٕ زُلفن تٕہ کاکلن چھُکہٕ چھان کمہ لولہ اَتھ لٔٹلے منز
یہان یتی آسہ چون دِلبر سہ خانہ سرفو بُرُن رواچھا

ژٕہ زاکھ انسان بڑیہ کھ انسان کتِتہ بنیو کھ ہیوند کتہ مُسلمان
چھُ چون مذہب کُنیرتہ یکسان ژٕہ اکھ بۄ اکھ گنزرن رواچھا

یہ دردٕ نیہ ہُند فضاہِ دِلکش وُچھت چھُم آزادہ دل گژھان خوش
ژٕہ نیر گنڈِتھ لولہ تیروترکش سہن تہ شالن ڈرُن رواچھا

غزل

آرہ کتہ لارمو تِشہِ بیگانس پنہٕ نس پانس معنے ژار
یتِس چھُپھن ژھاران چھُے تِشہ پانس پنٕنس پانس معنے ژار
ناوِ چھُے کورُمت سود نوقصانس دین بنز روان زینت دِیار
چاوٕ کمہ میتہ اکھ منز پیانس پنٕنس پانس معنے ژار

اُتھ چھُک داران وۆڑہ آسمانس تہ چھ انسانس خدمتگار
گھتہ کران چانس یتھ دیوان خانس پننس پانس معنے ژار
ژہ چھُک باغوان یتھ گلستانس چانی گُل تہ چانی گلزار
ژہ کیازہ حاران منز واُرانس پننس پانس معنے ژار
شیرہ گُندم دوان چھیہ نیستانس دمہ دمہ دمہ سے پچھے نمسکار
دمہ سیتی ہمیوش چھیہ لبہ واُرانس پننس پانس معنے ژار
راُچھ کرہ پننس عہد و پیمانس پننس یارس روز وفادار
کیاہ چھ منز کعبس کیاہ چھ بُتخانس پننس پانس معنے ژار
حق پنُن نچھہ وال حق سُبحانس ادہ حق ژھانڈنک چھُک حقدار
پانہ کر حق حساب وانسی دانس پننس پانس معنے ژار
گمہ ڈٖہ دامانہ رٹھ جانہ جانس دمہ دمہ لاگس ناز بردار
شوبہ ادہ لاینہ کفن گریبانس پننس پانس معنے ژار
کیاہ چھ غم دردہ کس مرد میدانس ملکن تہ فلکن ہند چھ تاجدار
حوُرہ چھس تاہ ہران رشت شاہس پننس پانس معنے ژار

آب چھترا گڑھ ہند کھال آسمانس — ناساز روزی یوت سمار

ناز کر پننس تازہ دورانس — پننس پانس معنے ژار

شیر خار زانان تدبیر دانس — فندہ باز تقدیر زور آوار

بندگی چھُہ کران رندمستانس — پننس پانس معنے ژار

بیٹھہ نا آغرچون بیٹھ دیوانس — ٹھوونکھ ماٹک بیٹھ موختار

دونوے ذمہ دار پانس پانس — پننس پانس معنے ژار

وَنہ کیاہ آزاد نشہ غار زانس — چھُنہ ووہ نی رُود مُت وَننس وار

وَنہ ما پوز لگان ٹیوٹھ انسانس
پننس پانس معنے ژار

غزل

مہ لاگ پان پنُن ژالہ ستم ژالہ وَنہ یو بوز
ستمگار چھُے ذنبالہ ستم ژالہ وَنہ یو بوز

یہ چون یوت ژالُن چھہ چانی خانہ خرابی

غارت چھُے نہ ژِہ مشقالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

رباب چنگ تہٕ نرٛتن چھُنو دردہ نیے منز

پینتے چھ کشیر ماران ژھالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

وسان چھُے نہ یہِ خمار گرژھان چھُک نہ ژِہ بیدار

چومُت چھُے ژیٔہ یہ کُش پیالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

چھُہ یس سوز جگرتشنہ ژہ بییہ روزہِ سوٗدرُ چینیٛتھ

ژِہ گو کھیسرہِ اکی پیالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

ژیٔہ کمہ حالہ گندان ہالہِ چھی فند باز گندن وٲلی

بنتھ اوسے اُنتھ سالہ، ستم ژالہ یو بوز

چھُوان دژاد یہ آزاد ہیٛوان سوز دِلُس داد

رٕوِن وٲلی وِدان نالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

•

ؔ غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف سے لایا جاتا تھا۔

(گنجو)

قطعات

قطعہ

پننہٕ پان زان ہا اِنسانہ پانس پانہ عزت کر
شمع بنِتھ نور چھاوِتھ پانے زٕہ پانس پونپرٕ نی گژھ کر
پتھے عاشق چھُ معشوقس کران ہم اُلفتکو زنجیر
تتھے پاٹھی نیرِ بے پروا زٕہ معبودس عبادت کر

قطعہ

اَکھ سیاہ زُلفس تہٕ خالس پتھ سیاہ کوٚر تھٔن ضمیر
وُچھ کمٕن زالن اندر معصوم دِل سپنے زٔیہ گیر
بُمبُکس تہٕ کالہ مرفس چھُکھ کینہہ بوزان فرق
شہتیس پتھے ناد کوٚرمُت لولہ خنجر عشقہ تیر

گوہ پھن تہٕ غارن تہٕ جنگلن منز پھِتھ پنُن دِل ژٕہ تنگ ہو کر

پھُکھے ژٕہ انسان سِیھن تہٕ شاٹن تہٕ ہانکلن ہُند پیہ دنگ ہو کر

باوہ خانہ کماو پانہٕ ریا کرِتھ مہ لُوٹماو عالم

شریک مہ آن ژٕہ لاشریکس بیٖین نِشہٕ منگہ منگ ہو کر



وُنو کیشاہ مغربک پرتو تھنُے رُوٗشمُت چھُہ سمارن

اَپارِپی زوٗنہٕ اکھتابس بہو دُرِ سانٕی ما کھارن

یہ زور آور کشش کاژاہ چھُہ تھٕتھ زنگس تہٕ رویس منز

بہٕ پھُس کھوژان نوٗم صاحب کرن ما ہانز روہ خسارن



دوس سارِی گئے شمہٕتھ شیطانسی وتہٕ پھس ژٕہ وان

موٗدی نیلہٕ موٗنُ ژر فاقہ کیاہ کرن یم سوٗد خار

تورہٕ دوٗپنکھ توٗ ہی تہٕ منگہو تو الحمد جماعتس نِش نجات

یم کفن ژٕادر تھاوہٕ نکھ قرقس اندر کرِی کرِی مزار

زیٹھو لٲگتھ پھیرِن تہٕ ٹھاوِتھ ییش
مندرن مسجدن چھہ زٕنٛ زٕنٛ کوٚن
چھا خوشامد کران خدا صابس
چھا بناوان بیچھنکو قونٛن

●

پیپرِ مرداہ وُنان اوس اکِس
حسدس ہیو وُچھم نہ کانٛہہ عاۓدِل
زاویس تس کران خار و ذلیل
یُس رٕچھیس تس بُزان جگر تہٕ دل

●

ییٚمِس یارِی کران چھُے بخت تس سارِی چھہ آسان یار
ییٚلی شوب آسہ دوکانَس تیٚلی ین مالہ مُتھر بازار
ییٚلے اوٗر جان آسی یارہ وُچھہک لارہٕ ورٕنی سارِی
ییٚلے گدٕری زوس کینژ ہاہ لوکھ نہ کانٛسہٕ نِش کھنڈہار

وعظ خاناہ پران اوس لوکن   گژھہ دِین ژوٹھ چیزاہ راہِ خدا

اتفاقن زنانہٕ تمہ بوز   دوٚیمہٕ دوہہٕ تس نشہٕ پیاو چھم گدا

وول تمہٕ ژوٹھ چیز کیاہ تامت   خانہ دارن کورس بخشم صدا

جاہلن صدقہ دِین چھُ جرمانہ   عالمن ہند عاملہٕ چھُ جدا

پانہٕ ابلیس اوس تی بوزان

ژول بِچارہ پران پناہ بخدا

•

نصیب س چھکھ وَدان نادانہ لاکان ہانز تھ تقدیرس

یہ جنت تہٕ جہنم چھے ژھیہٕ پنہ نین کارنے ہند پھل

ژہ زیادہ نرم یوٚد روز کھ میثرے ہند پاٹھو ترادِتھ لر

کری پامال اکھ دُنیاہ ہمیشہ جاے چھے کھوٚرتل

بنکھ فولاد یوٚد دوے یاد تھوٚ ستہٕ آسہ اکھ ساتھا

ہنکھ زنجیر شیرن ہند تہٕ یا خنجر ننتہٕ کرتل

•

میخانہ

غزل

سروِ آزاد آوے پوارہ نانے — تازہ تازے لاگس پوشس
پیری تراوان خادمہ اندانے — تازہ تازے لاگس پوشس
سوز دائی توس ادلکہ سازے — رودزہ دماہ تھاوتھ گوشس
بوزہ دگنین پانزہ آوازے — تازہ تازے لاگس پوشس
وپسنے منز سہ مہ تہ سازے — پوشہ چمنن ہاوان بوشس
زن چھ پنوین ستو یندرانے — تازہ تازے لاگس پوشس
پلہ کیمخاب نالی پیشوازے — مانزہ اتھ زن اَدری پوشس
خوبرویَن شوبہ مہرازے — تازہ تازے لاگس پوشس
لالہ ژھتو سانہ دروانے — کرتہ پیالاہ مس کے نوشس
برہ مارے لاگیتھ وازے — تازہ تازے لاگس پوشس
بانی روہ خسار کیاہ چھ سرتانے — پردہ تراوان لوہ ہتی پوشس
عشوقن ہندہ ممتازے — تازہ تازے لاگس پوشس

آزادنہ سوز و گدازے میٚنوشن آو کیاہ جوش
وٚزتھ تراوکو تو دارہ دروازے تازہ تازے لاگس پوش

غزل

عاشقن ہنز عشقہٕ بازی کُفر چھا اسلام چھا
عالمس بدنام گومُت پوختہ عاشق خام چھا
نیب ہیتھ تمس حبابہ حبابے وُچھنک تھوونم فر
ترال چھا گُلمرگہ چھا ہندوارہ چھا مُقام چھا
تمی نگارن پوختہ کارن منز اشارن دیُت جواب
رمزہ چھا حُسنک ادا چھا وصلکی پاٗغام چھا
ہر ہنز چشمن سوٚرہ مہ لاگتھ نیوٚن زاگتھ میون دِل
یمبرزل چھا کھاسہ چھا مس پیالہ چھا بادام چھا
عشقہ مادانس اندر صد پارہ دل اُستھ گریزان
شیر چھا رستم جگر چھا عاشق بدنام چھا

جلوہ ہاوان گاہ ژاوان تنبلاوان عاشقن

نارہ وُزہ مَل شاہ پری لاگِتھ زری بر بام چھا

تیرہ کے تاثیر زن تقریر آزادُن کران

درد چھا خوٗنِ جگر چھا شعر چھا الہام چھا

غزل

یاونہٕ میانے یاوَن را یے — مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

پاڑی پاڑی لگہٕ یو ژھایہٕ تہٕ گژ ایے — مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

چانی دژہٕ چھم میانی گژایے — عالم کوژ مُت دیوانہ

میون دِل دولت چانی مایے — مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

کعبہ چھ منز رَچھ نس لو لچہٕ دایے — دَمہٕ دَمہٕ تی چھُس ژالانہٕ

بلہٕ نے میون دل وعدہٕ تھ مانیایے — مائے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

ناساز ازلہ میانہٕ ہے ہاے — کس پتہٕ گژ تھُس دیوانہٕ

ژالان کاژ ژاہ چھُس بہٕ دِیتھلایے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

بۆ مبرو یمبرزل کرتھس صنایے   دِل رٔنتھ لو گنتھم دیوانہٕ

کھسہٕ ڈُن لو کچار کوٗر تھم ہایے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

لعو تہٕ لعو تہٕ ہیری ٹراو بے پروایے   ڈٲنجہ دِل اَسہٕ چھُنہٕ روزانہٕ

نالہ متہ رٔٹہ ہے لالہ پوت ژھایے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

مُشکدار مویس تھاوِتھ ژھایے   دُرہٕ ہوٗر چھُکھ اَلہٕ راوانہٕ

روے چون صبحکہٕ نوٗرک آیے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

چالاک دِلبرہٕ دژاکھ تھزٕ گژایے   حوٗرہٕ مندہٕ چھاوِتھ نوٗرانہ

نارہٕ وُزہ ملہٕ نے تھرہٕ تھرہٕ ژایے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

کاژہٕ زوٗنہٕ کاژھہ گوم ناگیرایے   ہٕی مالی کرتھم   زولانہ

چانہٕ چُرژھ کمہٕ کمہٕ ہانژہٕ میہٕ آیے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

ژئے پتہٕ نیرتھ اُسم رایے   پوٗر پر کرہٕ ہم جانانہ

آخر بیوفا دژاکھ ہے ہایے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

سوز ہیتھ آزاد دژاو ہوایے   شمعس گژھتھ کرہٕ پروانہٕ

مزہٕ اَتھ لولہٕ کس وزنس کیایے   مایے چھُس یو وَنہٕ وانہٕ

غزل

لیکھس نالو لکی نامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
کڑلِ سپنم ووزلِ جامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
خنجر بُمہ روبرو چاٹرتھ — ژوُلم کوُت بے وفا ماٹرتھ
چھیویکَس کوُر نم بژ ھالامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
کنَن گوم سَتہ دُن سنطور — وُنن اُسِس بہتھ مستور
چیوان خوُن جگر داہہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
ژلے لستہ منہ دِتھ ان تن — بہ لاگس تتہ ستہ ہیہ تن
چھم روشان میانہ پاغامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
شثوبان کیاہ چھس گلن کارے — کران دل بُلبُلن تارے
پری روپس زری جامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل
بہتھ بالادرے طاقن — دوان چھک رمزہ عشاقن
پھولہ دِنہ ما گل اندامہ — میہ نیو نم کامہ دپون دل

چھُہ آزادن چوٗمت کُس مُس ‏ ‏ ‏ ‏ بہٕ مستی چھُس نہٕ روزان جیس

وَنَن کیٛاہ شہرٕ تے گامے ‏ ‏ ‏ ‏ میٚہ نیوٗ تٔمۍ کامہٕ دیوٚن دِل

لیکھِس نا لولہٕ کی نامہٕ

میٚہ نیوٗ تٔمۍ کامہٕ دیوٚن دل

غزل

میٚہ اوسُم نہٕ دردِل گُمان دلبرو وے ‏ ‏ ‏ ‏ ژٕہ آسکھ میٚہ نامہربان دلبرو وے

دوٗنۍ ماسہ کائنسے دِلک حال میٚونۍ ‏ ‏ ‏ ‏ توے زیادٕ لوگُتھ اَزان دلبرو وے

ژٕ یٚہ پِچھ صاف دِل میوٗن زَن لولہٕ کافر ‏ ‏ ‏ ‏ چھُہ بُتخانہٕ سے کُن نمان دلبرو وے

تُلان ہیٚہ چھُہ چوٗنۍ یہ خاموش لاگُن ‏ ‏ ‏ ‏ کتھاہ کرٕ زٕ شکردہان دلبرو وے

وُچھت موے خوشبوے چوٗنۍ پریشان ‏ ‏ ‏ ‏ سیاہ مُشک ماتم ہیٚوان دلبرو وے

مُقابل ژٕ یٚہ آیینہٕ وُچھمے اتھن کیٛتھ ‏ ‏ ‏ ‏ میٚہ چھُم دٔورٕ غارَت یوان دلبرو وے

مُودر خندہ کوٗرتھَم بینہٕ دٔورہ دوٗرے ‏ ‏ ‏ ‏ تہٕ حوٗرٕ دوتُم رِوان دلبرو وے

چمن زار حُسنکی کمن رٔود تازہ ‏ ‏ ‏ ‏ بہارس چھُہ آخر خزان دلبرو وے

دۆدُم پینہ ژالان تہمت رَتہ ہاثرِ
دۆدُم یس نشہُسے اُسان دلبروے

یہ دِل خستہ آزاد دِلشاد کرِتن
غنیمت چھُ یِتھ خوش بیان دلبروے

غزل

جامہٕ چھی نیلہٕ تہٕ شلوار چھیٹر یے
ییتہٕ لوٚرہ ہیتہٕ یے لاگے پوشس

سائنی دِل خستہ کٔرِتھ جائنی مارہ مُتیے
ییتہٕ لوٚرہ ہیتہٕ یے لاگے پوشس

کنہٕ وائلی سوٚنہٕ بندی نوٚرہ بَرِتھی یے
ٹُلی قمیضنے سبز رنگہٕ پوشس

رشہٕ نہٕ دراہ نس ریشمہٕ قینتر یے
ییتہٕ لوٚرہ ہیتہٕ یے لاگے پوشس

وسہٕ نے منز باگ ووچھ تسے لَتر یے
کھسہٕ وُن یاوُن اسہٕ وُن پوشس

زٔن چھ منز شمعن تجلی بتر یے
ییتہٕ لوٚرہ ہیتہٕ یے لاگے پوشس

جامہٕ بدلاٶتھ دزاکھ شامہٕ پیتہٕ یے
بوش تراو مشراو یہ فراموشس

چوٚنہٕ نیرِ گرژھ تسے زونہٕ مُلتو یے
ییتہٕ لوٚرہ ہیتہٕ یے لاگے پوشس

اُسہٕ تراوِتھ جانہٕ پوٚژھ آرد مُتیے
مارہٕ منتہٕ لوگُتھ ژیہٕ تہٕ خاموشس

ونہ وتہ نیرن علامتھ ییے　　ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

ہگہ تہٕ وِلہ زار سوزس رٕتی ییے　　نیرہٕ شرٕ فیرہٕ بیمارٕن ہوشس

پوشہ کھعوتہٕ اٰڑلی مشکہ کھعوتہٕ لوٚتی ییے　　ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

سوزنم گراوہٕ تہٕ بوٚزم ییتھ ییے　　ژھینہٕ گاس میأنی ہیٚہ مینوشس

میٚیہ تہٕ اسی یار دوس آرہٕ مٕتھ ییے　　ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

کرہٕ کیاہ ازلس مأرنس لتھ ییے　　بوشہٕ ہیٚتھ کرٕنس برہٕ ہمپوشس

دیارہٕ مولہٕ ساگنی زوٗ چھس پیمتھ ییے　　ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

ولہٕ میأنہٕ جگر کہٕ خوانہٕ لیکھمتھ ییے　　شوٗہٕ بہٕ ہن لاگنو شیرہٕ زن پوشس

لأرِنس ژارہٕ کُس کٔرِ ییہ ہٕنہٕ تہٕ چھِتھ ییے　　ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

ہگہٕ آزادٕ نی نارہٕ کھعوتہٕ نٕتھ ییے　　وِلہٕ زار تِمہٕ کھعوتہٕ وارہٕ پرٕجوشس

وٗچھتہٕ کم شاہسوار میٚتھرٕ کیٚتھ ییے

ییتہٕ لوٕ ہٕتھ ییے لاگے پوشس

●

غزل

ووہ لو لاگہ ہیو دوس دأری نگارو
دِلس کا ستم بے قرأری نگارو

ووہ لو چنگہ وایان بیہو رنگہ ناوسے
گزشؔھو نیل بل گپکأری نگارو

دوہ ہے وعدہ ھتاوِ ھتہ پنیادِین تغوفل
توئے چھا یہی نامدأری نگارو

زری جامہ لأگہتھ چھسے کامہ دیوو
وبسہ راوِ ھتس پرأری پرأری نگارو

زن اہر یزہ ھکلی تیر جہمیر جاأنی
تہ تس پتہ دِوان دأری دأری نگارو

یثر ہے زیادہ چھے بیوفأیی تہ شوخی
تر ہے کم ثریہ منز غمگسأری نگارو

ووہ لو ڈالہ ڈالے گِندو لولہ ہلے
چھہ گلزار پھلو ہیتہ ثرہ پأری نگارو

وِرجس مایہ جاینے لجس لولہ زالے
ہران چھس کران دم شمأری نگارو

اَنان مالہ کرہ کرہ چھہ آزاد ڈالے
جواہر معہ ہلو ثرأری ثرأری نگارو

غزل

راوان یُس چھُہ آ:ن تُس کتہٕ قرار آسے

کیاہ زانہٕ دِلکٕ دُوُن یُس تازہ بہار آسے

پھٹے خونِ جگر چوسنے رندن ہُنہ گِسنُد نے

سئے زانہ یُس لالہٕ وُتنے مشر لوہ لہ شہ نار آسے

تدبیر چھُہ کیاہ مردس تقدیر کیسے کردس

پی گومُ لیکھت فردس تی کونہٕ مییہ یار آسے

کمر لولہٕ غزل پُرمِ دُردانہ وچھانہٕ هرُم

سوزس مییہ طومار کرُم بوزان شہ یارہ آسے

چشمن ہنزہٕ ناگہ جوٕ یہ سگٕ پُت میہ دردٕچھہٕ ہیٕ

یود ہردوٕ چھنہٕ پیہ زُن تازہ بہار آسے

بوزان ییم میانٕی دِلہ آیس نہٕ نینٕدرہٕ زہ لہٕ

بانٕی آستہٕ کرٕی زٕنین نِگہ تس وُنہٕ خمار آسے

وُچھہ لالہ کم کم مُدن کھیپے میترٕہ وَدن وَدن

دمہ ہہ اَکھ ییم ساٗنی بدن سوسن تہ مزار آسے

مگر لولہٕ کین اخبارن آزاد چھِہ موختہ ہارن

منظور خریدارن یُتھہ نامہ نگار آسے

راوان چھِہ یِس آدن تس کیتہٕ قرار آسے

کیاہ زانہٕ دِلک دَدوَن یِس تازہ بہار آسے

غزل

تمنّا اوشم تراوہٕ غارزاٗنی
کرہٕ ہس چشمہ نوٗراٗنی جاے

بلہٕ دِل ژاٗلہٕ کرہ یہ پریشاٗنی
کرہٕ ہس چشمہ نوٗراٗنی جاے

وَیسِے اَسہ کرٕ کوسہ ناداٗنی
بے تاب لولہٕ مگر کرمس جاے

پھٹرکہ وُن سینہ اوس گریکہ دواٗنی
کرہٕ ہس چشمہ نوٗراٗنی جاے

سوزِ دِل اسہٕ دِیت حق سُبحاٗنی
تہ ہہ کُن اَدہٕ لاراٗنی آسے

نہ چھُ زنّار تہٕ نہ مسلماٗنی
دِرہٕ ہس چشمہٕ نوٗراٗنی جاے

دوہ تارٕ گُذرأوی ژھوہ مارأنی — دوہ تارٕ سیتی گُلروین دٕراے

زیوٗن اَسہٕ دُنیاہ زیوٗن یینہٕ فأنی — کرِہٕ ہَس چشمہ نوٗرأنی جاے

دِلہٕ چھنہٕ بوزان دِلہٕ زار میأنی — اُدی اُدی وُچھمس تراے

ژھایہ ژھایہ ڈیوٗڈھم گرایہ مارأنی — کرِہٕ ہَس چشمہ نوٗرأنی جاے

وُزِہ مَلہٕ کرِی کرِی ترٕٹہٕ والأنی — کھسہِ وُن یاوُن چونے کیاے

تاب کیاہ کرِہ بے تاب جوأنی — کرِہٕ ہَس چشمہ نوٗرأنی جاے

ژیٚیہ تہٕ ییلہٕ وُچھمے لولہٕ حارأنی — میہ تہٕ کورٕ دِلہٕ مَنز لوہ تہ ہیے ہاے

اَمہٕ روٗس وَننہٕ کیاہ نافرمأنی — کرِہٕ ہَس چشمہ نوٗرأنی جاے

زندہ دِل رند چھہ مرٕشہ مانز کھوأنی — کعبس بیٚیہ بُت خانس ژاے

کُنہٕ چھُک نہٕ آزادؔ وَنہٕ پوأنی

کرِہٕ ہَس چشمہ نوٗرأنی جاے

غزل

تِمس روٗس بادہ کَس تِمی سُند فسانہ — وُنِتھ غارَن ہَمَن سرٕ زا نہانہٕ

بہارس جلوہ دِیُن اوس بالہ یارس چھُہ گُل افسانہٕ تہٕ سُنبل بہانہ

تہٕ چھُنے چھُہ بے بہا دُردانہ معشوق یہ دِل لوٗد قیمہ درتن تس کمیٔت مکانہ

یہ دل میون زُلفہٕ خالس بستہ گوٗمُت چھُہ زن نتیہ زینشو کران پنُنی شبانہ

نُنُبر تہٕ رادِ تھ سنیر بیلہٕ ژھور آبن لوٗبُن پانس اندر دُردانہ دانہ

خبراً سہم تہٕ انجام آسہٕ یتھ کرٕ پُٹھ پتہٕ تس ژوٗلہ ساٗرس ہنیرہٕ ہانہ

سیٹھا زانتھ میہ زو نُم کینہہ نہٕ زونُم لبُتھ تیرہ کمان رووُم نِشانہ

چھُہ آزادس پوان خاموش لاگُن
رِچھتھ پردہٕ دُچھت رنگہٕ زمانہ

غزل

"اسہٕ دُن بے وفا دلبر اَسے کُن بے حجاب پیہ نا
لوولے منز لولہٕ ساں لٰلہ وَن حُسلے چھوٗلمُت گُلاب پیہ نا"

یہ میونے تنبہ لیومُت دِل چھُہ ہٕلی سنبلُن مشکل
پھیر بکہ دِ ہنی ہنجر س منز گل بہ تھاوِنس در عذاب پیہ نا

یہ میائنی دُورہ ہرِی گژ اسے کمن حوٗرن وٗلان ماسے

اُلان چھم کاکلن ژھاسے تلتھ ہاوس نقاب ییہ نا

ییم نا از ہوس اوسم برچھاوُن تھاوِہس رُم رُم

میہ حوٗرے شوٗرِ پانس چھُم یہ لوکچارُک حُباب ییہ نا

سُہ وُچھ ہے میانہ سینکر آخ گمتر چھم بالہ کم سوٗرخ

کرُتھ بے وایہ جامن چاک پرس لوٗلچ کتاب ییہ نا

ہمتے لسِتہ گژھتہ وُنتس رمیون ژلیس نا کینہ ییہ نا سون

میہ ژٕلہہ ہے کاژہ زُونہ گژون تہ اوسُس رُت ثوٗاب ییہ نا

کھٹان آزاد اندرم جوش چیوان خوٗنِ جگر خاموش

سرس منز آرہ کوٗت پمپوش وُچھان کُنہ آفتاب ییہ نا

غزل

"باز ییہ نا سروہِ آزاد وِیسی یے | تنبہ لیوٗمت دِل ہیے گژھ شادوِیسی یے

"وژھ وائلنج لایُس ناد وِیسی یے"

طوٗمارٕ چھم اَندی اَندی سنگارَس طِلّہ چھاوٕر چھاوٕر ریشمہ شلوارَس

نیٖلی جامہ تہٕ اَندرِی لادوٚیسیے

تو‌شہٕ ناوٕتھ افسوس کھیاوٕنس بَرٕ پیالہ چاوِتھ بے ہوش تراوٕنس بَرٕ

بارِ صاحبَس کرٕ فریاد وٚیسیے

وَنی میہ دِتی مَس باغن تہٕ سبزارن ژھانڈٕ ناوِم گامَن تہٕ شہارن

پیر فقیرَن تہٕ برہمن ساوٚیسیے

چاو اوسُم گژاوٕ کرٕ جانانَس روے ڈیشتھ تَس گُل خندانَس

چھمنہٕ روزان تِمہ کتھ یاد وٚیسیے

دُوٗرہ دُوٗرے چھم ہاوان اشارہ چھس زٕ خمدار گمہٕ ہرژٕ بُمہ وارہ

ژھٹہٕ ماران تَرٕ بَٹہٕ فولاد وٚیسیے

سوٗق وَنٕ وُن تہٕ مودٕسے سازِ چہ تار سوزٕ والین چھ تراوان شورس نار

یُمھنہٕ بوزان آسہ آزاد وٚیسیے

غزل

پایہٕ بُڈ سوندراہ دٕرایہ کمہٕ چالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

حُسنہٕ ماےٚ دانس ژھٕہ گندان ہالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

وٕہ زٕلی جامہٕ کیاہ نالی ہہی مالے — بٕنیہٕ لعہ کجاژک خاصہٕ چیکہ چاو

مندہ چھس حورہ تہٕ نورہ کمشالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

کرٕلی بٕمہ نے خم کیاہ بالے — وارہٕ زٕن دون تلوارٕن چاو

اِشارہ اکہٕ سیتی نبہٕ ناروالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

سُنبل تہٕ کاکل ییلہٕ سنبالے — شوقہٕ بُلبلہ نے لگہٕ تلہٕ ترٛاو

لولہ پوشہ نوٗلن ہوش ماڈالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

آسمانہٕ حبانا وارٕن والے — نارہٕ وُزہٕ ملہ نے اکہٕ اکہٕ ژاو

خمار کرُہ کرُہ پرٕین زالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

خندہ ییلہٕ کور امہ سوندر مالے — ہول دِل لولہ بیمارٕن دٕراو

قندٕن باگران بقالے بقالے — کرُہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

پاژی پاژی لگو زیس ماژی منزہ ڈالے   دِپی توس ساتھاہ کرہ ٹھہراو

آدنک وعدہ آزادن پالے

کری توس رنگہ رٔو مالے واو

غزل

لولہ پوشنولو بنیو ہٹھہم گوشن   بہٕ کرے تازہٕ اچھ پوشن کژاو

ہوش ویسہ رووٕنم چانی بولبوشن   ڈیٚنہٕ چھس للہٕ وان چونے سوز

زن رتھمے آلو چھم گژھان گوشن

بہ کرے تازہٕ اچھ پوشن کژاو

شوق میون حنا پہ کوز چانی خاموشن   دمہ دمہ خون دِل چاو ہتھس بال

پانہٕ چھک مس چیوان ہستی مینوشن

بہٕ کرے تازہٕ اچھ پوشن کژاو

سعہ ندراہ زا جنبش اندرم جوشن   لوکٹس پانس کوز نمم سور

زردی چھیرم ارغوان پوشن

بۆ کرے تازٕ اُچھ پوشن کڑاو

مانہٕ زن تانہٕ ہیتھ ہیٹھس گوشن نازن شوٗبن ناز بردار

روشہ کش مٕنہٕ ون واُلیس روشن

بۆ کرے تازٕ اچھ پوشن کڑاو

شاد چھک رُوزتھ ہیتو گلگوشن مارٕ متہ ذانہٕ آزادُن پان

بیداد کیاہ کرِس چانٕی فراموشن

بۆ کرے تازٕ اُچھ پوشن کڑاو

غزل

مینہٕ یاون ہبرٕ کوٗر ہتھم ونیٕ

یہ کمہٕ آولینہٕ بۆ لاُجتھس بال

ژٕہ ذرا کھ اُمہٕ حسنہٕ اُمہٕ یاونہٕ

یہ کمہٕ آولینہٕ بۆ لاُجتھس بال

دِلو میانہٕ ولہٕ بگہ ٹوٗرسے

بہجہٕ کُنہٕ پتھ ونن دوٗرسے

دُزٕس مشوٗل بہ ییتمہٕ دٕدٕ وٕنہٕ
پہ کمہٕ آو لِنہٕ بہ لأ جھس بال

ژٕو لمُ کوٚت لوٚبرے بوٚمبوٗر
تھرے پیٹھ بولہ وٚن کستوٗر

دِمَس وٕنی لولہٕ وٕستر ونہ
پہ کمہٕ آو لِنہٕ بہٕ لأ جھس بال

ووہ لو تھاو تھس عذابس منز
گلان چھس اضطرابس منز

میٚنہٕ سیتی تیمۍ وعدہ چھا آدنہٕ
پہ کمہٕ آو لِنہٕ بہٕ لأ جھس بال

کمانِ ناز چأرِتھ گوم
اِشارو سیتی مأرِتھ گوم

میٚنہٕ جنس رووُم نہ تی کُس وٕنہ
پہ کمہٕ آو لِنہٕ بہٕ لأ جھس بال

چھم نُنگو پاٗٹھی حُسنہٕ کِس کعبس

جُزتھ دُردانہ محرابس

زٕ گمہٕ ہرٕ شٕ ژٕمہٕ وونُے کمرٕ سینہٕ

پہٕ کمہٕ آوٕ لینہٕ بہٕ لاٗ جتھس بال

چھُ دِل دیوانہ مۆت یاوُن

خطا گژھہِ یارٕ گُذراوُن

ژٕیہٕ سنٕ ے بادٕ ے اُدٕ کُس ونٕ

پہٕ کمہٕ آوٕ لینہٕ بہٕ لاٗ جتھس بال

کرٕ ن پیم چانہٕ لوکُٹ سنٕز

برٕ ن بے چارٕ کمہٕ شندٕ ٹھنز

تِہنٕ ن مرٕ نُس تہٕ فرصت چِھنہٕ

پہٕ کمہٕ آوٕ لینہٕ بہٕ لاٗ جتھس بال

مینہٕ پنہٕ نے سوز چھم کیاہ تام

نتہٕ کم نولہ ہاوس درٕام

دِلکۍ اُلفت ژٕ یہ سیتھ گوم ییٖنہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاگٕ جتھس بال

ژٕ ؤلُم ترٲوِتھ شہ یادن راے
گیُم سرتل سونس ہے ہاے

وژھس معلہ تلہٕ شہ روٗدُم ییٖنہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاگٕ جتھس بال

ژٕ یہٕ رؤس مےٚ زندگٲنی یاہ
یہ لوہ کھار تےٚ جوانی کیساہ

بہٕ بلہٕ ہا چانہٕ آکہٕ درشنہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاگٕ جتھس بال

شہ میونے بلبل آزاد
تسنژہ تمہٕ باشہٕ تہٕ فریاد

میہ نے بالی زرہ مس تمہٕ ہنہٕ
یہ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاگٕ جتھس بال

غزل

سر آلوٗسے یہٕ پاڈن پانٕس پٔتیم نگارو

ژاوِ ہتہ میہٕ بالہٕ ژھٕلہم ہتھٕ اوِ ہتہ ستم نگارو

کوہٕ زانہٕ کمہ خشمہ ژھٕلہم کرٕ کتھ کرشمہ

کس کُن وُچھان چشمہ وہونٕ لو ستم نگارو

اندری گجس بہٕ ہولہ دل تیٚمہٕ دزان لولہ

شُری باشہٕ ستےٚ مخولہ کیاہ ژاو تمٕ نگارو

کیٚہ تن کتھ ورتہٕ کٔتھ معشوق میون ژےٚ پٔھٕچھ

اسہٕ دوٚن چھ یاد ازلک دژےٚ تےٚ قسم نگارو

دِنہٕ یوٚد کوٚہن تہٕ بالَن تمہ ہیانہ خمہ تہٕ نالن

میونےٚ جگر چھ ژالن تم چانی صدم نگارو

کاژاہ ہیتھم ملامت کاژاہ تھُم ندامت

تم ساتھ تا قیامت کرٕ مشنم نگارو

زانِہ چھُم نہٕ ژھین ودِہ نس ونہٕ ہاہہ تس ودہٕ نس
دِزٕ نیزٕہ پیٹھہ بدٕ نس نِتھہ اوسے ہاہم نگارو

تیز کیاہ چھُہ شولہ نارس آتش ہوٗران خُمارس
حُسنس تہٕ لوٗ نچارس کینہہ چھُے نہٕ کم رنگارو

آزاد آو نالن وٗل چانٕی زُلفہ خالن
چھس لوٗ مۆے والن گرٕ مۆت قلم نگارو

•

غزل

فندٕ بازٕ دِلبر چھُہ مے تنبہ لاوان
وونُدٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

دِدٕ چھُم دِدرٕ ہوٗر ژورہٕ اُلراوان
وونُدٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

کھاٗلی مالٕ سوزمس ناٗلی چھُنہٕ تراوان
باٗلی یاوت کیاہ عاٗلی جاہ

کاٗلی ہمکہ چاوِ کی دودٕ تہٕ ماراوان
وونُدٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

لگا لہٕ ڈیوٗ ٹھم گمہٕ شہلا دن | چمنن منز باگ تراوان گاہ

رنگہ رٕو مالے واو کرہٕ ناوٕن | وندہ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

لٕہ تہٕ لٕہ تہٕ کوٗکلہ پاژی ییلہٕ تراوٕن | گژاپہ سیتی مایہ وُلناوٕن گیاہ

سٕہ تہٕ کرہ چوٗ تہٕ نرہ نژو تہٕ ژٕرہٕ تراوٕن | وندہٕ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

جوش خمارٕک ہوش چھنہٕ تھاوٕن | شعلہ کیاہ تراوٕن بے پرواہ

اُسہٕ وُنہٕ قہرہٕ زہر ییلہٕ پاوٕن | وندہٕ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

سٕہ ندری دیسہٕ چھُس ییندرٕ روزہ ناوٕن | خشمہ ہژہٕ چشمہ مژہٕ راوٕن گیاہ

پوشہ وارہٕ جوش دِیت چُھبکی واوٕن | وندہ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

گبہٕ کار یاونگ ترٹہٕ زن تراوٕن | بوشہ سیتی ہوشہٕ والی گے پھلواہ

وزہ ملہٕ حُسنچہٕ فتنہ وُزہٕ ناوٕن | وندہ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

خمدار بُمہٕ چانہٕ محراب ہاوٕن | نوٗرانہٕ روئیک خاصہ درگاہ

عاشقن قبلہ تہٕ کعبہ مُشراوٕن | وندہ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

کمہٕ انہارہٕ ہیوٗٹھ رنگہ ناوٕن | شوٗہان مآری موٗند یار کوتاہ

لُچھ ساسہٕ منزہٕ دوٗرہ پرزہٕ ناوٕن | وندہ میون یار سنبلاوٕن گیاہ

نازنین یارو باز چھُے نزاوَن   آزاد عاشق تازہ شیدا

کہو چھ کھاُزتھ سعن چھُ پرکھاوَن

وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

غزل

چھُہ مے لولہٕ چھی بیمارٕ سیے   ساقیاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ سیے

ودلہ اَز کرہ بیدارٕ سیے   ساقیاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ سیے

رفتار تمہٕ سُند دِل نِوان   گُفتار دِلہٕ سے خوش پوان

اَتھ یادنس پارٕ پارٕ سیے   ساقیاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ سیے

مستورٕ آیینہ وُچھام   اُنہار تمہٕ سُند وَنہٕ آم

مخمورٕ ہُمہٕ چارٕ چارٕ سیے   ساقیاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ سیے

کر دوس پننے بہٕ لبن   بوسہٕ کرس شکرٕ لبن

اَدہٕ غوصہٕ ژٕلنم سارٕ سیے   ساقیاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ سیے

آیت بہٕ نقاوس تاُہُر چیز   بیتہ ہیتھ تمس جانِ عزیز

غم چھمنہ چھم نادأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

ییلہٕ گوم کنن کس تام نش — حسنس چھہٕ فتنچو ملہٕ مش

گوم اَشک چشمن جأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

یوت تام تھاؤ نم زندگی — چھم یارہٕ سٕنز شرمندگی

کرٕمس نہ بندہ بردأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

تنہٕ مُژرِتھ ہاوہٕ ہس بدن — کمتھ پأٹھی گژھ میأنی ہیہ تن

خوٗن جگر ہأری ہأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

باغن تہٕ ناگن ہیتھ میہ زاگ — ژھانڈان دأژہٕ رس ویرناگ

نیب آم نوشہأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

منز تیل بل نالہ تران — دامن بوڈم پیالہ بران

ڈونگس لگم شکأری یے — ساتھاہ ژہٕ بولہٕ ونہأری یے

چون اکھ سوخن اے فتنہ گر — آزاد زانہہ مشراوہ کر

دردس چھہٕ یاداوأری یے

ساتھاہ ژہٕ بول ونہأری یے

غزل

نُنُو دُنھ اسہِ پیٹھ بار دوشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
گہے روشن گہے قوشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
تُلِتھ ہیٚتھ لولہٕ بیمارس   مُلِتھ آکھ غازہ روٗ خسارس
ہیٚرِشان رٹِتھ نبضکین جوشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
دِلس آم غمزٕکۍ اکھ تیٖر   لۄجم درپردہ زخمن زہر
اَوٚنتِھ کوٚہ جیرِ خاموشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
گُنے اکھ تابہ گاہ مارن   چھُہ آیٖنن تہٕ دیوارن
صفائیس پانہٕ سٕے روشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
مُرون وحشت چھُہ کیٚاہ یارہ   بمنزلِ وانہٕ آوارہ
ژۄ مرنس کونہ چھُک توشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ
چھُہ رۄزنھ اصل پوشیدہ   ژیٚنہ دیدن چھُے سہ نادیدہ
کھۄتِھ نوٚن مُشک منز پوشن   ژۄ گوشن پانہٕ بے پرواہ

لبس یود عکس منز نار س کرس گعڈ لولہ پان مارس

یہ منگہ کیاہ سعہ رگہ کین گوشن ژہ گوشن پانہ بے پرواہ

نشہ مردن میہ اوسم باد ژگم نا مرد نے گن ناو

سمندر زانہ کیاہ پوشن ژہ گوشن پانہ بے پرواہ

کریامس گراو آہستہ گومت آزاد چھ دلخستہ

دپن چھس کتھ گرژ گوشن

ژہ گوشن پانہ بے پرواہ

غزل

یمبر زلہ گژا سے لچھ سعہ نہ کینہ دورس

کالہ بو میبورس للہ ناوان

ہول گمہ و اندری لولہ رنجورس کالہ بو میبورس للہ ناوان

کینہہ لگو تاوہ تہ کینہہ تند ورس کینشن میترہ سیتھ گوریکسان

وونی تو س کیہ کیاہ میترہ تہ سورس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

تاپہٕ ژھٹس دوستس ووہندہٕ منظوٗرس شمشیرہٕ ضربن گژھہٕ دیُن جان

گلزار دژینتھ آو دار منصوٗرس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

یُس نوٗرٕ صُبحک سوٗر سنٛز ژوٗرس سُے نوٗر عالمس پژیزہ لادان

تھاوان عاشقن مژ کھورہٕ کھوٗرس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

ریٖہہ دِتھ نارس گاہ دِتھ نوٗرس ماہرو دلبر روٗد پنہان

لچھ بَدی ناو چھم تس بہو دوٗرس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

گاہ لولہٕ حُسنک سیوم کوہٕ طوٗرس زلزلہ عشقنہٕ سپنس خان

نار گوم دارس سوٗر گوم کورس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ ناوان

ہیٚرہٕ بوہ شرٕ مخمل فرش مغروٗرس ازلہٕ مخموٗرن نیتھہ نوٗن پان

نمرود وُچھے آغر منصورس

کالہٕ بوٚمبورس للہٕ ناوان

ازلے گیس گیس اوس بوٚمبورس　　ازلے بُلبُل نالہٕ دیوان

آزاد وایان آو سنطورس

کالہ بوٚمبورس للہٕ ناوان

●

غزل

از چھُم دِلس خوش حائی یے　　وُنی توس پیہِ ناسائی یے

ہیہِ یان بہٕ وُتھرس بائی یے　　وُنی توس پیہِ ناسائی یے

آیت تھوس سوہ کنہٕ دوٚر　　روزس پیرِتھ سوہ رگہٕ جوٚر

سوزس بادام کھائی یے　　وُنی توس پیہِ ناسائی یے

دِنتن بہٕ لاگس تیتہٕ تن　　وُتھرس وَتن مُشکِ ختن

لوٗلی مالہ تراوس نائی یے　　وُنی توس پیہِ ناسائی یے

مینہ تہٕ تس ینہٕ گیہ دوٗستی　　بند زن ژھتم آرد رہتی

جس نیوم تسندی وصالے　　وُنی توس ییہٕ نا سائلی یے

شرو پانہٕ بو ستہٕ ورش　　ڈرائس ژیہٕ پتھ قبیلہ نش

شوٗبیا گرٕ ژھن وُباٲلی یے　　وُنی توس ییہٕ نا سائلی یے

یار آدنک آرد سُمتے　　پھُلوا کرٕتھ ژوٗلم کٔھتے

دُشراوٗنس ہاژرٲلی یے　　وُنی توس ییہٕ نا سائلی یے

عاشقس تہٕ آرامس گُنے　　چھُنہ عاشقس دِل پنہٕ سنے

زانُن تہٕ زانُن واٲلی یے　　وُنی توس ییہٕ نا سائلی یے

آزاد ہیتھ سنطوٗرٕ ہے　　وَنہٕ زار یاوَن ژوٗرٕ ہے

ہیچھ نوو مُست ازاٲلی یے

وُنی توس ییہٕ نا سائلی یے

غزل

ہاژلہٕ یارو بوزو گنے　　زار وَنہٕ یو

زا جبھس تہٕ لا جبھس آوہ لنے　　زار وَنہٕ یو

ڈونگہ ڈونگتھم ناگ تھو تھم داغ سوندری
ہی مالہ ہندسے ناگ ایرزنے زار وَنہ یو

وَنہارہ مُرزرم لارہ لارے دارہ بنجرہ
تھرزہ کارہ ژاہم آنگنے، زار وَنہ یو

مستور دڑائیس میانہ لالو کرانہ قبیلہ
آئیس بہ چانے اکہ سعہ خنے زار وَنہ یو

تھو مُت ژیہ اوسے وعدہ کسو سادہ منو شو
مَس دِتھ بہ کرہ تھس پنہ پنے زار وَنہ یو

ہا کامہ دیوو پامہ تھاوِ تھم گامہ شہارو
بدنام کرہ تھس ہیرہ بعہ نے زار وَنہ یو

ژاو یو تھ زُلفک زال کمن دلہ وپرن کیُت
بدنام آزاد آدہ ہینے، زار وَنہ یو

غزل

میٚہ دو گاٚمژ چھہٕ چاٲنۍ کٔل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

میٚہ چاٲنی کٔل گیٚیمٕ ہانکل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

کنٕن لاٴگِتھ کنہٕ دوٗرو! — ییٚہمٕنا کالہٕ بوٗمبوٗرو

چھسہ یو تازہ پیمبر زٲل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

یہٕ چوٗن اندازہٕ کوتاہ میوٚٹھ — اکی نظرے کران چھکھ لوٗٹھ

چھسہ وسراوتھس نازل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

تمی حُسنہٕ تہٕ خُمارہٕ — تمنا چھُم وُچھت وارہ

بُچھت عاشق ہیٚچھت کمہٕ ژھل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

چھچہ کہ لد لعہ کٹس پانس — ژوٗس نیتھ زو گتھم جانس

پھِرِتھ ژوٗلہم کرِتھ وزہ مل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

نٹان کاکُل تہٕ گیسو کیتہٕ — پریشان چانہٕ خشمہ سیتہٕ

روٗٹھُم سٕے شرمہٕ واٴرِلجہٕ تل — مٔسہ ژٲل پان مارہٕ یو

ژٔریہ منز ڈ پچھمنہ ہمدردی　　تمی ہولن پھرم زردی

رسہ پیٹھ بدنس گیم سدتل　　مسہ ژُل پان مارہ یو

عشقہ متہ بے وفا یارہ　　عشقہ مقام گژھتھ پژارہ

وُچھنہ روزے بہٕ روحنہ بل　　مسہ ژُل پان مارہ یو

یژھ سان یارہ پچھے آزاد　　وژھ وائلنج لایان ناد

منس بلبل تہٕ چھس نہٕ مل

مسہ ژُل پان مارہ یو

غزل

وُنی میہ دِتی تمے دارہ تہٕ بُری یے　　پاتال ماگیکھ شاہ پُری یے لو

مُشکہ جامن او سے زری یے لو　　پاتال ماگیکھ شاہ پُری یے لو

شورہ پانس گژایہ ماران یے　　دورہ وُچھمکھ دور اُلہ ران یے

نالی مخمل چھٔنہٕ جری جری یے لو　　پاتال ماگیکھ شاہ پُری یے لو

رشکِ عنبر مُشک دار چونے موی　　تشنہ تھاوتھ بلبل ہاوتھ روے

تازه فولہ وٚنی گوٚلاب ٹھٔریے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

لال جوہر پٔری سے سونہ تھالن   گرٛہ نو ؤم شوقہ چانہٕ دوٚن لالن

کنہٕ دوٗر بتہ مرٛضہ بند کٔری یے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

سازوایان پٔری مے افسانہ   خندہٕ کٔری کٔری روٗٹ مے دامانہ

نازنیٖنن دِل تہ کیاہ سہ دٔری یے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

گرٛضہ نیرِتھ یہ عاشق اوبالی   رنگہ بُلبُلہ پیندی پائٹھو اوٗڈالی

ہوش سوٗرہے ادہ پوشہٕ ٹھٔری یےؔ لو   پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

ساس مُلی مُلی سنیاسی آس دیوان   پھُمبہٕ دِلبر کُنہٕ کنہٕ ونہٕ پیوان

بار صاحبو کاستم ٹھٔرٛی یے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

خوش نتہ آزاد آزادن ژھوٚہ مارن   دژاو کھیاونہٕ پینہ نے اکھ یارن

قندہ میٹھا پہ تھال بٔری بٔری یے لو

پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

غزل

فَلَیاہ بچھ سو لولہٕ بادم نے
لالہ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

پوشہٕ گونڈۍ سوزٕ نے وَنتہ اَتھ مکھنے
لالہ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

رُمہٕ رُمہٕ گمہٕ چھے خُنہٕ ڈُن بُتھمہٕ نے
اِشارہ ہاوۍ ہاوۍ تیر موتراو

رس کیاہ چانین اَولین رُمہٕ نے
لالہٕ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

جوش لوگ رسہٕ رسہٕ مستہٕ کینہٕ خُمہٕ نے
پوشہٕ مستہٕ بوزُم چون آو آو

بوشہٕ ہتہٕ ہوش وَنیس اُدۍ گتھم شتھمہٕ نے
لالہٕ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

پانہٕ یئیتہٕ وندہٕ ہے سرقدٕ منے
سود کیاہ غارٕن کرٕ نی گراو

چھپہٕ غم دادِ کر لدہٕ سُند بے غمہٕ نے
لالہ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

زٕعوہ نجہٕ اکہٕ کا ستمٕ دا لنجہٕ بہٕ منے
کتھہ لنجہٕ لوگُت آسنہٕ واو

اَسہٕ کرٕ شہ رحمت یتہٕ ادہ کمنے
لالہ کو سمنے کرٕ ڈیو کڑاو

سعہ نہ سیرٕ لا جایہٕ ہیرٕ مجمنے
بوزُم ڈیہٕ تل رو قس دراو

کتہٕ رودٕ وتہٕ ییلہٕ ڈول ہنہنے
لالہٕ کو سمنے کرٕ ڈیو واو

عشقن نار چھٹنہٕ عاشقن ہمہٕ نے — رٕسہٕ پاٹھۍ اَسہٕ وُن ماہ رۄے ہاو

دٕمہٕ دٕمہٕ دِل گژھم رٕچھٕن آدٕمنے — لالہٕ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو

مالہٕ متہٕ مالن سیتؠ گوکھ کمہٕ نے — روشہٕ وُنہٕ یوت کیاہ بوش ترٛچاو

میانہٕ خمہٕ ترٛ ہاوس چون چھا تمہٕ نے — لالہٕ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو

لولہٕ رکس باغس بیلہٕ پھولی چمنے — آزاد سون اَدہٕ وٕننے ڈراو

"فُلیاہ لجُم مو لولہ بادم نے"

لالہٕ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو

غزل

کیاہ کرہٕ لولہٕ نارس زٲجنم میٚہ ماتال ویسرے

یژ کال ووت یارس میون ملالہ ویسرے

دٕنہٕ کیاہ بہٕ تندخویس ترٲوِتھ سیاہ مویس

ڈراو اَسہٕ کنہٕ شہ رویس تھاوِتھ رٕمال ویسرے

چھس نوز کی رمن کیاہ برجستہ یسمن کیاہ

ہۄرواں کرِتھ بُمن کیاہ بدول جمال ویسیے

رۄیس چھُہ کعبہ کے مُدچھُس خال سنگِ اسود

تُسے قبلہ میون مقصد وندہ ہس بہ لال ویسیے

اُدی میہ ساز بوزُم سوز و گداز بوزُم

در پردہِ راز بوزُم رۄدُم میہ حال ویسیے

میوٚہٹھ کیا یہ لولہ آتش چھُم جگرس یوان خوش

امہ تیز خنجروک کھش یمہ کرہ بحال ویسیے

پیٚمہ شوقہٕ تہٕ خیالہٕ کوٚرمُس میہ دِل حوالہ

بوزُم تیمُس ملالہ چھُم تُسے خیال ویسیے

بوزِتھ یہ خونِ جگر فِکرن وُچھُم تُسہ کافر

زانان چھُہ پیٚتھ دلاور فیرُن محال ویسیے

مُس شیشہ کمہِ حالہٕ عاشق زٹان چھُہ نالہ

تس عارِ کس یہ پیالہٕ تھوو کمہ حلال ویسیے

اُسی آے آزمأوِتھ بُتخانہ کعبہ تراوِتھ

برطاق دزاے تھاڈیتھ ساڑی خیال وپسریے

وونمت کمس میٔہ گیاہ چھُم معشوقس خطا چھُسم

سوزِ دِلس گواہ چھُم دامن تہٕ نال وپسریے

چاڑ یتھ کمان چھُم قاتل آزادگوٗ مقابل

وُچھتن جوانِ جاہل چھس ما خیال وپسریے

غزل

وُچھم دورے بران شیشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مشتاقن خراب آہستہ آہستہ

تُشند رمزہ وُچھُم یا منتھ قیامتھ سینم تا منتھ

کنو بوزم میٔہ گیاہ تامتھ جواب آہستہ آہستہ

وُچھم خنجر بجمہ چاران گمہ ہوت عاشقن ماران

پوزم یلیتنی کنت تُراب آہستہ آہستہ

مدنوارو بلگے پاری شاہ اکھ بوزتم زاری

چھہ روزان دۄر ہیتھ سارٕی حجاب آہستہ آہستہ

کمیک ملالہ چھے وونس نتہٕ چھے چُھنتن پرٕ مس

تھوان چھک دۄرہ مہ رویس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمن سادن پتہٕ پتہٕ راوہٕ رٕتھ آدن

ژٕیہ پتھ نیرٕ ہتھ کوٚر آزادن جواب آہستہ آہستہ

غزل

مس پیالہ بزمہٕ چانہٕ کلے دۄرہٕ پھلے لو ۔ از پتہٕ کرے لوہ لوپلے دۄرہٕ پھلے لو

کمہ بوشہٕ ہر نینہٕ ژھالہ ہیتھ پوشہ باغن شنز ۔ پھلی پوشہ چمن دِلہ وِلے دۄرہ پھلے لو

چھک نالی جامن چوٚنہ جران زُوٚنہٕ مقابل ۔ ڈلکہ زوٚنہٕ ہندے کونہ چھوٚلے دۄرہ پھلے لو

ہاے دۄر بِرہٕ چانہٕ گرٕتھ سورٕ پلن بال وَسنی پیٚئن ۔ الماس نوٗ رِکی پاتھی گلے دۄرہ پھلے لو

آئینہ دُچھان ادس ونان سینہ بسینہ ۔ بے کینہ پرٕزی پاٹھ دینہ ڈلے دۄرہ پھلے لو

تھرٕ کارِہ خم دِتھ شانہ بکف چین بجبین یار ۔ پیچانہ زُلفن مُشک ملے دۄرہ پھلے لو

شُہرہ نی پرزہٕ نوو ُم یارہ ہندے رفتہٕ رداماں ۔ کتھ پوشہ باغس لرزہ تلے دۄرہ پھلے لو

کمہ نازہ سہ مخمور ونان تازہ یارن ادس ۔ آزاد بوزہٕ تھ فتنہ تُلے دۄرہ پھلے لو

مَس پیالہ بَرِم چانہٕ کٔلے دٔورہ پیٚٹلے لو
اَز ہیتہٕ کرے لہ لہٕ لہ لے دٔورہ پھٔلے لو

غزل

مارہٕ کرٕ نقش نارہٕ وُزہ مُلی یے لو　　　چارہٕ میٚونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو
بازہٕ پھنا تازہٕ مسوٕ لی یے لو　　　چارہٕ میٚونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو
ژاو خاموش مُژہٕ راو لب شکر　　　تشنہ گاٶ متھ چھہٕ مُشتاق انصاف کر
تھاو لاؤن چاو ژریشہٕ گگٕ یے لو　　　چارہٕ میٚونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو
دٔورہٕ وُچھمکھ نیٖران ڈالہٕ مخمور　　　اُلہٕ راوان حالہٕ اَکہٕ سعہ نہ کنہٕ دٔور
تیز مہمیز اہر ریزہٕ پھٔلی یے لو　　　چارہٕ میٚونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو
دزہٕ وُن نار لعہ کچار مزہ دار کیاہ　　　شولہٕ ماران گرہٕ تارہٕ بے پرٕوا
اُمی چھہٕ ڈاٶلی متھ ہوشہٕ گاٹٕھی یے لو　　　چارہٕ میونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو
کاٶلی سمسار بازی گار شب تارہ　　　ہولہ تب تہٕ لو لیکہٕ آزارہ
گرٕشہم یاونک شمع گگٕ یے لو　　　چارہٕ میونےٗ ژٕہٕ کرتہٕ نازٕ لی یے لو

خارہ خارہ تہٕ آزار چھُنے چھُم
وَنتہٕ کرہ کیاہ ناساز گرُدُنے چھُم

راز میانی چھہ پہٕر اُڈلیے لو
چارہٕ میونے ژہٕ کرتہٕ نازُلیے لو

لاٗنی ژوٗرن لوگنم بے پرواے
بار صباہ چھو اُنزراو میونے نیاے

یار دوس تہٕ کار میانی ہُکریے لو
چارہٕ میونے ژہٕ کرتہٕ نازُلیے لو

مُفت آزاد ژیے یہٕنہٕ پھلواڈراو
مارہٕ مِتیو زانہٕ ہکھ میونے باو

یتلہٕ پیمہ ہیے دبارن مُلیے لو
چارہٕ میونے ژہٕ کرتہٕ نازُلیے لو

غزل

مِتیو چھُے سازو سامانس مُبارک
مُبارک تازہ یارانس مُبارک

بیھہ لان رفتارہٕ چانی گُل تہٕ گُلزار
صنوبر سروٕ رٔوانس مُبارک

پران کعبس اندر کُفرُک فسانہ
پریشان زُلفہٕ پیچانس مُبارک

گومت دیوانہ ژے پتھ کُفرہٕ تہٕ دین
یتھس مخمور جانانس مُبارک

ہمہ کمانہٕ ہندکس گوہ گرہٕ تھکار
شوبی ناتیرہٕ مژگانس مُبارک

دِتُھکھ مَس عاشقَن مستانہٕ چالے — کرن نا حوٗرہ میخانس مُبارک

ییٚلہٕ بوزُکھ فراقَن مارٕ عاشق — کوٗرُکھ کیاہ حیلہ گر پانس مُبارک

کمَن زیرو بمن موٗت گوٚو دشمن بو — تسنٛدس عہدو پیمانس مُبارک

چھُ یُس دانا کران عشقس ملامت — تسنٛدے کھوتہٕ نادانس مُبارک

جوانی حسن و دولت دِیار غانی — یہ دردِ دِل چھُ انسانس مُبارک

نہ مَنز کعبس نہ بُت خانس چھُ آزاد
ہیچھس مردِ مُسلمانس مُبارک

غزل

فراق ہاوِتھ گوٚہے کمہٕ بالی — لاگس سونہٕ کنہٕ والی ییے

اَتھ موران گوم وتہٕ ڈالی ڈالی — لاگس سونہٕ کنہٕ والی ییے

تیِہر زن نیر ہِتھ گوم اوڈالی — بالی سیر چھٕنہ خالی ییے

حالہ آکہٕ تانہ کھہ مالہ چھس نالی — لاگس سونہٕ کنہٕ والی ییے

لولہ رنگہ بُلبُل بولہ وُنی گالی — آسان کیتھو اوبالی ییے

مہرِینہٕ پانَس طعنہ ہیٚتہٕ بٲلی   لاگَس سۄنہٕ کنہٕ وٲلی ییے

پینہٕ نیٚ پان چھُے جان ہی مٲلی   نازہٕ تھوٚو ہوش متوٲلی ییے

ننرہٕ کر نیبرِ بحتہ گرہٕ گر وٲلی   لاگَس سۄنہ کنہٕ وٲلی ییے

لوزہٕ تہٕ بادام سوٗزی مَس ڈٲلی   سوزہ نم کنتھہ کوہ کٲلی ییے

پَرِی بیے وٲرِنجہ کرِی نَم عٲلی   لاگَس سۄنہ کنہٕ وٲلی ییے

رٕژھہ رژھِ وُچھنم پوٗژہٕ انزٲلی   نیٚندرِ سے ہَرژہٕ ہانژٲلی ییے

پَینہٕ پینہٕ کرُ نم سۄنہٕ سِنز جٲلی   لاگَس سۄنہ کنہٕ وٲلی ییے

تعویزہ کرِی بیچھ ژوٗلُم پاتٲلی   جمدٕو گار بنگٲلی ییے

وَسوسہٕ دِلہ کی کرہٕ کَس حٲلی   لاگَس سۄنہ کنہٕ وٲلی ییے

سونہٕ ہیتھ دردل ساز ہیتھ نٲلی   آزاد دِژاو منز ترٲلی ییے

رٕنگہ بُلبُلہ سِندی پاٹھو اوٗ ڈٲلی

لاگَس سۄنہٕ کنہٕ وٲلی ییے

غزل

(یہ غزل مرثیہ ہے جو آزادؔ نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے اچانک بیمار ہو کر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزادؔ اُن دنوں گھر سے دُور تراڑ میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔) (گنجو)

ہیہ پان کرٕ ہس بنیہ قہرباٲنی — ییہ نا چھم مہرباٲنی ییے
لیہ چھم لوسان ؤتہ وُچھاٲنی — ییہ نا چھم مہرباٲنی ییے
واٲلنج اَسم ڈَنجہ روزاٲنی — تمُو شُندروٕ وُچھاٲنی ییے
چھُم نہ ژینس تتہ ینہ گوم راواٲنی — ییہ نا چھم مہرباٲنی ییے
پیرن تہ ساٲدن پاد رٹاٲنی — کُرہ کرہ خاک داماٲنی ییے
اُٹھو پتھ کمہ ؤتہ گوم نیراٲنی — ییہ نا چھم مہرباٲنی ییے
توٕ پیہ ژندرس تس بہٕ توشاٲنی — قدمن چشمہ وتھراٲنی ییے
بالہ سرہ شامے گوم لوساٲنی — ییہ نا چھم مہرباٲنی ییے
ہیش وسہ راٲونم پہ شنولاٲنی — رووم باشہ کراٲنی ییے

کنُمو سنا دارِلی نیٖوٚم اَسمٲنی
ییہِ نا چھم مہربٲنی سییے

قندرٕ دمہ دٕ رٔحمت زندٕ نورٲنی
زندٕ دل خندٕ پیشٲنی سییے

وُچھان وُچھان گوم راوٲنی
ییہِ نا چھم مہربٲنی سییے

تراٲلِ منز جانباز باز نیوٲنی
ہالہٕ ہندی پاٹھی نیولٲنی سییے

آزاد وۅن تس شاہ ہمدانی رحؒ
ییہِ نا چھم مہربٲنی سییے

غزل

ہا عشقہٕ متیو ہولہٕ چلنے تھوٚوی مر دٕ شے میہ

پیٖرن فقیٖرن کھوٚر چھُلم لولہ اَ شے میہ
تُندٕ بون یاوٚن چوٚن اُچھن برٕ وشتھ کنے چھُم

سٕرٕ تیہ آدنکے پچھے نہ مُشان مہوشے میہ
دلولہ تُلان دِلہٕ دیرَن تیٖر مژگان چوٚن
تکبیر پوٚرم پانی پانس لایہ کشے میہ

اندازو لوڪ راز وڻي سي تازو بتازو

سُسي ناز خنجر بمهر نئي هُند نه اُٿهه نه نشي مين

مَس پيالہ ڇاڙھ ڏٺو ٿنڌرو پيا ڏٺو ڙه ساڙھ ڏٺو پان

ارمان ٿياڙيو ڏٺو ڙڏو ٽڪڙو ڏٺو تراڙيو ڏٺو اوس نشي مين

بيدار گڏٺو ڇه پيرزو هيوتم رڙهه رڙهه نار

ڇڇم ياد بيٺي ناد لايان آءُ غشي مين

اُمي سنگدلن هيسيه ڪور نيم اُرهو نه هُندي رنگ

گنگزران ڪم گُل ڏورو آسي پاپ مبوره د شي مين

ميونش يه آزاد ڪوتاه جوش اُمي سُند تيز

مدهوش پاڪثين آو ساٿ ٿيو ڏڏار نشي مين

●

فٹ نوٹ لہ استاد (غالبؔ) کا شعر ملاحظہ ہو:-

"دل میں آ جائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں"

(گنجو)

غزل

دٔورِ دٔورسے میٚہ نیوٚنم یارن دِل — ژٔورِ بیوٚچھم تہٕ کیتہٕ ژھارن دِل

عاشہ موٚت زٕونہ دراو چوٚنہِ جگران — خوٗن ناحق چھُ کیا زِہ ہارن دِل

اکہٕ راوان کنہٕ دٔورن کیاہ — بٔلہ راوان دِل فِگارن دِل

بُلبُلن کوٗ گُلن گُلن یکبار — پھوٗلہ راوٕی حُسنہ کی بہارن دِل

غش میٚہ گوٚو خنجرس چھُ کش باقی — ہائے افسوٗس معٔل نہ پاون دِل

تازِہ چھِ میٚہ کھ لوٚیٹھم میٚہ اے ظالم — اوس پرانی ستم سنٛدارن دِل

ژٔورِ نازُک اشارہٕ ہوٗ وُتھ کیاہ — گٕوو سنان لولہ ژاوٕی جارن دِل

غشم چوٚنے چھُم محشرُک مَیدان — محشرس منز ولی تہٕ ہارن دِل

ہرنہ عاشق چھِ اہرِ ہتھ پوٗر — یارہٕ لوٗگت کمن شکارن دِل

سینہٕ فُٹ چانہٕ بے سبب کینہ — وَنتہٕ اَتھ معنہٕ کیتھ ژارن دِل

خارِہ چھُم وارہٕ کرٕ سُمہٕ نتھ پاٹھ — بُلہوس دٔورہ دٔورہ ہارن دِل

دراسے آزاد نے غزل مخمور — ہوٚر محبت ما چھُم اُمی ہشارن دِل

غزل

مُبارک جلوهٕ دِلدار ڈیوٹھم — وُدائ سی بُلبُلن گُلزار ڈیوٹھم

لوٗلے اندر ہیو تمہ نیندرٕ پیٹھس میٹھ — ینن طالع گوٗ مُت بیدار ڈیوٹھم

گُنٕے جس چھُم نہٕ زٕن تعویذٕ گرٕ نم — تھری گرائے سُہ خوش رفتار ڈیوٹھم

دِلس اندر تسُند خمدار کاکُل — خزانس پیٹھ بہتھ شہمار ڈیوٹھم

کھٹِتھ اَسی اشارَن معنہ ژارَن — سہ خن پیومُت سرِ بازار ڈیوٹھم

نبَن نہٕ خوش ہوا جایَن دِتھمہ وٕنی — تو تے وائرٕس ییتہ سبزار ڈیوٹھم

پرٕستانن اندر بوزم تسُنز ہوگ — گلستانن تسُندے خار ڈیوٹھم

یہ دل میون کوہ کنان فرہادٕ زٕن اوس — ولیکن از سیٖنہٹھاہ بیمار ڈیوٹھم

تسُنزٕ بے مہربانی زندگانی — تسُندُے مرگ ناہنجار ڈیوٹھم

ہجر دیُتھُس بجر ییٖمہ ترٕوو بر خاک — تسُندُے سروقد لوکچار ڈیوٹھم

خبر چھینہ تھاوہِ کم افسانہ آزاد

زِیتھے تس عاشقس خمار ڈیوٹھم

غزل

ہا یارہ بے پرواہ رٔودہ ہم تہٕ وٕنے لو — پان مارہ چانے مایہ دیدار ہنے لو

رُخسار موٗتھاو ژھایہ پھُٹے آفتابک نور — وُچھنس ژٔ یہٕ کُن ہیوایہ کُس تاب اَنے لو

وُچھان ژھایہ تہٕ گژھایہ چھُکھ پٕرکہ یہٕ تہٕ حور — پارَاو کٔرِ کٔرِ آیہ گگلہ تینے لو

اَکُل بدن کمہ رایہ آیتُ تھٕویوم یارس — زونتم نہ پنہ نے شایہ تس مایہ سنے لو

زٕورے وُچھم تھرزہ گژھایہ تژاوِتھ پریشان (موے) — کوٗرتھم یہ کیاہ خودایہ دِل چھُم نہ کٔنے لو

رٔو شیتھ شُر ہیوُتھ کتھ شایہ رٔو دعاشقن (خارہ) — بیٖیہ حُسن پننٕے خدایہ گوٗس ہاہ ہنے لو

تنہا روان تنگ جایہ ہیوُ تم ڈلُن پنہ (رنگ) — تنہٕ یار دوس ہمسایہ لگہ دور ہینے لو

گاہ روبرو گاہ ژھایہ ژھایُن وُچھان آزادؔ

محرم دِلک ہمسایہ چھُس ژٔ ونتھ کنے لو

غزل

دُیتھیو بارِحائے حبن آسے اَسہ نوماسے مشان چانی

لُچھی کیاسہ دِلس گژاسے اَسہ نوماسے مشان چانی

ژھنڈِتھ بال تَل پاتال وُچھتھ زالہ ژٔیِہ پَتھ پان
بۄ ہِی مال ژٕہ ناگ راے اَسہٕ نوماے مَشان چاۓ نٕ

باغ قر خانہ تہٕ شر مالہ رٔچھم چانہٕ خیالہ
لذیذ میوہ لطیف چاے اَسہٕ نوماے مَشان چاۓ نٕ

بہ وَنہٕ ہے تہٕ ژھبجکہٕ داوہٕ لِللّٰہ گژاوہٕ نہس نا
پِیٚ اَسم تہٕ دِلس راے مےٚ نوماے مَشان چاۓ نٕ

شیٚہتھ چھس نہ ہیکان لولہ رٔگن شولہ کھٹمتھ کیتھ
پتو سینہ فتحِتھ دراے اَسہٕ نوماے مَشان چاۓ نٕ

سورم ومر ہیتمے حالہٕ وُنِتھ زانہٕ کمس بال
اَسس بندہ چھم خداے اَسہٕ نوماے مَشان چاۓ نٕ

ہر نہٕ ژھالہ نیتھم لالہ پژان حالہ چھُے آزاد
دِیتو بار صاحبن آسے اَسہٕ نوماے مَشان چاۓ نٕ

۵۳۹

غزل

وُچھَن کر گُلبدَن گُلفام لُٹیٖے
پرؠ صوٗرت پرؠ اندام لُٹیٖے

ہرُوک سرپوش تےٚ نازَن خریدار
کنگُ سوٗن تہٕ منگُ آرام لُٹیٖے

بہٕ سوزس لولہ نابد آلہٕ شیرین
خصرِ جلغوزٕ تہٕ بادام لُٹیٖے

قسم درٕ ہے ہیتھ دِتُھم تَس کاٗفرس دل
خبر چھِنہٕ آسہٕ کیاہ انجام لُٹیٖے

ہوس چھُم تَنہٕ تَن لاگِتھ وَنَس حال
بنِتھ کاٗفر اَنِتھ اسلام لُٹیٖے

اَچھن تَل ساتہٕ ساتے چھُم تندرُستے
نہس نابس پُتے پاغام لُٹیٖے

لرشِہے کُنس ہرٕ ہے نیوٗ نم کُدِتھ سوٗن
یرشِہے لوٗلس پہٕ کیاہ پھَل دٕرام لُٹیٖے

دُشہ گندِتھ ناوُنس پریِتھ آستانس
جہانس درٕ شراوُنس خام لُٹیٖے

چھُ نادان بلہوس کاٗفر گنہگار
ملامت عاشقس چھا پام لُٹیٖے

وُچھِم بیٖلہٕ یار صوٗرت اوس آزاد
روٗاف پھیوٗ از مہ بوزنہٕ آم لُٹیٖے

غزل

هول چھم کوز مت لوله بیمار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتی

ژوپر پچھ روژم پنجره ته دار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتو

ذره ذره ژھونڈم بادام وار سے — ٹھره چھم واژ لنجه تھار سے سیتو

کستور لنجه پیچھ کڑنس تار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتو

نسیم باغ منز داژنس لار سے — آیم گژا یہ شنکار سے سیتو

تیل بل ژرائیس ڈونگه سوار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتو

وده له وتیسی لارد ژراره بر تیوار سے — آسه نا کانسه اچھ دار سے سیتو

نظراه کر هوس دوره ٹلہ ٹار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتی

مودنی دوده کھاسی پھیره ہس دار سے — یژھ نے لو ہچه نار سے سیتی

توسه ونکھراوس زاوه جے تار سے — بوله نا طوطه ون هار سے سیتو

سپنه داریومس خنجر دار سے — مارنس مه تچھ تلوار سے سیتو

پھریکه ورنی ژاوس چھوکه گدکار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتو

زاگ هیتھ باغ منز پتھ سے پیار سے — بالادره هنزه دار سے سیتو

نیندرے ٹھوله چھم پوان هار سے — بوله نا طوطه ونهار سے سیتو

چمنن منز باگ یوسمن وارے ماران گژ ایہ ٹھزِ ہ کارے سیتو

دۆرِ ہ دۆرِ ہ آزاد کوژ ٹھن تارے

بولہ نا طوطہ وُنہارے سیتر

غزل

(ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے)

(گنجو)

عید چھم نہ کرہ نا شادی یے دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

باُوی مس بنے ہتر دادی یے دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

سر تازہ تمو شند سروِ قد تحفہ دۆر اُمِن چشمِ بد

کورمت چھُ کمو اُستادی یے دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

رنگپس یہ تمو شُند لو کہ چار برجستہ پھولمُت زن بہار

وُچھتھے گژھان کیاہ شادی یے دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

دِل اُتھ خمارس لو بہ نا واگُنجہ منز ہیون بشو بہ نا

دردس دوا ییم واگی یے دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

جامہ ژڑان گل در چمن — مُٹر راڈوی میتو کُمو سِندی ٹمن

یم بے زبان فرُیادی یے — دیدو وُچھم اُدِی اُدِی یے

ینہ چانہ یارو سَتھ گیم — غمگین دِلس فرحت گیم

کاژاہ لبَم آزادی یے — دیدو وُچھم اُدِی اُدِی یے

خوش ابرِ نیسان تازہ دم — آزاد چھُم آزادُن قلم

کرہ دُدُ وَنَ آبادی یے

دیدو وُچھم اُدِی اُدِی یے

غزل

روز تہ دُماہ بلبلہ لالہ — مَس پیالہ بَرہ دیو

خمارکہ سوالہ — مَس پیالہ بَرہ دیو

ماران ھر زبرہ نتوھالہ — ژاکھ سانہ آنگاسنی

پچھلے تیون دِل حوالہ — مَس پیالہ بَرہ دیو

ادردو خستَس اقبالہ — طالع ژینہ گژھے بیالہ

ووتھو نیر استقبالہ   مَس پیالہ برہ یو
تُلُ چشمہ شُرُہ خیالہ   پرائنی سعہ خن مُشراو
ژاو حیلہ تہٕ حوالہ   مَس پیالہ برہ یو
کھُٹہ کھُٹہ مسہ تھاو لالہ   اَتھ سبز پانپورسے
ژھٹہ تے جواہر مالہ   مَس پیالہ برہ یو
حیائی غمزہ کم کم لالہ   وائلنجہ مثز للہ دالہ
الماس کی پرکالہ   مَس پیالہ برہ یو
ییتمہ دردہ لاگم زالہ   اسمائی جانا وار
ژییے نو اثر گوے لالہ   مَس پیالہ برہ یو
وولتھس بہ کُفر کرِ زالہ   اے کافر بدخوے
نالی تراو تھم زف مالہ   مَس پیالہ برہ یو
کافور شمع زالہ   اطلاس وتھراوے
پرنگ تے پلنگ سنبالہ   مَس پیالہ برہ یو
صاحبو آمی خط و خالہ   نیرن ییتہِ گُل روے

اده کس ښمن متواله   مس پیاله بره یو

آتش بړ دیدن زاله   ہے ہے وچھا یارس

اغیار ناٹی ناله   مس پیاله بره یو

جادو ہچھنچھ کماله   آزاد سے انداز

آو سوزکه بنگاله   مس پیاله بره یو

غزل

ڈوٗر موہیم دُره دانے ننده بانے مدہ نو

ژے پته دژایس بُرگرانے ننده بانے مده نو

دڈره ڈورسے ہُمه چاران ژڈره مویم تیر لاسے

ہیتھ پیسے دِل اُتھ کمانے ننده بانے مده نو

یاد کر دوه چھی غنیمت یود محبت روزه پوٗره

زمانه کُس کس کیاه چھُ لانے ننده بانے مده نو

ساسه بد کو اندیشه ہیم زامه نهه یه چون شاهانه دل

اوس کیاه نصیبه میانے ننده بانے مده نو

بیٹھتہ ساتھاہ کاشرِ ہیتھ آیینہ تھساتھ روبرو

زانہکھ دِل میون یہ زانے ننده بانے مدِہ نو

یاد پاواے بیوفا داشت ہیتنس میانس ژیہ پیتھ

کانہہ سوخن ما آسہ شعتے ننده بانے مدِہ نو

چھا ژوا غافِرن دنن میانی غزل دردکی پرنی

کم فریب آزاد زانے ننده بانے مدِہ نو

دوٗر موتیم دِرہ داسنے ننده بانے مدِہ نو

ژییتے پتہ دزائیس پۂ کزانے ننده بانے مدِہ نو

ل بنده بردآری۔ (گنجہ)

غزل

مس نینہ شبنم لالہ پرہ بسنی
تنہٕ ہاوس نیٚ تراوِہ کم ہاے

رمہ رمہ غمہ سیتی چمنہ اٚتھ وسنی
تنہٕ ہاوس نے تراوِہ تم ہاے

پیرنا وُنہٕ اوس شرکہ پان خسنی
پھیرِہ تس مدہ تس ادہ ہاے

مژبتھے موتنہ تیرہ بیکسا بنے
تنہ ہاوس نے تراوِہ تم ہاے

خوشک لب خستہ جان تشنہ کیتھ لبہ نے
کرِ یشان دوہہ ووت ڈیشنس گژھاے

دزہ ؤن مزہ دار آہ تہ چھنہ کھسے نے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

فند باز ختند اکہ بُل ہاوسنے
دلولہ تھاوان دِلہ نے کیاّ ے

گاہ منز خوشیہ تہ گاہ وسوس نے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

بلہ دل میونے ییٔلہ چیتھ مسنے
لحہ لہ منز بہٕ کرس لولہ مته لاے

پردہ کرہ صاحب دردہ بے حسہ نے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

پان ییٔلہ سعہ رمن گول تل گسنے
اَدہ منز دیدن کرِہس جاے

یخلاص سعون کرہ گاسہ کین خسنے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

سنگین رنگہ مندورہ ما ترہ سنے
سیلاب عشقن بے پرواے

تاب کیاسہ روزہ ادہ میٔترہ وینہ دوہ سنے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

خاموش آزاد لوزی بوزی اسہ نے
چھنہ مینوشن پوشن پاے

تو تہ ہیم گفتار ہٹہ چھاوسنے
تنہ ہاوس نے تراوی نم ہاے

غزل

پوشہ متہ روشنس بہ لگے یأری — ژاوسہ کینا وأری یے
دوہ تارہ ژھوہ دِنہ یُوری آے سأری — ژاو سہ کینا وأری یے
لٹہ کرہ ہنزہ کنہ چھے ساڈ مکأری — دوس چھا آسان سأری یے
پتہ ودتہ آمژ دُشمن دأری — ژاوسہ کینا واری یے
پوشہ تنے حُسن تہ شرمدأری — صاحب کری تنے یأری یے
دِلہ ہے ژاوی نے وفادأری — ژاوسہ کینا وأری یے
لأله مجنوُنن لأجی دوس دأری — تھأوکھ ناما وأری یے
بدنام سپنتھ گامہ شہأری — ژاوسہ کینا وأری یے
بُلہ کرژیہ سوا لولہ بیمأری — چلہ کُس زورا وأری یے
اورہ کنہ اُسی تن بالہ ہزأری — ژاو سہ کینا وأری یے
نارہ یوّد زالنم آب گنہ ہجأری — سۄر میون ورۍ أری أری یے
پھیرہ گلزارن جوُیہ ژھأری ژھأری — ژاوسہ کینا وأری یے

دُوڑہ دُوڑہ دۓ نختُم بُسہ چاڑی چاڑی
پیپیڑ کسس پیالہ برداٹری ئے

گُنہ وڑہ پڑہ ہے چینیڑہ ہۓ ساڑی
ٹراوسہ کپنا واٹری ئے

جیرہ چھُم پیوان نیرہ بازاٹری
ٹھڑہ چھُم چاٹی بیزاٹری ئے

چیلہ تہ بہانہ قبیلہ داٹری
ٹراوسہ کپنا واٹری ئے

آگُرک سالاب پیلہ گوہ جاٹری
آبس چھُنہ اختیاٹری ئے

کنہ نے دیہ نا کلہ داٹرک داٹری
ٹراوسہ کپنا واٹری ئے

کینہہ گے فیرتہ کینہہ چم ہیتہ واٹری
بیرہ اُسس لولہ بازاٹری ئے

ژیری آزادس آپہ افواٹری
ٹراوسہ کپنا واٹری ئے

غزل

باغ نسیمہ کے گُلو
باشہ کران کران ووہلو

ساز کران کران ووہلو
ناز کران کران ووہلو

روشہ ژہ آکھ در چمن
موہختہ جوڑے ژیہ شبنمن

توسہ بران چھ یوسمن — مُشکھ ہران ہران ووہلو

چون ہوس چھ مسولن — سنبلن تہ رنبلن

ہول گوُت چھ بلبلن — دل بران بران ووہلو

چھاو پھلے ژہ گوشنے — کڑاو کرے بہ پوشنے

پوشہ متین منو شنے — ہوشہ پھران پھران ووہلو

چھے ژیہ فولوُن جبین — دلفریب و نازنین

زونہ شوبان چھی نگین — چونہ جران جران ووہلو

مارہ متیو یہ خوبے ژراو — ماہ دو ہفتہ روے ہاو

سوز دِلک میہ شیٹہلاو — روز ہران ہران ووہلو

سون فراق طوُل گوو — شہرہ تہ گامہ شہرہ گوو

تازہ بتازہ نو بہ نو — قصہ پران پران ووہلو

آزادہ[1] غرض منہ تھاو — اصل تہ عکس پرزہ ناو

غور کریتھ قدم ژہ تراو — یور ڈران ڈران ووہلو

[1] مہجور کی مشہور غزل "باغ نشاط کے گلو" کے تتبع میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزاد اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا۔

(گنجو)

غزل

قدمن ہا چشمہ و تھراوے مدہ نو　　　لالن ہا مالہ کرہ ناوے مدہ نو

گرہ گرہ نرہ پان ساوے مدہ نو　　　پوشنہ تھرہ نرہ آلہ ناوے مدہ نو

چھی میانی بوسہ پاد لوسہ ناوان　　　گرم آبہ اشہ کے ناوے مدہ نو

نظرے نیرے تھرزان ہا پھیرے　　　وگنین سینتہ ونہ ناوے مدہ نو

تازہ یارانس عہد و پیمانس　　　آدنکو لولہ ہرکہ تزاوے مدہ نو

تھاوے ژائری ژائری آلہ تس ہاری　　　رنگہ رنگہ پان منگہ ناوے مدہ نو

گمانہ مو بر ہیم ضرب جگر　　　واوس تہ کاوس ہاوے مدہ نو

ژہے میون قاتل ژے ہا میون دردِ دل　　　ژیتے ستہ اُدہ کس باوے مدہ نو

عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد

کنہ ساعتہ ژھتہ یاد پاوے مدہ نو

غزل

بأُلئے کیاہ گمُانہٕ بوٗر جانانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

گوٗش سنٕے تھوٗونم لولہٕ اَفسانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

اَسہٕ وِنہٕ ڈیکہ سیتۍ غنچہ دہانَن
مَس چیٚینہٕ ژاو گلستانَن منٛز

چاک کیاہ سوٗلو دِژیت گریبانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

رشکہٕ سیتۍ داغ روٗٹ ماہہٕ تابانَن
رِیہہ گنٛڈنۍ آتشخانَن منٛز

جیرہٕ ییٚتھ آفتابہ کھوٗت آسمانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

خندہٕ ییلہٕ کوٗر تمۍ گُل خندانَن
مندہٕ چھتۍ لال بیٚٹھی کانَن منٛز

ہولہٕ سیتۍ لولہ رٕتھ باندہٕ گوٗو پانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

خُمار کیاہ چھُس چشمِ مستانَن
ہرنہٕ ژٕلی کوہ بیابانَن منٛز

محشرٕک شور و شر دوٗت شرابخانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

ینہٕ رٕتھسے ہیوٗتم موسے پریشانَن
تنہٕ بال چھُس یہٕ انسانَن منٛز

دل چھُم پھیران سُنبلتانَن
روشہٕ بیٚیہِ ہٕٹ پوشہٕ ڈالانَن منٛز

شوقہ سان ماۍ نِتھ لولہٕ فرمانٕ   آزادَ آو غزل خانٕ منز

زانہٕ ورنی پانسے معنہٕ اَتھ زانٕ

روشہٕ بیٹھ پوشہٕ ڈالانٕ منز

غزل

ازِ بیترٕ مدن وارٕ بینہٕ چانہٕ گژھیم شادی   مَرنہٕ ہے بہٕ جگرٕ پارٕ اندرٕم نیبرم دادی

کُرہ کیاہ پیمہٕ جیلخانہٕ کرِی کرِی چھیم زولانی   دوٚہ پہم گیہ دیوانہٕ رٹوزم نہٕ سعہ آزادی

ہی تھرہ چمنَن اندرٕ لیپہٕ چھیم لوسان تِرٕ کر   کرہ ہٕس پوشن اشبر برہٕ ہٕس لول تہ شادی

سوزہ ہٕس ندہ پان ڈالے بندہ پژھہٕ اَسَم بالے   لولہٕ نارٕ پیترِ مازالے زونُم آدی آدی

تھاوُ قفس اَرہ وَل سعہ تلرِ ین تۄ مبرن   بُلبُلہٕ ژٔیہ رٹِتھ بندرٕ برٕ کسُو وَنہٕ یم دادی

لَرہ پان لساوتھ وارہ کرہ ہٕس ہال زارہ پارٕ   کیاہ تَشارٕ ودُس خارٕ بے سوٚد گرٕ می ظُلم جادی

ہیندِس نہٕ مسلمانس چھیہ وقتہٕ پانس پانس

منز درد نیت انسس آزاد بس چھیم آزادی

غزل

یمبرزل چانہٕ اَمارہٕ گمژ چھس بانبرے بوٗمبرو

ژِ نٹم جامہ گیس پھلوا بہ چانے لولرے بوٗمبرو

محبت مارے ژاٗو یتھ پوٚر مدنوارو ژیٚہ ہیوٗ تیتھم دوٗر

میٚہ سعہ مبر ووم ویرہ چانے وٲگر نوٗان جھم تلرے بوٗمبرو

ژہٕ کمیوٗ سوندرے ووٚلہم وُچھے گیس گیس کراٗل ژوٗ لہم

میٚہ یامت نظرے ڈوٚلہم پننیس بے خود لرے بوٗمبرو

ژیٚہ شوٗرے پانہ ماران ژھوٗ میٚہ گومت لعلہ ہارس یوٗہ

میٚہ ووتھم لوسنس پیچھ دوہ ژہٕ چھک ونہٕ ژہنڈرے بوٗمبرو

تھوٚووم کھٹہ کھٹی میٚہ گوپالے یہ آتش گوٚ ژٹتھ تالے

اوٚڑہ دزی ژٕڑ گیم بالے دزان منز تھتھرے بوٗمبرو

چھوان چھکھ ماہ تابانہ پیٚوان گاہ چانہٕ نوٗرانہ

کران گتھ گیتو جانانہ چھہ اتھ بالادرے بوٗمبرو

ژھکے نو زیورس حُسنس ویسکن ہیتھ فریبا چھس
ہوس چون میانہِ کھۄتہٕ کُس دلاور سونٛدرے بۆمبرو

نہ وُچھمے تیرنے تلوار چھ ترٛپان ہر طرف شکار
یہ کیاہ تاثیر تہٕ خُمار چھُ چانے نظرے بۆمبرو

کوٗرُتھ عالم ژیہٕ دیوانہ گنڈِتھ ییم سنٛز تہٕ سامانٕ
بدن چون زن پری خانہ زری پردن ژھٹرے بۆمبرو

رٕہتھ منٛز حُسنہ باغس شاد بران پوشہ ہلم آزادؔ
ہوان شوقس تہٕ لولس داد حخولن کیاہ ڈرے بۆمبرو

غزل

یارہ ماہ رو خسارہ نگہ یو خارہٕ تھاوِتھ ژۆلہمو
تنبہ لاوِتھ پیالہ جاوِتھ چھوہٕ راوِتھ ژۆلہمو

پۆرہٕ دِنکے ماہتابو نور چونے پیوو ژعہ یار کہ
سو رگہ حورسے ذورہٕ ذوسے درغلاوِتھ ژۆلہمو

بیب زُلیخا نھامہٕ کرٕتھس راجہ مصرکہٕ یوٗسفو
یاونکٕ مزہ دار ہاوس راوہٕ رأوِتھ ژٕولہمو

نامہ سوزے زاگہٕ رودٕنے باغِ نشاطس اندر
گوشواران گژایہٕ ماران پوش چھاوِتھ ژٕولہمو

چاک دِتھ جامن بہٕ آیس چیرہ دامن رٕوٹِیہ مے
دوٗرہ ہرکہٕ مخموٗر چالے اُلہٕ رأوِتھ ژٕولہمو

لانہ اوشم چانہٕ شوقہ کرژانہٕ دژایس بُل ہوس
کامہ دِیوہ گامہٕ شہرہٕ پامہٕ تھاوِتھ ژٕولہمو

ژالہ کوتاہ کالہ سرفو نال وٕولتھم سوندرے
پوشہٕ تنہٕ ہنہٕ ہنہٕ جوشس ترٛاوِتھ ژٕولہمو

دوٗرہ بلبل باشہ کرٕہو تھم اُلفتک تاثیر گوم
آرہٕ وٕلے معرکن منز دشراوِتھ ژٕولہمو

پختہ کارو بازہٕ گاردہ رازِ دل وٕونتھم نہٕ زاںہہ
اَچھ دارسے نشہ غارن شیچھہٕ تھاوِتھ ژٕولہمو

ناد لایان تس گُلس آزاد گُلزارن اندر

گلعذارو بُلبُل دِل تنبلاۓ وِتھ ژھۆلہمہٕ

غزل

شالہ مار باغچ ووسمن بھتری یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

مالہ منتر وُچھنے لولہ سان ترٕی یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

شاہ یندرازٕنی تازہ شاہ پرٕی یے — دِل چھُم تنبہ لاوان چون خُمار

چھے ژٕیہ مس چوٚمت شیشہ برٕی برٕی یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

روٗ پچ ہئن یاٚنی شاہچی پرٕی یے — شیخن تہٕ شانتن چون امار

شوٗبہ وِنی مائرِہ نمّ چھی ژٕیہ اُدری یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

عطرے گوٗلاب مٔلی سوندری یے — آب زمزمہ سیتی چھلی روٗ خسار

کستوٗری نافہ سیتی گوم ڈکمی برٕی یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

رنگہ روٗ مالہ سیتی واو کرٕی کرٕی یے — صُبحکو واون کرٕکھ بیدار

سندرے اٚسکھ مس سوندرے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗ خسار

اوډرے وتھرن شبنمَ کوړیے ٹراوان مخمل فرش سبزار
چمنوَ ٹھاؤی ہے پیالہ بری بری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
ٹوہاری چاگنی دورہ پھلی نورہ بری بری یے جامہ چھی نیلی تے سبز شلوار
زونہ زیژہ ٹراوان چونہ جری جری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
لالہ مندہ چھاؤتھ خندہ کری کری یے سوسنوَ جاے رٹ اند مزار
پارہ کری مسولوَ نال تر نری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
یمبرزل پھے وچھان دارہ تر بری یے ہاوِسہ چانے مس گلزار
گل اشر فنے لوگمت زری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
لولہ واگی اکہ چندہ آے بری بری یے وایان چنگ ونے ساز و سیتار
حالہ اکہ تیسل بل نالہ منز تری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
یارتے یار اتھ واس گری گری یے پانہ واگنی باوان لولہ اسرار
ٹراوان کوکلے پیری گری گری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار
معشوق عاشقن ٹھاوان ٹھری یے زاگہ زاگہ ماران لولہ شکار
دورہ دورہ کران ژورہ دلبری یے ساز کری کری یے ہاوِہ رہ خسار

ہندوستارنچو ماہ پیکری یے   مشہور کوتاہ چون اَنہار

فند بازلندنکر آے ترٸ تری یے   ساز کرٸ کرٸ یے ہاوہ روہخسار

شادگوہ و آزاد ژاو بیلہ برٸ یے   یاد پیوس آدنگ ننُندہ بون یار

تو شی اَکھہ یو شَش پوشہ گوندرے

ساز کرٸ کرٸ یے ہاوہ روہخسار

غزل

بر جوش آیہ پوشہ وارہ گُل   وُچھُو بلبُلو در بارہ گُل

دیدن چھُم از دیدار گُل   وُچھُو بلبُلو در بارہ گُل

شاہانہ شوٗبان کیا گو لاب   زَن تارہ کَن منز ماہتاب

سوسَن سپہ سالارہ گُل   وُچھُو بلبُلو در بارہ گُل

کوکُل تیہ روٗ تیلُ سو بسو   سوٗنیل چھُم ہلی ہلی خوشبو

ماران رگلن تھزہ کارہ گُل   وُچھُو بلبُلو در بارہ گُل

یمبرزلَن کیناہ سورمہ ناز   ہی تھزہ کرٸ کرٸ آیہ ساز

ادفر چھُہ ہاران دارہ گُل   وُچھتھو بلبُلو دربار گُل

سینٛدی سادہ سروِ دلپسند   شمشاد وُچھتن قد بُلند

استادہ بر سر کار گُل   وُچھتھ بلبُلو دربارِ گُل

گرٛزھ آبشارن پیٹھ ژٕہ روز   فوّارِ نے ہُند سوز بوز

حاصِل بنی اسرارِ گُل   وُچھتھ بُلبُلو دربارِ گُل

کر سیرِ ڈل گرٛزھ شالمار   وُچھ باغِ نسیمُک بہار

اپارہ گُل ییٚتہ پارہ گُل   وُچھتھ بُلبُلو دربارِ گُل

شہبان کیاہ پوشہ تھرے   اُتھ بارِ غنچہ بالا درے

دروازہ گُل تیٚتہ وارہ گُل   وُچھتھ بلبُلو دربارِ گُل

لائگی لائگی اطلس کمہ خاب   زاعگی زاعگی یوان باحساب

چھاوان کمہ اچھ دارہ گُل   وُچھتھ بلبُلو دربارِ گُل

مارہ متیو پیچھنا ژٕہ یوٗری   وارہ وُچھکنا پوشہ ڈوٗری

چھُم خارہ کوٗر تھم تارہ گُل   وُچھتھ بُلبُلو دربارِ گُل

چھُے خندہ گُل بتیہ گُلدمن   چھُے جامہ گُل بتیہ گُلبدن

اَنہارہ ہے اطوار گُل ... وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

اے بُلہوس کر جامہ چاک ... دامن پنُن تھاو وارہ پاک

ادہ نیر در بازارِ گُل ... وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

گیلان میہ چھُم اکھ عالماہ ... آسُن گوژھُم کاشھ معہ حرماہ

وُنہس پنُن آزارِ گُل ... وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

وُچھتو یہ آزادُن حضُور ... منز حُسنہ باغس زن چھ ژور

ہلمن بَران لارہ لارہ گُل

وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

غزل

میہ شام دِر اُسم ژیہ دادی باوے یہ جادِی ہانکل گیم ہالالو

ژیہ کینہ روٹھتھم یہ سینہ ژوٹھتھم میہ لولہ کرتل پیٹھیم ہالالو

پھو لیتھ وَنَن منز گُلالہ اۓ گیتھ وُلیتھ ہمے خونہ جامہ پانس

میہ داغہ چانے ہا باغہ منز قرار یہ دل نو ہیتھیم ہالالو

میہ یارہ لوگُت چھُ ژیہے پتے دل پہ اورہ پھیرُن سیٹھاہ مُچھ مُشکل

ژیہ روس یمِن سوۂ گہ حورہِ نیہ منز آرام زانہہ نو ییم ہا لالو

یہ وتہِ وُوچھان چھکے یمبرزل ژہ بیوفا بو میر وییم نا

میہ خارہ چانے بہار وُچھنے بیرہ یہ ہسی تن گیم ہا لالو

وُچھینہ ژالیس یہ وارہ ہندہ گُل تتہ پہ سینہ دوٗدُم ہا بلبُل

وُچھتھ گُلن سیتی چھوان بلبُل سیٹھاہ کتھ یاد ییٚیم لالو

ژیہ تھکتھ خنجر کمان تہ نیزہ یہ تتہ مُشرِتھ یہ سینہ دارے

بدن میہ دوٗدُمت چھُ سوزہ چانے پہ سوزہ ہم تی ویم ہا لالو

ژہ دلبرو یاد پاوہ آدن شہ وعدہ آزاد سے وفا کر

میہ سرشی کران مارہ مُرشی جوانی ہُرتھ پھلے زن ییٚیم ہا لالو

•

۱۔ مہجور کی غزل "ملالہ ترأو بتہ ژہ سالہ یکھنا..." کے تتبع میں لکھی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

ستمگارہ خمار تھاوُن روا چھا | یہِ میون شیشہ دل پھُٹراوُن روا چھا

یِمَن سورمہ چشمن تہٕ شیرین کرشمن | نظارُک [illegible] ہیلہ ناوُن روا چھا

لگے دوستدارو تہٕ کرمیون چارٕ | عذابس اندر دس تھاوُن روا چھا

لگے سُرٕی پانس تہٕ شیرین دہانس | جوانس غمک نار ژاوُن روا چھا

یِنَن کانہہ سوخن یاد یاوے ستمگر | محوُن گِنے گوش تھاوُن روا چھا

لوہ نہ پائٹھو واوہٕ نتس میانہ گژھاوٕ | سُہ یار آذنک راوہٕ راوُن روا چھا

کرس زارٕ پارٕ وَنس بالہ یارہ | بہارس اندر کینہٕ تھاوُن روا چھا

ژہٕ وَنتس لُتی بلہوس تازہ عاشق | اُسی روبرو منہ ناوُن روا چھا

کھسہ وِنی جوانی ہوا آسمانی | توٚے عار و انصاف ژاوُن روا چھا

چھُہ آزاد خوہ گرتُلان شورِ محشر | یُتھُے فتنہ بیدار تھاوُن روا چھا

ستمگارہ خمار تھاوُن روا چھا
یہِ میون شیشۂ دِل پھُٹراوُن روا چھا

ـہ مہجور کی غزل 'دِلارامہ دل تنبلاوُن روا چھا' سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔
د گنجور

غزل

ژیہ پیٹھ راوہٕ راوٕم جوانی ہا لالو
جُدائی کرنی چھے نہٕ جانی ہا لالو

کمن خوش گفن بیچھٕ ژھٔنڈٕتھ کینہ دردِل
شوٚ بیا ییٚنہٕ ناہر بانی ہا لالو

میٚہ یوٚد روے سمیٛہ ہم تہٕ بے وایہ ونہٕ ہے
کرِتھ ضایہ میانہٕ زندگانی ہا لالو

میٚہ یوٚد روزہٕ ہٕن یاد جانی ضرب جگر
وتن آسہ ہے ما دُ جھانی ہا لالو

نہٕ کنہٕ دوٗر حُسنکی تہٕ لولکی نہٕ عالم
ژیہ چھی دوٚن رُوحن گتھ کرانی ہا لالو

کھسِتھ لولہٕ کِس کوہِ طورس میٚہ زونُم
ترانا زبر لن ترانی[1] ہا لالو

کوٚرُتھ شانہ زُلفن لوٚ رہتھ اُکی سُرفن
تہمو کالی کم نندہ بانی ہا لالو

کران لولہ زخمن چھُہ آزاد تازہ
[2] پران دردہ افسانہ جانی ہا لالو

[1] جگر کا یہ مصرعہ "سنئے طور کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی مشاعرہ میں سُنکر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اور اشعار سُنائے اور اسی وزن میں کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)

[2] بہ تعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نوشتہ شد۔
"شکایت نیست سر دادن چو فرمایش زیار آید"
(آزاد)

غزل

روشہِ روشہِ پوش چھاوان کوٗت ژوٗلُم بے عار دوست
خوش طبیعت خوٗبصوٗرت خشمہٕ ہوٗت میخار دوست

آفتِ چین غارتِ دل راحتِ جان سرورِ ناز
شاہِ خوٗبان ماہِ تابان حیلہ گر عیّار دوست

جامہ زیبا دِلفریبا گلبدن شیرین دہن
پاک داماں جانِ جانان پھولہ وُن گلزار دوست

نارہ وُزہ مل نوٗرہ مشعل حُسنہ کرتَل در بغل
تشنہ قاتل سخت جاہِل فتنہٕ بیدار دوست

شُرہی پانس نشہ کیاہ چھُس دوٗرہِ لاٗیِنم کشہِ تیر
گژاوِہ نیتوس عار اُنی توس دژاوکس لوہ کچار دوست

نیرہِ ہا دِتھ چاک جامن پاک دامن آرہ دل
راوِہ راوٗی نم یاد نکہ ہمہ تھاوی نم اغیار دوست

وعدہ کھاوِتھ منشراوِتھ ژول میہ ژراوِتھ بے وفا

وَتہ وۄچھان پیتہ لارس جان فدا ہمیار دوست

خوش بہتھ اَنزدنئے دِل یوت کوتاہ بے ہراس

زُلفہ ہیتھ ... مِنز منشراوِتھ یار دوست

غزل

اَغا عُرفِل ژِ رجکھ بے وفا سوندری لو — ژِ یہ روَدُے نہ یادِ خودا سوندری لو

کمن محفلن بلبلن مسون منز — اُچھن تَل چھم خوش ادا سوندری لو

وُچھم کَمُ مدن گلبدن آفتِ جان — اثر چاینہ حُسنکُ جُدا سوندری لو

دِلک ژور مستانہ زن دور چانی — چوان سنبلہ باغکُ ہوا سوندری لو

پریشان دِلن منز پیہ زُلف پریشان — ییتھی لوکھ رتھ پادشاہ سوندری لو

یمن آیہ ژیبن سیاہ سنم دیدنے تل — تمن بُت پرستی روا سوندری لو

دزان لوہ بلوریں ... تیز پیہ شعل — ییتھین ڈکہ ٹکہ چھم ماسہ سوندری لو

اُسہ ... زانہہ ... منز اکھتا بہ — گژھہان سعہ پیہ تل گیاہ سنا سوندری لو

جُدا پارسائی تہٕ پرہیز گارٕی — وُچھم عشقبازی جُدا سۄندری لو

کتھن گوش دِوٕے تھوٚوُتھ ژوٗرہ ژٕرٕ — چھُکھ آسان چشمن حیا سۄندری لو

صفا دِل وفادار یارن تمنّا — گفاہ، خوش کلاماہ کتھاہ سۄندری لو

پہ آزار شیدا چھُہ دردس تہٕ سوزس

دِلس منز تھٕے تھٕے صۄرتھاہ سۄندری لو

غزل

دِلُک آرام نیٖتھ ژٕھٔلِہ — وۄلو ہا نیرٕلہ بۄ مبورو

ہمبرزٕل وۄنتہٕ کیہو سنبلہ — وۄلو ہا نیرٕلہ بۄ مبورو

وۄنے ژٕوٗلہم تہٕ اوے نو عار — ژٕھٕشم ہا مہٕ گیئس بیدار

وفا رۆدے نہٕ مۆلہٕ تلہ — وۄلو ہا نیرٕلہ بۄ مبورو

بۄ وۄتھرے پوشہ باغن ژٕرنگ — تھوٚسے چھاوٕنی ژٕیہٕ ببرے لنگ

سیاہ زُلفو کرے موٚرہ چھلہ — وۄلو ہا نیرٕلہ بۄ مبورو

ژٕہ اوٚد ہم شری خیالن ستر — میٚنہ گنجہ تھٕم موٚہ والو ستر

رُمہ رُمہ وُہچھ ہانٛکہ — ولو ھانٛژلہ بۆمبۆرو

بُمن ہنٛدہ اَکہ اِشارہ — کَمن رِندن تھوٚو تہٕ خارہ

خندہٕ کرٕ کرٕ تجہٕ کرتلہٕ — ولو ھانٛژلہ بۆمبۆرو

روٗ چھُم در سیٖنہ مژگان چون — گوٚرُم آیینہ ہے پیٖتون

اَمی اَلماسہٕ کی پیٚنٛژلہٕ — ولو ھانٛژلہ بۆمبۆرو

وُچھتھ چانٛی کاکُل خمدار — دہَن زہرہٕ بران شہمار

وَلہ وِپرِن چھُم سِنٛے ولولہٕ — ولو ھانٛژلہ بۆمبۆرو

ییٚتہ شاہ یوٗسفنہٕ گژائے — ژلن پامہٕ زیٖلخائے

پرٛیشان چھِم مصرٕچہٕ مسوٗلہ — ولو ھانٛژلہٕ بۆمبۆرو

یہٕ تن میانٛی گنجُو اَمی کاژہ — ہتن پیٚنٛٹھ لاچھتھم ہانٛژہ

کھتھن ہنٛدہ ہولہ چھُم اَلہ اَلہ — ولو ھانٛژلہٕ بۆمبۆرو

گوٚمُت فلوایہٕ موٚت آزاد — چھُہ کس شیٖرینہٕ پتھ فرہاد

کھنان سنگر آنان دوٚدہٕ کولہٕ

ولو ھانٛژلہ بۆمبۆرو

غزل

خوش روز یہ سوز عشقُن بوزا ے صنم غنیمت
دُنیا چھُ دارِ فانی اَکھ منز چھُ دم غنیمت

کیاہ لاگ ساز و سامان تراو زُلف تا باٚمان
کر سیرِ گُل خرامان چھی مانزِ نَم غنیمت

منز لولہ وارِہ پھیرَو ییم پوشہِ ڈُورِ شیرَو
وۄہ تھ شُلہِ شُلہِ نیرَوِ چھُے صبحدم غنیمت

صحراتہ گُل وُچھتھ آس زانِم فقیر سُنٔیامی
زانِتھ بہٕ ژیتے پتہ دراس چانی سِتم غنیمت

ترٚاوِم قبیلہ داری لاٚجِتھ ژیہٕ یار ماری
ناوِس لگے بہٕ پاری چانی صدم غنیمت

یِس پھوٚل نہ دِل تہٕ جگر ہیتھ لولہ نارِ کُے زر
سُے بوزِہ روزِ محشر باغِ ارم غنیمت

کیاہ کرہ اَتھ خمارس ہیتھ زنٛدٕ جان بٕ لارس

بیدردہ یتھ شوہ خارس دِیُن کانٛہہ رقم غنیمت

نادان دوستن ہنٛز منّت مہ کھار پانس

تِمہ کھوتہٕ دُشمنن کُن دارُن ہلم غنیمت

آزادؔ سے کتھاہ کر ییٚد چھُس نہٕ زور نہٕ زر

اُمید ہوس مہ راو چھےٚ باز ہم غنیمت

غزل

بالی ژہٕ وَنتہٕ دِلبرس وعدہ پنُن وفا کرے

ژاوہٕ ملالہٕ ہاوہٕ روے تھاوہٕ قدم کتھا کرے

وَسمہ کرُتھ خنجر بَمن ژاو بناز در چمن

یمبرزلن تہٕ بادمن فصل پنُن خدا کرے

رحم تہٕ عار چھا یمن سنگدِلن تہٕ ظالمن

زانہٕ خدا کمن کمن مانزہٕ یمن فدا کرے

اَمہِ انداز ہ اسے صنم تل مہ نقاب ژٕ دمبدم

بندہ پٔرن صنم صنم قبلہ تہٕ کعبہ کیاہ کرے

آزادؔ بے چھُ لولہ زرِ تشنہ ژٕ بھاوہن اگر

وُچھتہ سُہ عالمس اندر تازہ قیامتھا کرے

غزل

حالِ دل روداد مُشکل یارِ جانانس ونیوم

کیاژٕہ روٗ ٹھُم کیمنہ کسں غارس تہٕ بیگانس ونیوم

بؠہ لیٔے تھٕمٕ سُندی روشن خالی از معنی مہ زان

یاد ما چھُے یادٕ نیٔے تل کیاہ میٔہ جانانس ونیوم

بلبلو ووٗد گُل ہٕرِتھ بیٖہ سروہ گُل گے رُوزی زٕ رٕ

چاک جامن دِتھ میٖہ کیاہ تہٕ پاکدامنس ونیوم

شورِ گُل پانٕ ژادرو روو درٕی یاون آرام

تتہٕ ھُژاتھ پہٕ دردِ دل کوہستانس ونیوم

دزاہہ نئے بیچارہ نالان لولہ سوختن گژھ ونیر

کیازہ ناحق راز دل ہئے ہئے نیتانس ونیوم

بوزہ آزادس وونم کیاہ وژہ نی مہ کرہ دیوانگی

تورہ نۄ ونم کیاہ ونئے پرتھ ساتہ یتھ پانس ونیوم

غزل

ماہ تابان آوے لۄتریے وچھتے نوارنی پھتریے

دزاوے لاگتھ جامہ چھتریے وچھتے نوارنی پھتریے

وچھتے بالی نالی کیاہ چھس غالی مالہ شۄبان

پھتہ تشبہ لۄن مالہ متریے وچھتے نوارنی پھتریے

نازنینس زن چھ کاکل تازہ سنبل دستہ

پریوہ ژراوان لوہ ہتریے وچھتے نوارنی پھتریے

کیشہ بندنے کھیشہ وڈان رنگہ ناوے ہیو ژھم

وڈ نیہ پیشان ژرشہ ہتریے وچھتے نوارنی پھتریے

پوشہِ باغَن منز بہٕ ژٲنِس ہوش رأوِم خوٗرے
پوشہِ ہٲلمَ بیمِم تُھتیے وُچھتےٚ نوٗرٕنی پھُتیے

گچھُ میہ ہَن ہَن کاژہِ زوٗنے ہٲنژہِ آیِم کاژٕاہ
دُشرأونَس لوٗکہ مُتیے وُچھتے نوٗرٕنی پھُتیے

تتہٕ نالچہ وُژھ تراٚونِتھ باغِ نسیم گژھِ شُے
دیٖوہٕ شیٖشہلِن نارہ تُھتیے وُچھتےٚ نوٗرٕنی پھُتیے

آزادرٕنی دِلہ تے نار شِلہ پدٲنی سوزس
ہتم چھِ مزہٕ دار بتیہٕ نوٗتیے وُچھتے نوٗرٕنی پھُتیے

غزل

دیٖدہٕ چانے چھُس ہا بے تابو لو — یتہٕ لاگِتھ شیٖرہٕ گوہ لابو لو
نو بہارٕکہ لُب لُبابو لو — یتہٕ لاگِتھ شیٖرہٕ گوہ لابو لو
چھُم نہ مسولہِ قرار گرہٕ ساتس — چھُس بہٕ گُنزرانِ ٲژ خِدرٲتی راتس
لولہٕ لبہٕ ذخِتھ گُل آفتابو لو — یتہٕ لاگِتھ شیٖرہٕ گوہ لابو لو

گمہ شیہلا و ٹھہراو ساتھا کر
پوش چھادان روشہ روشہ بائتھا پر

پوشہ چمنن ژلہ حبابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

وارہ وارہ شہپنہ ماگی گاعجعقس بو
یپیرہ آرن تہ جوین واعجعقس بو

عادو انصاف چھئے نہ اکھتابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

رعنہ لاگتھ انیمے گمہ حالہ
چوانہ جری جری سعہ نہ بیشزہ تنہ مالہ

لاگ اطلاس چھاو کیمہ خابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

واٸج مرچ تھاو تھم نشانہ
تھپہ نیو تھم اتھہ منزہ دامانہ

ژھینپہ ژولہم لالہ سیمابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

خط و خالن جاٸی تنبہ لاوتس
برمراوتس بنیہ مژ راوتس

راوہ روو تھم آرام و خابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

امہ دشون ییلہ پانہ واٸی الفت گووو
دورہ دورے مورہ نار ژالن پیو

شرز پانی رود حبابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

ژو بچھ ژاو وچھ ساماہ منبارہ
کمیو تاو یرہ کرکنے دلدارہ

پیچھنہ [illegible] یوت آب و تابو لو
پیتہ لاگتھ شیرہ گوہلابو لو

عاشِ فرقان پیٚہِ رٕے چوٗن گاہ ژرادان   زُلف کاکُل تہٕ گیسو کُفرستان

چشمہٕ کافر چُمہٕ محرابو لو   پیٚتہٕ لاٚگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

حوٗرِ وِنو نمَس ژوٗرہ آزادُن حال   تورِ دوٚپنم مُشراوِیم خیال

یوٗرہ پانے وانِتھ بے تابو لو

پیٚتہٕ لاٚگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

غزل

پیالہ دِتم ژہٕ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حال ونے بہٕ روبرو تازہ بتازہ نو بنو

پیٚلہٕ پنُن پیٚہ مازکھیوم خوٗن جگر ہمیشہ چوم

تازہ سپُن پیٚہ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

پیٚلہٕ بہٕ یادِ کوٚرنَس لولہ کہٕ نارِ بوٚرنَس

شعلہ ہیوان چھہ سو لبو تازہ بتازہ نو بنو

عشق میٚہ ترووُنم دِلَس گُل چھہ برمان بُلبُلس

دژاے ساڑی میٚہ آرزو تازہ بتازہٕ نو بنو

نارہٕ منٛزہ ژٕ چھُم میٚہ نوٗر چیوم ییلہٕ پٔہ مٔس موٚدوٗر
پوشہٕ چمن چھہ خوشبو تازہ بتازہ نو بنو

آم پھوٚلِتھ پٔہ لولہ باغ تازہٕ میٚہ سینٛمُ دماغ
ناز کران چھہٕ ناز بو تازہ بتازہ نو بنو

یارہٕ منیو ژٕہٕ اُتی روز پاس خودا زہٕ کتھ بوز
چون فراق بٔہ ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہانہ سیمتن بوسہٕ کران چھی دٕ تن
توسہٕ بران چھہ خوبرو تازہ بتازہ نو بنو

یادٕ نِکھٕ پٔہ نوٕ بہار زان غنیمت اے نگار
روشہٕ ژٕہٕ پوش چھاو تو تازہ بتازہ نو بنو

آزادٕ دو غزل ژٕہٕ وٕن پاک تھوٗلِتھ پٔہ تن تٔہ من
ادہٕ لبکھ ژٕہٕ آبرو تازہ بتازہ نو بنو

●

غزل

عشقن کوٚرم بیداد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

کرتم لٔتی امداد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

تس آفتابس کیاہ ترٛٹرٛ　　آتشہٕ کھوتہٕ تیز تر

گژھ وٚنیگلتھ فولاد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

شوٗبان چھس کارے تھزر　　شمعس تہٕ آسنہٕ تیٖتھ سیٖزر

چھس قد بلند شمشاد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

چھس زُلف کاکل پیٚٹھ روخن　　گنجس بہِتھ شہمار زن

کافر ستم ایجاد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

ہیم دہن بر برگِ گُل　　ییوٚ کھُمت بخوانِ بُلبُل

خوش خط یہ کُس اُستاد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

معشوق میونے دوٗرہ پھوٗل　　کس حورہ سیتیٖن ژوٗرہ ژوٗل

روٗدُس نہٕ آدن یاد ہے　　فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

راتس تہٕ دوہس شُرٕ کران   چھس مارہ مُژ تنہا مُران

وَنہٕ کس پننٕ روداد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

مُژرأونس چھوٚرٕ رأونس   مس دِتھ بہٕ افسوس کھیأونس

نی توس مبارکباد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

بے رحم کوتاہ وَلہٕ وہر   حوٗرے میہٕ لوٗین دۄرہ تیر

مأرِتھ ژوٚلُم صیاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

یِم تیر ہے دِتنم بُرِتھ   رِتم گۓ میہٕ جگرس منز ترِتھ

کوٚرمس نہٕ پھیرِتھ واد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

پیرن فقیرن بوٚ گیس   سادن متین پادن پییس

شیرینہٕ روو فرہاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

ژاس خارہ چانے در چمن   اِشارہ ہو وُچھتھ محرمن

آزاد ہے آزاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

عشقن کوٚرُم بیداد ہے

فریاد ہے فریاد ہے

غزل

بٲلی شہ ہے چھُہ بیوفا میون اُمار کیاہ کرے

سورہٕ دِہس محبتس زور تہٕ زار کیاہ کرے

ٹار بیٚیمِس ہیٚیوٚنٕ منس وار تہٕ چھُس نہٕ وَنہٕ نس

نالہٕ دِنس تہٕ وتیہہ کھیٚنس وَنتہٕ شہ عار کیاہ کرے

ناز چھہ وارہٕ منز چلن تازہ گُلن تہٕ سُنبلن

یارہٕ وَنن نہٕ راٗئِلن پوٚہ تہٕ ہار کیاہ کرے

نیرہٕ بہٕ سینہٕ داٗری داٗری زندہٕ بہٕ پان مٲری مٲری

تیٖرِ کمان چاٗری چاٗری میرِ شکار کیاہ کرے

پوشہٕ چمن چھہ درخُمار بادِ صبا چھُہ بے قرار

نِیٚندرہٕ ہیٚتِن اندر بیدار آخر کار کیاہ کرے

آزادُن یہٕ ہعلہٕ تب بٲلی ہُران چھُہ روز و شب

زانہٕ خودا یہٕ تشنہ لب لولہ بمار کیاہ کرے [1]

ا؎ ابن مہجور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس غزل کی ایک قلمی نقل آزاد کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو:

سینہ سپر تھوُس نیار پانہٕ بدٕس چھ اختیار
ماے بریاہ کریا شکار شہسوار کیاہ کرے

تازہ غزل پران پران آزاد آسہٕ دین بہان
شادی غمن اندر کران چھُس نہ قرار کیاہ کرے
(گنجور)

غزل

مسول پٲرنُس صبایہ بلبل پانہٕ ولیتھ گوم — خمارہ ہرشے آرہ کرثے نیندرٕ تُلیتھ گوم

زاگہٕ زاگی آم جاسوس لگیتھ ملک دلس منز — دم دار بازی گار کم کم فتنہ تُلیتھ گوم

چشم ہبرگہ رسی تس بالہ پانس ورگہ داوگ زار — سبے عار گوٚر ٹیٹھ یار و نیچے یارہ تھلیتھ گوم

کمہ شوقہ آیس شرر کران کیاہ تام زیتس پیوم — بے تاب اوٚش بادام چشمن سوٚہ مے چھلیتھ گوم

پیلہٕ بخت اوشم یاسمن آم شورہ زمینس — کنڈ ڑ کر درام اتھ کنہ نگہ وارہ قسمت تام ہلیتھ گوم

تس آسہ فراموش گوٚمت بائی پادتس یاد — تتہ چھس بہ چیمی حال سنہ یتہ زالہ دلیتھ گوم

ماران چھُم آزادُن آزارِ محبت

ہےٚ ہاے سہ دیوانہ کمن سیتھ ژلتھ گوم ۝

غزل

اَن تہٕ مالیٖنؑ سانتھاہ یادوٚیسی یے
تمبہ لیومُت دِل گرتھ شادوٚیسی یے

ترٕہ نوزُک واٗرِ وِہ گرہ لوٗسُم
روز میائنی بوز فری بادوٚیسی یے

ژوٚلمہٕ یاوُن تراٗوِتھ تھاوِتھ غم
یوٗرِی پھیرِہ نا لایس نادوٚیسی یے

تابہٕ تیٚلہٕ آیس مالا مال
جایہٕ پنٕنہٕ اَسس شادوٚیسی یے

چھُنہٕ باٗلی کاٗلی نمہ شہ ہُند لول
ہُشہٕ تہٕ زاٗم روزان یادوٚیسی یے

چھیٚنہٕ لوٗلِچ ہنہٕ گوم اُزی نہ زنگ
قدمیٚہ ادُسُم سروِ آزاد وٚیسی یے

ہاپہٕ کرٕی ننمہ شوٗبہ ونہٕ گراٗیہ سیتی
نیل جامہ تہٕ اندری لادوٚیسی یے

کمہ چھ اندر رُچھنہٕ آمرٕ بال
ژالہ کوتاہ گوم بیدادوٚیسی یے

چھُم میٚہ ہاوُس باوس اُندرِم داغ کر
ژوٗٹھ یاوُن یاوس یادوٚیسی یے

ہُرژہٕ لوٗ ہتم نیٚندری ہُرژہ سوٚندری
بار صاحبس کرہٕ فری یادوٚیسی یے

بانہ پییہ ناسہ ؤر آزادوٚیسی یے

وزِھ واگٕلنِجہ لایس نادوٚیسی یے

غزل

روزٕو بوٚمبرو یِمبرزٕل کرٕتھس ہاپیہ تہٕ ضایے
ژٕچھان وٕچھان لیہ چشم لوسان کیاہ ژٕنا کُنہ پییہ نایے

بے عار لاٗگٕنس زوروار کٕرٕ اٗگٕنس ونہ کیاہ وِہنہ گوم ببرے
ہییہ پان ہاہینہ آم منز گنڈٕی زالٕن کرٕی توم موکلن پایے

ماریتھ لوٕلہ شہلابس ژھاران سوندر مال چھندریس
نُندہ بوٕن یاوٕن پوشہ پھوٚٹ نٕن انتھ منزہ ییوٚم ہے ہایے

سینس منز چھس تیر جاگٕنی للہ وان وٕدہ نا میر شکارو
جگرکہ خونہ سیتھ ژھچھہ چھ تھاوٕم دِلہ کین پردن ژھایے

شین زٕن گاٗ جھتس جوین ہا لاٗ جتس ہا نٕزلہ اکستابہ یو
یانس اوسے وُچھنگ ہاوس پنہ نے ژھایہ تہ گرایے

کوٚرت کال چاۓنس مُصحف رویس بال وُچھ دوٚرے دوٚرے

لولہٕ منز ہیمہٕ ہَن تَن مَن ناوٕتھ پرٕ ہس لو لکھ آ بے

کاٚلی ییم بوزان واٚلی بوزَن آزادُنَ افسانہٕ

دُشمن آسن دوستَن تھہند ین دیوان کمہ دِ نکلاے

غزل

بے دردو مدنوارو ھولو دردٕ سیے بوز

اُتی روزُو یِہٕ مِیون سوزِ جگر تازہ لیے بوز

میہ ہا یارہ دوہے زار وُنی وُنی یارہ یارہٕ گاٚم

بے عار لو گُتھ کیاہ وَنے دِلدارہ بیتیے بوز

بوٚزتھ ژیہٕ میانی آدٕ نکے لولہ ترانہ

وونی کیاہ بہٕ وَنے میانہٕ ییمہٕ دیوانگیے بوز

کیاہ زانہٕ بُلبُل میانہٕ دِلکُ حال تہٕ روٗداد

میانی لولہٕ مستم نشہ گلاٚلن تہٕ ہیے بوز

دارِس کھَسُن نارٕ دزُن زندہ مرُن کیاہ

اَمہِ کھوتہٕ مُشکل رِندٕہ نیے ہِنٛزٕ زندگیٔ بوز

شمشیرٕ دارٕ ہیٚنٛیِھ چھِہ پکان بارٕ ہیٚتھ کوہسار

بیم کار سنگین عاشقن ہِنٛزٕ عاشقیے بوز

آزادٕ اَمہِ حبابہ دردٕ کہٕ آب گژھ فولاد

تمہٕ کھۄتہٕ سنگین دِل تہٕ دِلکٕ پردٕ چھُپیے بوز

غزل

وۄنی سہ لالہ کرِ ہیم غوٚصہٕ ملالہٕ ترٛاوٕ ہا

چاوٕ تہنٛدٕ یاونکی پوشہٕ چمن بہٕ چھاوہ ہا

مُشک مُلیتھ یِہ پوشہٕ تنَ روشہٕ تھوَس بہٕ آیتن

دیرٕ تہنٛزٕ ہیرٕ بُنہٕ پرنگ تہٕ پلنگ سجاوٕ ہا

رحم نہٕ عار ماریِس وعدٕ پُنُن ژیتس پییس

آدٕ نکی سیٚنٛطاہ سوٚخَن یاد تمِس بہٕ پاوٕ ہا

چھُم میٲنِس دِلس یہ خارٕ خار باغ اندر نمن سہٕ یار

حُسنہٕ بہارکیٚ بہار پوشہٕ تھرین بہٕ ھاوٕ ہا

ینہٕ ژٕ ولُم سہٕ جانِ جان وُزملہٕ کران کران

تنہٕ پیٚٹھٕ قرارٕ سان زانہہ تہٕ ارام تراوٕ ہا

یا چھُہ یہٕ پھل محبتُک نتہٕ قصور قسمتُک

لُکہ ہنٛدٕ ملامتُک کیٛاہ زٕ ملالہٕ تھاوٕ ہا

آزادٕ نی غزل چھہٕ زَن دٕرِ چہ وارٕ ہندی چمن

بٲلی دِلس تسندی سہ خَژ وارٕ لیکھت بٕ تھاوٕ ہا

غزل

امارٕ ے چانہٕ گونٛدٕ نم جوش
وٕلو مو روش بہ مارٕ ے پان

ژٕ چھُک میانین برن سرپوش
وٕلو مو روش بہٕ مارٕ ے پان

وندٕ ے ییتمہٕ شرُی پانک سنتر
بہٕ للہٕ وُتھ لالہٕ دپدن منتر

شو بجھ ژٕ ے اَتھ دِلس پموش
وٕلو مو روش بہ مارٕ ے پان

ژٕہ گومُت ناوِہ سائلن مست
زیٚہ پٔژاران پیالہ ہیتھ در دست

نشاطکہ شالہِ ماژکی پوشس
ولو موروشس بٕہ ماژے پان

یہ بدنکۍ جوشس ہیتہ اندر یوم زر
یہ چھم دِلدارہ جوسنے مُشر

گکن ہیسزہ پامہ چون خاموش
وولو موروش بٕہ ماژے پان

بٕہ کیاہ ہاوے قبیلہ ہیتہ کرُون
ژیٚتس پاو یارہ یاوُن میون

لگے یاژری کمِنیک چھنے ہوش
وولو موروشس بٕہ ماژے پان

پوٚتس پیٚتھ حزب چھکھ لایان
یہ میون منظورہ دِل وایان

رہیتھ پرُدن اندر روپوشس
ولو موروشس بٕہ ماژے پان

یوہے چھا بُلبُل آزاد
چھُیس منز لولہ باغس شاد

یوان ہوشس گژھان بے ہوش
ولو موروشس بٕہ ماژے پان .

اَماژے چانہِ گوندِ نم جوشس
دِلو موروشس بٕہ ماژے پان

غزل

سنہِ دُن سنطوٗرینہ بوزم ییے
تنہٕ زونم یے پینہ سنے پان

سوزہ دِل عالم بوزہ نوٗمم ییے
تنہٕ زونم یے پینہ سنے پان

سوز و گدازُک خوان پُورُم یے   صبرٕک سرپوش تھوٚومَس لٹھان

صاحب دِلہ نٕے اکھ کھیوُم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

تل یا تا لکُھ سائِل کوٚرُم یے   سوتہٕ دار اوسُم روتہٕ دامان

پاکباز گیند رازہ پتہٕ ووٚلُم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

شیوِہ تَس یارہ سُند وارہ زونُم یے   سُہ چھُہ بے پروا نا انسان

مٕلےُ چھُہ میون آدَن سٕے مٕیہ آروم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

مہتاب روین سیتی وۄچھُم یے   آفتاب صوٗرت گاہ ترٲوان

چشمہ تھوٚو دُتلنکُ تاب کتہٕ چھُم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

میرِ شکارَن تیر لوٚیُم یے   جاے جگر شوٚ بسِس تُرکستان

تتہِ مُژ رٲوِتھ سینہ دورُم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

آتشِہ کھوتہٕ گرم ڈیوٚ ٹھُم یے   خشمہ ہوٚت مخموٗر عالی شان

محشرٕک اعتقاد از مٕیہ بیوٚ ٹھُم یے   تتہٕ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

غارٕ زان لاگی لاگی دۄرہ بیوٚ ٹھُم یے   زاگی زاگی لاےینم تیرِ مژگان

بُہ بُہ گومُت بدنس چھُم یے   تہ زونُم یے پتہٕ نٕے پان

گُفرس تہٕ دپنس کینہہ نہٕ دُچھُم ییے
فتنہ منز سفرس چھُنہٕ شایان

تورہٕ کتہٕ رویس نوز میہ تھاوُم ییے
ننہٕ زونتم ییے پنہٕ سنٕے پان

ینہٕ آزادُن سوز بوزُم ییے
تنہٕ چھس نیہ ہندی پاے تھونالان

پوشنول بولبوشں ہیچھنوُم ییے
ننہٕ زونتم ییے پنہٕ نٕے پان

غزل

لولہٕ ژوٚر دمیون دل ژہے جان ژہے جانانہٕ ژہے
آشنا ژہے بیوفا ژہے یار ژہے یارانہ ژہے

یاونک دیوانہ ہاوسس شری پانک موٚرہٕ نار
فتنہ ژہے بازار چونے قصہ تہٕ افسانہ ژہے

آرہٕ دٕلنے خارہ چانے پارہ پارہ گے جگر
نارہ عشقنہٕ بُلبُلن ہندی دل گران بریانہ ژہے

راز بادان سوز چونے سازہ کین پردن اندر

پردہ ژ ہے آواز چانٛی ساز ژ ہے سامانہ ژ ہے

کس وَنن احوالِ دِل ہیم زالہٕ لُگھ رنتھ جانوار

والہ واشہ تہ زال چونے والہ برٛ ژ ہے دانہ ژ ہے

جیرہ چانے شیر دِل نیران مأدانَن اندر

راج ژ ہے تاراج ژ ہے زنجیر ژ ہے زولانہ ژ ہے

کیاہ چھُہ فرقان کیاہ چھ گیتا کیاہ چھُہ پوزا کیاہ نماز

دھرم تہٕ اسلام چونے کعبہ تہٕ بتخانہ ژ ہے

گاہے پادان گاٹلیٖن چونے یہ سودا دِتھ فریب

عاشقن ہندِس جنونس دولتک سامانہ ژ ہے

ولولا سوزٕک جُگلان آزادٕنِس سینس اندر

گاہ نیران پردہ تھوٗد تھوٗد گاہ یوان نندوانہ ژ ہے

منگلوار ۸ اسوج سنہ ۱۹۹۵ ب

غزل

دٕلک باغ میون آو برجوش
پوشہ منتہ لالہ چھاو اچھ پوش

باغ میون نُندہ بون ساز کَیِر کَیِر   کستوٗرِ نافہ سِتی گوٚڈ بُرِ بُرِ
لوٚدِ ہٮ۪تھ سُنبل پھوٚلہِ ڈٮ۪کہِ پوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
باغس میانِس پھُلِیاہ جان   غم چھُم دمہٕ دمہٕ کم چھاوان
سنگدل سبٕ عار سادہ منوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
بُلبُل تہٕ گُل چھِنہٕ بانہ وانٹی دوٗر   دوہ نوٚہی پھوٚرمت عشقن زوٗر
بُلبُل نالان گُل خاموش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
یاد چھُم دوہہ اکہٕ باغ ییلہٕ ژاکھ   پوشو دِیُت گریبانَن چاک
اَسہٕ وُنہٕ مسو لہٕ گیہٕ بے ہوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
چھُھُنہٕ باغوانس بانگُک ٹھنز   ہیبنہٕ آسے کستوٗرِ کاوَن منز
خدایہ گوٚو بُلبُلن ہِند بولبوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
تیر چھُم لایان تیر انداز   خاموش لاگان محرم راز
سپرس کِنھہ پاٹھی روزہٕ سرپوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
زُلفن ژھایہ رُود ریم دوٗرہ پھلو   گرایہٕ اکہٕ حوٗرن دِل ہیتھ ژلی
سون دِتھ سُتہٕ زوٗر بیٹھو روپوش   پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش

آزاد یارن ہند غم خار نازنینن ہند ناز بردار

کنڈِنے منز پھولان مشکدار پوش پوشہ متہ لالو چھاو اچھ پوش

● ½۱۲ بجے رات، ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ ب

لہ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی وجہ سے نظر انداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

غزل

لولہ کِس باغس پھوجمرِہ ژھرِہ چھم
شادٕی سوندرِہ چھم واتیم یار

بولان بلبل ہیبہ رنگہ زرہ چھم
شادٕی سوندرِہ چھم واتیم یار

ژٕٹپان وٲلنج گرِہ کھوتہ گرِہ چھم
تس ما ڈالیم کانہہ بازی گار

ژھرِہ ژھرِہ پانس متہ سیاہ سرِہ پھم
شادٕی سوندرِہ چھم واتیم یار

ہیٚہ نن گاٹر لولہٕ بانبرہٕ چھم
نالہٕ متہٕ رٔٹہٕ ہن لالہٕ رو[3]خسار

توشان کاٹزاہ ییمہٕ پوشہٕ نرہٕ چھم
شاٗدی سوٗندرہٕ چھم وانیٖم یار

پوش و ٹھراوِتھ بالا درہٕ چھم
روشہٕ روشہٕ ییہٕ ناخوش رفتار

پزنگ پاٹراوِتھ کمہٕ رنگہٕ لرہٕ چھم
شاٗدی سوٗندرہٕ چھم وانیٖم یار

نازنین یانس ییمہٕ سازہٕ گرہٕ چھم
یاٗران واٗلی کن ساٗلی سِنگار

دوٗرن چوٗنہٕ زاٗلی واٗنکن ٹھٔرہٕ چھم
شاٗدی سوٗندرہٕ چھم واتیٖم یار

رنگہٕ بلبلہ سیٚے پھچہٕ مزہٕ یرہٕ چھم
سنگ دِل سینم آدنک یار

کِتھ آزٲدِنہٕ یاد گرہِ گرہِ چھم
شاعری سعٕندرہِ چھم وانیٖم یار

غزل

بوٚمبرو یمبرزل نیٚندرہ وزہ ناوٕتھس — پوشہِ متہٕ ہوشہِ ویٚسہ رأوٕتھس بال

دوہ تارہٕ وُزملہِ داو کرناوٕتھس — یاونہِ ژھہ چھوٚرٕ رأوٕتھس بال

کرنہِ رُسہ خاکس سیتہٕ مِلناوٕتھس — پوشہِ متہٕ ہوشہِ ویٚسہ رأوٕتھس بال

نازنیٖن یارس ساز کرہٕ ناوٕتھس — حیلہِ گرٕ وتہٕ وچھناوٕتھس بال

ژھونہٕ ورنی بہرن بیدار تھاوٕتھس — پوشہِ متہٕ ہوشہِ ویٚسہ رأوٕتھس بال

مالنہِ کرائِنس نِشہ راوہ رأوٕتھس — وارٕوین منزٕ ہ کٕرٕ دِشرأوٕتھس بال

آرہٕ کریتہٕ کرہٕ کیاہ ژیتہٕ یئلہِ ترأوٕتھس — پوشہِ متہٕ ہوشہِ ویٚسہ رأوٕتھس بال

دِل کین جامن چھونہٕ جرہٕ ناوٕتھس — شوقہٕ سان کھاسی برہٕ ناوٕتھس بال

تلرین بوٚمبرن اتھہٕ بچھ ناوٕتھس — پوشہِ متہٕ ہوشہِ ویٚسہ رأوٕتھس بال

پانہٕ فتنکی پائِٹھ وُزہٕ ناوٕتھس — پانہٕ منز مارکن ترأوٕتھس بال

مارہٕ مَتہٕ پانٕے کوٚنہٕ اَنٛزراۆ تھس
پوٚشہٕ مَتہٕ ہوٚشہٕ وٕیٚسہ براۆ تھس بال

ل؁ غزل پر شاعر کی نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھورا چھوڑا ہے۔ (گنجو)

غزل[1]

لولہٕ رستیو لولہٕ زرٕ چھُم کیاہ وَنےٚ
خارٕ چونٕے در جگر چھُم کیاہ وَنےٚ

گوش
سُے ہَوس چھُم یِتھنہٕ زانٛہہ تھوٚتھم ژٕیٕہ
سُے محبت، سُے اثر چھُم کیاہ وَنےٚ

کیاہ میٚنہٕ نیرِ ییٚم حالِ دِل وننکُ اثر
بالہٕ سورُے در نظر چھُم کیاہ وَنےٚ

ل؁ غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجو)

غزل

آرٕ کتہٕ لۆبان چھُکھ ژٕ افسٕریے
شوٚب ہا چھےٚ برادٕری یے سیتہٕ

چارٕ کر پنٕنےٚ ژھار بہترٕیے
شوٚب ہا چھےٚ برادٕری یے سیتہٕ

پرٛزہ کے لوٗزہٕ یِم غرضکہ ٹھرٛ رٕ یے — کاسان چھکھ سِتم گرٛ ی یے ستو
کوٚت کال نیرہٕ اَتھ چانہِ بازیگری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو
یِمہ بوٚہ سرہ کے تارہٕ یِم ترٛ ی یے — دردہٕ تہٕ لولہِ دِلبری یے ستو
پیٚتھ روزہِ تہنٛزٕ ے ناماوری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو
سرٕ تلہِ چھُکھ تھوان چوٚنہ جری جری یے — سوٚنہٕ مُلہِ مایہ تہٕ زرٕ ی یے ستو
حافِ ژٕیتہٕ چانہِ اَتھ کاری گری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو
ویسہ ران کوٚہ تہٕ بال اَسی ڈٲری دارٕ ی یے — دوہہ اکہ چانہِ بہودٕری یے ستو
شاف دِتھ تھوٗ کھ کمیہِ جودگری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو
ژاٹہ ہالہ سپنِی زان پرٛ ی پرٛ ی یے — گاٹلیٚن ہنٛزٕ رہبرٕ ی یے ستو
لولہ ستو کاس یِم زانہٕ نکی ٹھرٕ ی یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو
زندگی سنٛبہ لاو زِندہٕ فرکہ مرٕ ی یے — دِل تھوٗن خوش دِلاوری یے ستو
عائشہ موٚت لاگنٕ چھا بہودٕری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو

تھاوٕ آزادٕن ناماوری یے — دردٕ چھہ آدم گری یے ستو
کتھ گوٚر لاگنٕ چھا سوخن وری یے — شوٗب ہا چھےٚ برادری یے ستو

غزل

میٚیہ ہا چاٲنی لولہٕ تیٖر آے مدنو — دٲدرہ ریٚکی نیٖزٕ مولاے مدنو

دیٖدن منٛز کرے جاے مدنو — زانٛہہ تہٕ نو سورٕیٖم چاٲنی ماے مدنو

للہٕ واٲن یہٕ لولہ نار کٔم کم مدن وار — کٲشہ ہٕند تہٕ پچھے نہٕ پرواے مدنو

بوٚ مبرٕ نہٕ خارہٕ ڈراکھ لولرٕ کیٚرتھ خاک — ہی مالہٕ لو گژھتھ نائگراے مدنو

چھُم خارہٕ خارہٕ وُچھ ہا دوبارہ — دٲدرہ دٲدرہ چاٲنی یہٕ دٲدرہ گراے مدنو

لولہٕ نارہٕ بُرتھس آوارہ کرٕتھس — خارہ کیٛاہ روٗدُے ہیٚے ہاے مدنو

تھوٗوتھ نہٕ زانٛہہ ترٕکن آزادٕ بیٚن کٕتھن — اَمہٕ حالہٕ کیاہ چھُم میون پاے مدنو

غزل

"میٚیہ ہا چاٲنی لولہٕ تیٖر آے مدنو — دٲدرہ ریٚکی نیٖزٕ مولاے مدنو"

"دیٖدن منٛز کرے جاے مدنو — زانٛہہ تہٕ نو سورٕیٖم چاٲنی ماے مدنو"

بوٚ مبورٕ لاگِتھ لولرٕ آکھ — بلبُل لاگِتھ باغن ژاکھ

"ہِی مالہِ لوگُتھ نٲگی راے مَدنو" زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مدنو

آفتابکو یأٹھی چھکھ تابان ژھاے چأنْی عالمس پَرزہٕ لاوان

زوٗن تارکھ ژھیپن ژاے مَدنو زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنی ماے مدنو

باغ چھاوِنہٕ دِژاکھ سیتر یارَن مُشکِنہٕ دار پھیرکہ گُگ زارَن

رُمہٕ رُمہٕ پوشن گمہٕ آسے مَدنو زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مدنو

یاسمَن اَچھ پوشس یمبرزَل کلگہٕ ٹُوری ارغوان بیٚنیہ مُسوَل

شوقہٕ چانے پھُلِتھ آسے مَدنو زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مدنو

ہیم چأنْی رَمزہٕ تہٕ اِشارہٕ جِگرس چھِم کران پارہٕ پارہٕ

اَمہٕ کھعہ تہٕ کرتلہٕ واسے مَدنو زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مدنو

کمہٕ اَنِس قبیلس رُوزِم کنہٕ شہرن تہٕ گامن گیہٕ شعہِ برتھ

پامن ہتھاو ہتھم جاے مَدنو زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مَدنو

چونے سوزنہٕ چونے ساز مَنز خاص و عامن گیہٕ آواز

آزادنی غزل دِژاسے مَدنو

زانٛہہ تہٕ نو سورِیم چأنْی ماے مدنو

غزل

گگرٕو یہِ بلبلس نرِس نھاوُن حجاب شوٗبیا

یُس لولہٕ چانہٕ توشان سُے درعذاب شوٗبیا

بے دردٕہ بأزی گارہٕ زو لُتھ بدن میہ وأرٕ

اَمہٕ خشمہ تہٕ خمارٕہ سوزُن جواب شوٗبیا

کمہٕ شوقہ چھس کران سنٕز زانہہ بَرِی نہے اَمِیک ٹُھنز

لاگُن محبتس منٕز یُتھ بے حِساب شوٗبیا

ترأوِتھ ژوٗلُم شہ کستوٗریاوَن بھرے تُلِتھ ویُوٚ

پزٕہ ہے نظر کرٕنی دوٗر یوٗت اضطراب شوٗبیا

وِنہٕ کیاہ بُمن تہٕ چشمن نازُک ادا کرشمن

درکعبہ ممبرٕن بیٹھ دورِ شراب شوٗبیا

قس شوٗبہٕ حال باوُن یُس زانہٕ دوس راوُن

بے سوٗد راوٕہ راوُن پنہٕ نے حباب شوٗبیا

یُس ژالہِ غم تہٕ بیداد، تَس کرِ چھ شادی تھوٚ یاد

آزادہٕ روز دِلشاد لاگُن بے تاب شوٗ بیا

غزلؔ

بے وایہ ژوٚ لگھ ژاوِتھ ناگی رایہِ مینہِ ہی مالے

آوارہٕ کرِتھ گوہم ہا چارہٕ کرَن والے

وُنہِ چھم نہٕ بلان تمہِ آکھ، بنیہ نازہٕ خنجر سیتھ آکھ

وُچھ وارہٕ مینہِ کرُن کوٚت دزاکھ آوارہٕ کرن والے

جانانہ لگےٚ پاڑی مُتہ تُل تہٕ چھوکُن کرڈارِی

مےٚ زانہٕ یہ بنیاڑی یُس غم تہٕ ستم ژالے

نیبرِتھ ژہٕ گژھان پانس پھیرِنہٕ پرِتانس

مستوٚرہ مینہِ شرکی پانس بیگانہ گِندان ہالے

غمہٕ چانہِ بہٕ دیوانہٕ، ژیٚہ نہ میون ہوس دانہ

راہ چھےٚ نہ ژیٚہ جانانہٕ چھم بالہِ بنیُن تالے

رُم چانٛی وَنان وارہٕ از پچھے نہ سہ دِل یارہ

کوہٕ زانتہٕ دِیتے خارہٕ کمہٕ تازہٕ سوبندر مالے

آزادؔ وَنان یارس چھنہٕ یورہٕ گِندان زارس

"ییلہٕ شورہ وُچھان نارس دزہٕ پانہٕ بنین زالے"

ا؎ غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل ا؎

عاشق پوختہ کار یوٗد یارہٕ سِندے رضا کرے

پوشہٕ وُنین گُلن اندر عائش تہٕ عشرتھاہ کرے

جامہٕ وَلِتھ محبتکی گنڈ تہٕ کمر زٕہٕ ہمتک

کیاہ چھہٕ مجال قودرتک چانہٕ کھوترٕ سہ کیاہ کرے

۲؎ عرش تہٕ فرش کوہ تہٕ بال سوزہ یقینہ کے زٕہٕ زال

ییتھ سہ خوداے ذوالجلال چانہٕ دِلک رضا کرے

لولہٕ کمند ہیتھ ژٕ نیرٕ زیر کرٕکھ گزندٕ شیر
پامہٕ دِوان چھ تسٕ دلیریُس نہٕ یہِ حق ادا کرے

پیرٕ اُمیر نوجوان اکھ چھُ بٔنیس جگر کھیوان
وارٕ میہٕ چھم نہٕ پٔزھ یوان پادٕ ییٚن خود اکرے

حُسن چھُ طفلِ شیر خوار لاگ ژٕ ہنا پوختہ کار
وُچھتہٕ سہٕ یار گلعذار پان ژٕیہٕ یتھ فدا کرے

آزادس چھُ کاروبارِ سوزِ جگر تہٕ لولہٕ نار
رٕگٕو تہٕ گژادہٕ دِلہٕ زار تارٕ گومت گدا کرے



لہ غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے ٢ہ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گنجو)

دورِ اوّل

غزلیات

غزل

دیوانہ کرِتھ سۄ پانہ کوٗتوٚ گوم　　گُل روے سۄ گُلستانہ کوٗتوٚ گوم

چھم یاد پیٚوان دِلس یُن تیٚر　　کیاہ سۭنہٕ سۄ دوستانہ کوٗتوٚ گوم

ساقی و صُراحی و مے و جام　　غوغاے شراب خانہ کوٗتوٚ گوم

اُسِس بہٕ کتے پرِند آزاد　　ہے ہاے سۄ آشیانہ کوٗتوٚ گوم

از تابِ فِراق میٚیہ دوٗدُم دِل　　کس وَنہٕ سۄ سائبانہٕ کوٗتوٚ گوم

سُنہٕ ژوٗر منکُ کنکُ سعہ نکُ دوٗر　　آرام جہاں سۄ پانہٕ کوٗتوٚ گوم

گوٚو تَب سُنہٕ رِتھ چھ گُل پُژِتھ گوم　　خوش بادِ صبا روانہ کوٗتوٚ گوم

اے بادِ صبا شبانہ گژھک نا

احدٕ[ص] نی وَنہ ہَس فسانہٕ کوٗتوٚ گوم　　(ابتدائی مشق)

(ص) ابتدا میں احد تخلص تھا۔ (گنجو)

غزل

مَس چھیتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقُنے خانہٕ ہے، پیمانہٕ ہے بیمانہ ہے

دِل از جنوٗن تھوٗوتھم بُرِتھ جاے نصیحت آورِتھ

چھُس زندہٕ اسِتھ یا مرِتھ دیوانہٕ ہیے دیوانہ ہے

پےٚ ژھارہ تمۍ سے دِلبرس پرٚیتھ جاے پیٚتھ ظاہر کرس

آخر ژُھس منز محشرس دامانہٕ ہیے دامانہٕ ہیے

دیدو پیموٗ وُچھ ہٕ نِگاریُس دِل سپُن نہ کامگار

از وصلِ جاناں کیاہ نِگار آسانہٕ ہیے آسانہٕ ہیے

احدس ہوٚین غنچہ دِلَن گوو کیاہ فُلے لبجی دوگُلن

شاید یہ گُل زانِتھ نو چھِہ لَن بُتانہٕ ہیے بُتانہٕ ہیے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

غزل

کَس دَنِہٕ زُوٗلُم بالہ یار ہے وٚیسیو یے
تھوٗوتھم للہ وُن نار ہے وٚیسیو یے

ابرو چھاٚ رِتھ مِژہ تیر داٚ رِتھ
چشمن سخت خُمار ہے وٚیسیو یے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ
بینی خنجر دار ہے وٚیسیو یے

اَن تَتھی سالہ سیتھ میانہ لالہ — وُتھرس مُشک ناتار ہے وِیسو یے

رُوٹھمس دامن لاگِجِنس پامَن — سپنم تُند گُفتار ہے وِیسو یے

زونم نہ زانہ تھ گُفتار تمہ سُند — لوہ کہ چار چھُے نکہ نار ہے وِیسو یے

بے دردہ وُچھِتو تَس نازنینس — میا نیو اُچھ واہار ہے وِیسو یے

کورنم تمہ بازی گارن یارن — اقرارس اِنکار ہے وِیسو یے

تن من زالُن شب و روز نالُن — آخرس تھاوی نم کار ہے وِیسو یے

(ابتدائی مشق)

غزل

دور مو ہیم ہا دورہ ... فلے — وہ لا للہ وُتھ لوہ لہ منزرا لے

زہی میہ آدن زہی میہ مُدا — زہی میہ ہاوس زبیتے پیخچہ بہ فِدا

خارہ چھوئے چھم آرہ وہلے — وہ لا للہ وُتھ لوہ لہ منز بلے

حیا نہ فراقہ ودن وُدن — نو ہا نہ پھلک پا گھٹی گوال میہ بدن

گوم جعفر کی پوش رنگہ وہلے — وہ لا للہ وُتھ لوہ لہ منز بلے

وننہ میہ کہ وُنہ تھ ہیتو گئے — وعدہ کیاہ اوس اسہ آدن گئے

تُس تہٕ پوٚر یایُس وعدٕ ڈلے   وۄلا للہٕ وَتھ لۄلہِ منز لے

ینہٕ ژیٚہ سپنو سودا کوٚرُم   چھُم نہ خبر کیشاہ کیشاہ میٚہ توٚلُم

کیشاہ میٚہ ہوٚرُم کیشاہ بیوم ہے چلے   وۄلا للہٕ وَتھ لۄلہِ منز لے

چھُم نہ ہوس وۄنی مِٹہٕ ہیٚتمُ   میٚہ چھم فریب چائنی لولہٕ ستم

میٲنہِ کھۄتہٕ لال کمُی لوٚلے   وۄلا للہٕ وَتھ لۄلہِ منز لے

چھک ژہٕ مارِی مارِی بتیہٕ زندہ کران   ہۄ نہ تیمیک پروا سے بران

زورٕ والین یور کیشاہ چلے   وۄلا للہٕ وَتھ لۄلہِ منز لے

از چھُ آزاد منز دردٕ نیے   بتیہ کران دیوانہ سرگیے

زانہٕ خوٚدا کیشاہ فتنہ تُلے

وۄلا للہٕ وَتھ لۄلہِ منز لے

(ابتدائی مشق)

غزل

اُکھ ماہ رویس گتھ کران چھُمے زُلفِ پیچان یکطرف،

گیسو پریشان یک طرف کاکل اویزان یک طرف

اَندی اَندی روٗ ہس زُلفن اندر سامانہٕ سنز چھی کیناہ زبر

تارٕکھ چھ پرٕیزلان یک طرف افتاب چمکان یک طرف

ہاوِتھ یہ مسجد یا مندر بے خوٚد کرِتھ کم کم گندر

پیہمتو چھ گرداب اندر از دین و ایمان یک طرف

مارٕ منٛیو عاریہ تٔنے زٔلہٕ ہِن میٚہ غمٕ چانے سِینے

گوم سینہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یکطرف

پھلوایہ دل گوم اے صنم چھس تنبہ لاوان دمبدم

چانٛی عہد و پیمان یکطرف میانٛی لولہٕ ارمان یکطرف

منز لولہٕ ماٗدانس چھوان شوٗقکی تہٕ ذوٗقکی دٔم دوان

آزاد تنہا یک طرف سارٕی سوٗ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

غزل

باد صبا روٗشہٕ آوٕ لٔتی   پوشہٕ فوٚلتھی وۅتھراوس

وزٕ ناوٕی توکھ نیٚندرے ہٕتی

داپھٕ وائژم پژاران ییٚتہٕ یے لوسہٕ ناگوٚنس کیتہٕ سنہٕ اوس

اَتھ بیہٕ ہیٚم تہٕ کرَس نالہٕ مُتہٕ یے

نہ چھُم روپوش نہ چھُم نوٚن لُتہٕ یے خارہ ٹھوٚنسم زارہٕ کرِی نوس

دارہٕ وُچھہٕ ہن روزہٕ نابیٚتہٕ یے

سبزارن ہِندی بَرک ہتہٕ یے مغنہٕ ہلمَ دارہٕ ہاوِی توس

ستارہٕ چھکھ تنبہ لاوِی ہتہٕ یے

سارہ ٹھوٚنس کمیٚ مارہٕ مُتہٕ یے تارہٕ زُلفچہٕ مُژارِتھ گوس

دارہٕ مُشکنہٕ پھیرِی کیاہ رٕتہٕ یے

پھولراوان باغ عائشہٕ مُتہٕ یے تۆشہ ناوَن دُشمن دوس

اَسہٕ ناوَن پوش گمہٕ ہتہٕ یے

رُمہٕ رُمہٕ چھس اَہرنے ہتہٕ یے رنگہٕ رۆمالہٕ واو کرِی توس

مَس پیالہٕ ما چھس چےٚ ہتہٕ یے

گُل تہٕ بلبُل دژاے ہتہٕ ہتہٕ یے مُشراوِتھ ننگ و ناموس

کیاہ یہٕ باغام اَنَن پوشہ مُتہٕ یے

آزادَن زار وٕنۍ مترِ سیے مۆدرِ حلقہٕ پرٕ ناد وس

شیٚہلاوِ ناسینہٕ دُدی مترِ سیے

(ابتدائی مشق)

غزل

گُل پھلُی مہ لولہ باغس آمے بہارِ لٕتھ سیے
بُلبُل چھُہ پوشن چھاوان دِل بیقرارِ لٕتھ سیے

عشقُن حریف جاہِل ازلہٕ میہٕ گوٚ مقابِل
مالکِ تحمّل دِل کوٚر نمہٕ اوٚجارِ لٕتھ سیے

پوٚزھ آم عشقنی غم تھاوُن بسینہ مرہم
جگرٕ کی کباب پُردم کرٕی مس تبارِ لٕتھ سیے

دِل زو لنمہٕ میہٕ لولَن شِل نیوم دردہ قولَن
غارَن ہندٕین مخولَن کیاہ اعتبارِ لٕتھ سیے

یا عاشقان بے زرا حُسن مہٕ عالمس منٛز لہ
یا دِلبرِ ستمگر دِل سنگِ خارِ لٕتھ سیے

اَزٕ تو غبارِ دِلبر تھوِہ ہا بدیدہٕ تر
آئینہٕ سکندر کیٛاہ چھُم بکارِ لٕتھ سیے

چاگِرِ تھ کمانِ ابرو ماران وُچھِ میہٕ آہو
بر اسپ ناز ماہ رو دزا مٕت سوارِ لٕتھ سیے

رویس نقاب تھاوَن چھُم یارِ تنبہٕ لاوَن
بے پردہ روٗے ہاوَن یارن چھُم یارِ لٕتھ سیے

یس پتھ میہٕ رو وآدَن پروا تمس نہٕ ازمَن
تمۍ کافرن میہٕ دٕدوَن کوٚر نمہٕ بہارِ لٕتھ سیے

کھاگِتھ شکن جبینہٕ روٗٹھم میہٕ سخت کینہٕ
سیماب زَن بسینہ چھُم انتظارِ لٕتھ سیے

جانباز آزماوِتھ نوٚن دژاو پردہ ژاوِتھ

یارَن دِوَن چھ ہاوِتھ درپردہ کارٕ لٹہٕ یے

غزل

یِنہٕ نَس پیالہ چینتہٕ سُہ نُدرِ یے
کاستم ٹھرِ یے آس لاچار

پوش وتھراٹھے پوشہٕ گوندرِ یے
کاستم ٹھرِ یے آس لاچار

ہولہ تب چونے گوم اندرِ سیٖ
چھُنہٕ نشہ غارَن وَنہٕ نَس وار

چھوکہ اند عاشقن فرٕیکہ ورِنی پھٹرِ یے
کاستم ٹھرِ یے آس لاچار

سائلاب عشقن گوم پیٹھ سَرِ
ذرینٹھ چھُم پوان سُم نتہٕ تار

اَب گوم سَرِ پیٹھ نار اندرِ
کاستم ٹھرِ یے آس لاچار

یاد پییم اَدِی چُونی دزہ ہرِ
بُلبُل باشہٕ تہٕ گُل روہ خسار

---

۵ نوپاٹ قتل کا شعر ملاحظہ ہو "مغفی اور یہ عاشقانہ مزاج
دینے والے پڑیں دریا تو سنے"

جانی نے یہ شعر "ای زہ یزدان از کرم دلہاے خوبان را
و دیگر عشق را نابود کن یا عشق بازان را"

"۱۵ اگست ... غالب کچھ دیر کے بعد انتقاب

(گنجینہ)

گاٹم مٔنز جِگرس تیپر ترٛکی ترٛکی یے — کاستم ٹھٔرِ یے آس لاچار

دستور وَنیچی مستور پری یے — کستور مُدٔنس دِتہٕ دیدار

دردہٕ ہی لاگے پردہ کٔرِ کٔری یے — کاستم ٹھٔرِ یے آس لاچار

چانٔ اِنہارَن تہٕ ژُمہ خنجری یے — ہر ژٕمہ وۄلنس زالہ بیمار

دمہ دمہ غصہ غم ہاوی نم ژھری یے — کاستم ٹھٔرِ یے آس لاچار

کرتسی حائلی ماہ پیکری یے — ہائی کُنہ پاٹھی اَنتس عار

ون تسی مو دری کیتھ گٔری گٔری یے — کاستم ٹھٔرِ یے آس لاچار

مرو آزادس ناو کٔری کٔری یے — آزاد عاشق ڈراو بازار

دردس نشہ کیتھ پردہ تہٕ ٹھٔریے

کاستم ٹھٔرِ یے آس لاچار

غزل

ہی مالی ڈرایس دوان در ... — ... بہ رنز دیت نوزنم سنور

پھیران ... نم ... — ... رنز ... سنور

شیرہ بیٹھ سعہ نہ پوش لاگس گنڈیے — زاگ ہینتھ روزس باغ مستور

ویرہ موت ژھارن ہیرہ تہ بونیے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

لنجہ ہند بلبل گوم کمہ ونی یے — چھوہ لنہ اوسم دِلکہ ٹوٗر

وائے لنجہ تھاوِہ نم کتھ کھنہ کھنیے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

تیز خمار کر نیزہ آم سنیے — ژھالہِ چھم نوان لالہ مخموٗر

تارہ دِل کوٗرنم کارہ دوٗ گنیے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

بوشہ سان لاگِتھم پوشہ تارنی یے — مائے مشراوِتھ گوم سنز ژوٗر

تھاوِہ کس یاوہ ززکر پوش چھاونی یے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

حالی کرِ تیسے حال سنز سنزیے — بالی دنیا زانی ییٚیِر دوٗر

کالی خار تہ شرچھ بارنی یے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

اُدرے گریو نس لولہ دھرنی یے — آدن باجہ وعدہ کر پوٗر

دچھان دچھان لوستم مونی یے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

ناز مشراوی نم راز دنی دنی یے — لوکٹس پانس گوم ٹوٹہ کہِ سوٗر

دوٗرہ دوٗرہ ہاوی نم تازہ درشنیے — راجہ ارزنی یے کوٗرنم سوٗر

رمزٕ تہٕ اشارہ ہاوِتھ نم نٹنوِیے   وسواس تھاوِتھ ہیتو تمہٕ دور

تھاوِتھ نم داریَن تارِتھ تہٕ پَتھ یِیے   راجہ ارزُنی یے کوٚر نم سوٚر

موٚرِتھ اَتھ گوم کیتھ وُنی وُنی یے   روزِہ ناوا یِس ساز وسنطوٗر

بوزِہ نا آلو حبا نبازِنی یے

راجہ ارزِنی یے کوٚر نم سوٚر

غزل

گنجی سو کران چانے سرٕ یے   آرٕ کرٕ یے بدوَل جمال

رشہ پہ تن کرے بہٕ آلرٕ یے   آرٕ کرٕ یے بدوَل جمال

کالی سورِہ یاوُن بالی یے   آدنہٕ پیہِ نا سائی یے

یاد اُنی تنے یاوَن مُرِیے   آرٕ کرٕ یے بدوَل جمال

وولہ ویسی گرٕ تھو ریسوارِہ زار   تراجہ بل کرو تس اِنتظار

پییہِ نا تہٕ روزس آپٕریے   آرٕ کرٕ یے بدوَل جمال

سنیاسس لاگِتھ نیرِہ ہا   شہرَن تہٕ گامَن پھیرِہ ہا

کیاہ کرہٕ بہٕ لوکہ تھٕہرتھ چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

سنگدل یارس دِیہٕ کیاہ   ساٗری ہوس کری تم روا

رنگہٕ رنگہٕ تھاوی تم منز چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

پوٗریوم نہٕ بٲلی ڈیکہ لون   ناساز پیوم قبیلہ کرُون

اُہس ببر لوٗرہٕ ہُرتھ چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

پھری ہیتھ یہ عشقُن ولولہ   سعندری پے مرتھ اُسیم زولاہ

وُزہٕ نٲوس ہندرہٕ ہرتھ چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

وُنی بہٕ دِمس یارہٕ بلَن   تھارُن منز آرہٕ ولَن

لارس پیتہ مارہٕ مرتھ چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

نٲگراے گوو پاتالی یے   زولُکھ ژیہٕ پان ہی مالی یے

پاری پاری چانے ہیمرتھ چھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

یندرس ہیتھ دوُن کاگُن   ہیتزیٲژ چھکھ فکرِ ملَن

سیندرہٕ ڈیکس میل کیاہ رژھے   آرہٕ کرتھٕ چھے بدوٗل جمال

ہانکلہ ہٹس بوزم برس   پراران اُسس دِلبرس

نیندرے وُژھس چھُندریمژِ ہے — آرِ کرِتھ ہے بدوَل جمال

گوشُن وتھرس پوشہ پرِنگ — چھاوِ ناسہ میٲنی ببرِ لنگ

لولہ سان رٔنمس نیامژِ ہے — آرِ کرِتھ ہے بدوَل جمال

ستہ کُنہ بینہ میٲنے وَتے — وَنتو چھُنہ کیشاہ لارُن ییتے

اوّل میژِ ہے آخر میژِ ہے — آرِ کرِتھ ہے بدوَل جمال

جانباز گرِ کٲتیشاہ قلم — ہاوسہ چانہِ برِی برِی ہلمَ

یارِز مہ ژاو آرز ہمژِ ہے

آرِ کرِتھ ہے بدوَل جمال

لہ فرض کیجیے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو؟ (دگنجو)

غزل

اُلفتک ہاوِتھ اِشارِ دلقرارِ دِلبرو

جود کوٗرتھم جادٕی گارِ دِلقرارِ دِلبرو

ایہِ کِمہ تٔکی ٹارِ وچھتھم مایہ دٔولتھس اے نِگار

دارِ تصوٗر تھم [illegible] خارِ دلقرارِ دِلبرو

شرمہٕ دادے حالِ دِل یِژھ کاٗلی کرٕ ہیوٚک مَنٛے وَنٕتھ
گاٗمہٕ اَندری پارٕ پارٕ دِلقرارٕ دِلبرو

کُن ٹھوٚوٕتھ ناساز قولَن کیٛاہ مَحول َن اعتبار
اَزلہٕ اَسہٕ دوہَن گژھو دوٚچارٕ دِلقرارٕ دلبرو

ژٕ ستم دوہ یاوٕنکۍ نوٚن دٕزاو وٲتِتھ شامِ غم
ژاٗنہٕ اَمارٕک سِتارہ دلقرارٕ دِلبرو

دوٚرٕ دوٚرے مست عاشق ژوٚرِ ژھاین چھی وچھان
پھیر چمنن وارٕ وارٕ دلقرارٕ دِلبرو

سورنو کاٗشہٕ ژھےٚ روزان لوکہٕ چاٗرک چکہٕ چاو
دِل شکستن کر مداراہ دِلقرارو دِلبرو

شرٕ کٕر پانہٕ ٹوٚرٕ ٹوٚرِ چاوٕتھس خوٗنِ جِگر
یور پھیر کھر نا دوبارہ دِلقرارٕ دِلبرو

نازٕ کٕرے جادوٗ پٕرِتھ جانباز کوٚر تھس بیقرار
برٕ گُل سیٛنٕم بہارہ دِلقرارہ دِلبرو

غزل

اَسہٕ وُن بے وفا دِلبرا اَسے کُن بے حجاب پیہٕ نا
لوٚہے مٔنز لولہ سان لٔلہٕ وون سُلے پھولِمت گولاب پیہٕ نا

لیکھِت ہیٚٹھ کے رٔتہٕ نامہ بہٕ سوزِس صُبحہ تہٕ شامہٕ
ژٔٹن بے تاب چھس جامہ خطس اُکی سے جواب پیہٕ نا

ژٕہٕ گژھتے اَستہٕ پأٹھی وَنتس یہٕ کوتاہ مینٔوہ ٹھلو گُس بہٕ مس
عُمر سۆرم کران تَس تَس بران شیشن شراب پیہٕ نا

سَہمہٕ نا از ہوس او سُم بہٕ چھاوٕنی قہوہٕ ہس سُم اُرم
میہٕ حوٗرے شۆرہٕ پانس چھُم شبابُک آبِ ناب پیہٕ نا

گچھہ کُنٹھ بال چھس پٔاران اچھ دٔار آرہٕ گژھ تھاران
وُچھنے دارہٕ ابر پارہ لاران شہٕ حُسنُک آفتاب پیہٕ نا

پۆت چھم اچھ گژھن وُورے وَتہٕ وُچھان مستوٗرے
نظر بازن بہٕ حُن ژٔورے چھُم مرنُن انقلاب پیہٕ نا

برس پینٹھ سر تھوٗتھ بالی کرس بر حال دل حائلی

سوالن دردہ کیٚتن کالی بر نرمی اکھ جواب ییہ نا

وزن چھُم زہرو بم سوزس گژھن منز پارنے روزس

غزل جانبازنے سوزس سیٹھاہ چھُم اضطراب ییہ نا

غزل

کس باوہ یم افسانہٕ تےٚ ژوٚرے ژوٚلم جانانہ تےٚ

حوٚرے تھوٚوُن ارمانہٕ تےٚ ژوٚرے ژوٚلم جانانہ تے

مایے وُلیتھ ثناوِتھ ژوٚلم داغِ جگر تھاوِتھ ژوٚلم

باوِتھ کمس بہٕ زانتےٚ ژوٚرے ژوٚلم جانانہ تے

شیٚچھی سوزنہٕ ہس اکھہ وادہ ہسے لاگیتھ ژوٚلم کوٚت داوہٕ ہسے

صنا پر کرِتھ شری پانہٕ تےٚ ژوٚرے ژوٚلم جانانہٕ تے

ییمہٕ ہس پیتہٕ کنہٕ چھُم نہٕ تاب مستور کرنس بے حجاب

نالہ زٹن نالانہ تے ژوٚرے ژوٚلم جانانہٕ تے

مَس چاوُنس ویتہ راوُنس بے ہوش از خود تراوُنس

از عقل چھس بیگانہ تے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

ژراوتھ ژالتھ یمبرزلے یاوِتھ میہ نندر مسوّلے

چھس بوزمبرس پرَاران تے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

رُوشتھ ژوُلم تراوتھ کمن بلبُل جُدا گوو از چمن

گُل گے میہ خارستانتے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

ییہ نا بہ وتھرس فرشِ زر باوس پنُن سوزِ جگر

باوس دِلُک غمخانہ تے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

تراوتھ پریشان سُنبلن خالِ سیاہ مشرٔ کاکُلن

دامِ بلا بیچانہ تے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

دلبر چھہ مادر سائرِ ڈل یا شالمار نتہ نشیل بل

بلبُل چھہ گُل چھاوان تے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

یا اچھہ وَل نتہ ژرار گوو یا چھاوِنے گلزار گوو

درباغ چمنستانتے ژُورے ژوُلم جانانہ تے

ڑاران لوٗ سپس لارہ کوت دیدار دیہ نا مارہ موت

ژھاران بہٗ عشقِہِ دانہ تے ژوٗرے ژوٗلمٗ جانانہ تے

جانباز بہٗ دوٗریر کرذِرس خمہ رشید رویس گمھہ کرس

شمعس پتہ پروانہ تےٗ ژوٗرے ژوٗلمٗ جانانہ تے

غزل

مُبارک لولہ کیس باغس پھوٗلمٗ پوشہ چمن اِمشب

سموٗ لب تشنہ مُشرادِتھ ملالن تےٗ غمن اِمشب

وُچھم مویس کرِتھ شانہ پری رو مست متانہ

کوٗرِس بہٗ یوٗت دیوانہ تمی زُلفِ خمن اِمشب

پیِیم از ردشہِ پوشہ موت پتھ سونتک ہوا لوت لوٗتے

دِلک دیرینہ تپ سوت سوت بظاہر چھمٗ ہمن امشب

پھوٗلمٗ دل تےٗ ژوٗلمٗ کینہ مُنوّر گوم آئینہ

وُہہ وُن آتشِ سینہ گزھیم نا یاسمن اِمشب

طبیبس لوله کِس ڈُنی توم کو تاه ژالہ وہ ڈِنی دڈور ہیر

ھتو ہم دستِ شفا بہ نبضن مُشراہ ہم غمن اِمشب

دِ نِتھ اَیِل یہِ افسانہ نُنِتھ دِن یامہ بے گانہ

چھُ عاشق سوے بُتخانہ حیا ترأوِتھ نمن اِمشب

چھُ عُشقُک جذبہ زور آور ونہم سُے کینہ ور کافر

ژلیم میہ سِرش کرأمنی شر لہ لے اندر ہیمن اِمشب

بُمنِتھ سُے داد ہمرازن وِنِتھ اَدِہ زون جانبازن

ہیمن مخمور اندازن سہ خنور چھس نمن اِمشب

غزل

یاوُن زاین گِنڈ دُنم پرژھِ نے　　بتیہِ آلرِشِنے نقاوس یان

دوره ہوور اُلران کوّر نم وِژِنے　　بتیہِ آلرشِنے نقاوس پان

فِتنہ گر چشمن خُمارہ ہرشہ نے　　روبرو وُچھنس دَرِہ کس جان

وَسہ کِس مشز تیلہ کڈاین ترِژنے　　ہتیہ آلرشِنے نقاوس یان

ہیٚرہ پیٚلہ ڈیٚکھُم ہیٚرہ کُن اژنے   سُنہٕ پوش اُسس شیٚرِ لاگان

ہوش وِیسرِ وونم گوم رٕفیٚر گژھ نے   بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

ماچھ ملناوس لوٗلہ شربژہ نے   گُلاب عطرے ناوس پان

کھیٚیہ نا میانے اکھ نیامژہ نے   بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

کرہ کیشاہ بائی گژھ توم ہمرژہ نے   دودن ہمند سودا چھُنہ پھیران

کھُری مَتہ اُنی تووم شُری حرکژنے   بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

غارہ میٚہ ٹھاوِیوم مارِ کرژنے   سورہ سامانہ جورِ ماران

رژھ رژھ کم رگلہ میٚسرژہ تلِ عوژنے   بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

عاٗب کیاہ مردن لولہِ غابژنے   ژالہٕ ییس کتھ سِے بَنہِ انسان

ہنجہ کتھ کرنس چھینہ لوکہ پژنے   بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

ژاۓ وِتھ آزاد او حرّی فژنے   زانِگ زاۓ نتھ ماۓ نتھ آن

چھانگ پور کرنے پان منز رژنے

بیٚیہ آلژنے ٹھاوس پان

غزل

سنیاس لاگِتھ پھیرِس دَنِنے ٹاٹھو یاونِنے کرٕنم گرٛاے

حالہٕ اَکہٕ حالِ دِل کرٕہٕ ہَس کینہٕ نے

ٹاٹھو یاوَن نے کرٕنم گرٛاے

عشقُن تیرِ یَس وٲلِنجہٕ نَسِنہٕ نے کرٕہٕ تَس عالمَ قِصہ تہٕ نیٛاے

برٕہٕ کیٛاہ چھوکہٕ لَد دِلہٕ کِہِن کھٮ۪نہٕ نے

ٹاٹھو یاوَن نے کرٕنم گرٛاے

ہیٚہ تھٕرٕ واوہٕ سیتھٕ آیس چھیٚنٛہ نے پایَس پَتٕہ نابے پرواہے

پھولنَم تازہ گُلزار دَدٕ وَنہٕ نے

ٹاٹھو یاوَن نے کرٕنم گرٛاے

پرٕنگ وٕتھراوس ژٕندَن وَنہٕ نے مُشکہ تہٕ گونگہٕ سیتھٕ ناوس جاے

پوشہٕ مۄت پھیرہٕ ناپوشہٕ آنگن نے

ٹاٹھو یاوَن نے کرٕنم گرٛاے

مێنہٕ تٕس دٕور پیوو دُشمن نے   چھێلی چھێلی چمہٕ ہاتمی سندرٕ پا ے

کرہ یُس پیوند آمین پنہٕ نے

ٹاٹھو یاون نے کرٕ نم گرٕا ے

گامن تہٕ شہرن بتیہٕ پرگن نے   جایہ جایہ ژھانڈن یاون را ے

بُلبُلہ سندر پاٹھو پھیرہ گُلشنہ نے

ٹاٹھو یاون نے کرٕ نم گرٕا ے

پیرن تہٕ ساون بتیہٕ برہمن نے   پھیرتھ آیس شیرتھ را ے

ژھصہ پہ چھے رصہ پہ ہشنز دوپنم ہمنہٕ نے

ٹاٹھو یاون نے کرٕ نم گرٕا ے

دمہ دمہ تمی ہشنز لے چھم گنہٕ نے   مایہ سیٹھی کرہ ہس لول متہ لا ے

بے پرواہیس کرٕ توم کنہٕ نے

ٹاٹھو یاون نے کرٕ نم گرٕا ے

دنہٕ گیاہ غارن بتیہٕ دُشمنہٕ نے   پنہٕ نی دوستن ٹھوٗکر نم بنیا ے

دٕور بتیو آزاد ژٕور زن ونہٕ نے   ٹاٹھو یاون نے کرٕ نم گرٕا ے

غزل

لگہ یِہ ساٗلہ متہِ لالہ یاگراوس کنہٕ بوز واوس وٕنہٕ یِہ زار

ننٛدرِہ بون یاوٕن وندیہ ناوس کنہٕ بوز واوس وٕنہٕ یِہ زار

کرِہ یِہ حاٗلی دِلہٕ کی ہاوٕس اُستہ پاٗٹھی وٕنہ یِہ وِلّہ تہٕ زار

پان دٕتھراوے جان ورتاوٕس کنہٕ بوز واوس وٕنہٕ یِہ زار

واۓ جبتھس مولہ تلہٕ لاۓ جی تھس داوس گاۓ جی تھس سعہ نہ کی پاٗٹھی درنار

میٖترِہ موٗل کوٚر تھٕم دژوگی ہے باوٕس کنہٕ بوز واوس وٕنہ یِہ زار

عُشقہ سُنز ژوٗرس آدم کھاوٕس عاشقن ہُند چھُنہٕ اپوان عار

ژھوہ دِنی پنہ نی دوہہ اُکہٕ ہاوس کنہٕ بوز واوس وٕنہٕ یِہ زار

خونِ دِل پنہ نے زوٗنہِ وٕنھراوس تی چھُم آدن تی چھُم کار

تازہ تازہ ماز کھیوٚن پننےٚ ہاوس کنہٕ بوز واوس وٕنہ یِہ زار

لہٕ کھیار پننےٚ آیت لھاوس چھعہ کہ لد واۓ لنجہ ژٕلہٕ ہیٚم بار

مرِہ ماکرِہ کیشا ییٖتھ چکہٕ حاوٕس کنہٕ بوز واوس وٕنہٕ یِہ زار

یاوَن ببرے واو کرہٕ ناوُس تاوَن دُنیا برٛم باگٕزی گار

سورہ ییٚلہٕ یاوُن سۄرَن ہاوُس کتہٕ بوز واوس وَنہٕ یو زار

ژھینپہٕ ژھینپہٕ لأرِتھ ووچھ مٲنز واوس نالہٕ متہٕ رٹِہٕ ہٲن لالہ رُخسار

وِلہٕ تِہٕ زار آزادٕنی باوس

کتہٕ بوز واوس وَنیہِ زار

غزل

لُٹیٚے لول آم ییٚنہِ وُچھہٕ ہٲن تےٚ وَن تےٚ کتہٕ ربیوٗچھ یار

ییٚچہ ناوسُس وُنہٕ آدَن تےٚ وَن تےٚ کتہٕ ہیوٗسٹھ یار

ہیسہ ویسہ راوُنس ییٚمہِ سۄخنن تےٚ تِی چھُنہٕ وَنہٕ نَس وار

وَنہ ہا بأگلی دزہٕ ماوَن تےٚ وَنتےٚ کتہٕ ہیوٗہٹھ یار

وِصلکہ شبہ ییٚلہٕ ییٚچھ اَسہٕ تَن تےٚ ترٛاوی نم زُلفِ شہمار

نرہ شاند تھاوِہ مَس زِہ سرفن تےٚ وَنتےٚ کتہٕ ہیوٗسٹھ یار

ژیہ ییٚمیوٗ کرُکھ نےٚ ٲدپزہ یَن تےٚ یوٗت گُس جو دُو گار

ژیہ تہ میہ از پچھ اُس ہلہ ون تے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

ہمہ چھس خمدار سوہ مہ چشمن تے
گگہ ہنتھ لولہ گفتار

چمہ خمہ کھتھ ہتھ محرابن ستے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

مالہ متھ عاشق دڑاے سائلن تے
بوزان ساز و سیتار

کھتہ تارہ اَسہ تس یارہ بسترہ وتہ تے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

دِتہ سے میانی کتہ کے سون تے
ہیتہ سے وعدہ قرار

رنمہ ہس یانہ چھس اندیشن تے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

فندہ اکہ بازندہ باز انتن ستے
نازنین خوش رفتار

چھاوہ نالولہ کہن پوشہ ہلمن تے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

آواز ژاو بیلہ آزادن ستے
ہوشہ آسے خوش گفتار

مشکدار پوشہ وارہ جوش لوگ زن تے
وَ ستے کتہ بیوہٹھ یار

غزل

مدائنو پردہ روپس تُل
بہ لاگے دردہ ہی تہ گل

مسائے لاگ بے وفا بلبلو
بہ لاگے دردہ ہی تہ گل

ووہ لو میانہ کالہ بو مبورو | اُچھن ہندہ گاشہ پتہ نورو
سُلے یمبر زلے ویور تُل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
ووہ لہ متہ یم بہانہ ترٛاو | سوہ کمہ سہ لنٛڈ ٹہنٛھنہ لوگمت دُواو
سہ کُس گُل یچھنہ وُچھ بُلبُل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
ووہ لو میانہ لوہ کچارو وسے | زلہ وینہ نو بہارو وسے
دماہ ژھوہ مار دوہ چھسے سُل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
سرزے یتھ پاٹھی میترہ منزِ تیل | نتہ یتھ آبہ پیالس اَنیل
ریتھے پاٹھی تس تہ میہ کوہ میٛل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
میہ او سُم دُشمنی ہُند زر | خبر آسم نہ اسے دلبر
چھہ ماران دوستی بلکل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
بدن زیبے پوش تلی چھسے پور | نتہ دُرٛ عدن مشہور
قدن چانی روزِ محشر تل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل
میہ چانے دیرہ ژالم تیر | اَنم تاہ ویرہ ژھانڈم پیر
پھولم بنیہ مُشکدار کاگُل | بہ لاگے دردہ ہی پتہ گُل

درے کنہ لایتھم زورہ   پھٹرتھم شیشہ مندورہ

مدانو دِل پھٹن چھنہ گل   بہ لاگے دردہ ہی تہ گل

کران آزادنے تقریر   چھہ زن واٹ لنجہ یوان تیر

چھہ پیزی پاٹھو خستہ جان بلکل

بہ لاگے دردہ ہی تہ گل

غزل

کامہ دیو لاگیتھ جامہ گولابی   وچھتہ بے تابی سانی یے

خاصہ زربافتہ نالی کیمخابی   وچھتہ بے تابی سانی یے

نازنین پادن تازہ گرگابی   کنہ دور ہندوستانی یے

نالی اطلاس تہ خاصہ پنجابی   وچھتہ بے تابی سانی یے

نورہ ژھتہ ماران یتہ ماہتابی   شر ژلہ امہ نورانی یے

بہ پدن پکھ نتہ تو تہ یتہ خابی   وچھتہ بے تابی سانی یے

ینہ روے وچھنس گیہ نایابی   تنہ چھم دل راوانی یے

ڈُڑھ وائم لنجہ ماگڑھ خرائی
وُچھنہٕ سیلے تائبی سائنی ییے

دوُرہ بڑم رائونس لوله گردائی
دوُرہ چھم دولہٕ وُچھائنی ییے

نکھ ہتھد مارنس معہ کھر حجائبی
وُچھنہ سیے تائبی سائنی ییے

سوز ساز عشقن تازہ تیزائبی
کرٕتم ضنایہٕ جوائنی ییے

نہ چھم تل آبہٕ تہٕ نہ چھ بیٹھوائی
وُچھنہٕ سیے تائبی سائنی ییے

دردم ہیبہٕ رشے گوم زرد گوہلائی
جرٕیہٕ جرٕیہٕ اُشک ہارائنی ییے

خوشک لب تھاونس تشنہ سالائی
وُچھنہٕ بے تائبی سائنی ییے

آزاد مارہ کوٗر لُتہٕ لُبائی
ژلہٕ ہاتس تہٕ ہارائنی ییے

چھُنہٕ اوباش تہٕ چھُنہٕ شرائی
وُچھنہٕ بے تائبی سائنی ییے

غزل

پمہ دِکہٕ طوٗرچ نوٗرہٕ مشعلی ییے
اُسہٕ دِلی دِلی ییے ہاو دیدار

درد دِکہٕ باغچ تازہ میوٗ لی ییے
اُسہٕ دِلی دِلی ییے ہاو دیدار

اَلہ ورنی دۄر چھی کاکُلن تٕلی یے
چھم لَوُن کیاہ سپھےٚ ماہ رو خسار

روے چوٚن رنگین موے وُلہِ وُلی یے
اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

کالہٕ نۆ مبۆرنی ییٚمبرزٕلی یے
ژیٚنے پٮ۪ٹھ ژٕووُم گرٕ نہٕ بار

باز بیترٕ وَنہٕ ہے راز نازٕلی یے
اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

گژٲیہٕ چھکھ ماران ژھایہٕ ہٕلی یے
ہوش ویٚسراوان چوٚن رفتار

ہرنہٕ منز جنگلن دژاسے ژٕلی ژٕلی یے
اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

زاوٕجہِ کمھتہٕ چانہٕ زن چھ دۄرہٕ پھٕلی یے
دند چانٮ۪ قندہٕ پھلی خندہٕ گُلزار

بندہٕ بندہٕ کٔری نٹھک طوطہٕ اَدہٕ گٕلی یے
اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

وارہٕ وارہٕ بُرقہٕ تُل نارہٕ وُزملی یے
حیس چھُنہٕ تھاوان چوٚن خُمار

اَسہٕ وٕنہٕ دٔہانہ چیٚتہٕ مَس گٕگٕری یے
اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

ژالہِ نا آزاد کار چانٮ۪ ہٕلی یے
ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص چھُنہٕ میلان ساسن مٕلی یے

اَسہٕ وٕلی وٕلی یے ہاو دیدار

غزل

چھُم بُلبُل در عذابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

گولابو آفتابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

پھولان دِل چانہِ نوٗرانہ
اُسان چھن غونچہِ دہانہ

بہارکہِ آب و تابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

ہُران چھُے مُشک منز باغس
کران کیشاہ تازہ دِماغس

پھولہ وِنہ ماہتابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

نوان دِل چھن پھولوُن روُے
وونزِلی جامہ بدن خوشبوے

وُچھن ژیتے کُنُ ثوابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

وُچھتھ چھن رنگ تہِ بیتہِ خمارُ
ژیتس پیوم یارہٕ سُند روخسار

دِلس روٗدُم نہ تابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

ژیہ کس سیتی یارہٕ لوگیو دِل
مُکہِ پامن بہ لائجتھس رِگل

ہنن روے کور ہتھ خابو لو
کتیوٗ پھولہم گولابو لو

سَتھہٕ وُرِی شی میٚہ ترأوِ تھَم غَم — کرُتھ میأنی ہوَس برہَم

تتے کیشاہ دِکھ جوابہٕ لو — کتیُو پھوٚلہَم گوہ لابہٕ لو

ژیٚہ یتھ لوگ دِل میٚہ پرمانے — خبر کیشاہ چھُم ڈیکہ لانے

نہ چھُم آرام نہ تابہٕ لو — کتیُو پھوٚلہَم گوہ لابہٕ لو

میٚہ ژہٕ وُم چانہٕ پوٚژھہِ ازتام — دوہَک عشرت شبک آرام

ژیٚہ تے تھاوِ تھَم حجابہٕ لو — کتیُو پھوٚلہَم گوہ لابہٕ لو

غزل آزادؔ نی بوزان — چھُنہٕ حیس عاشقَن روزان

پِوان زَن چیٚتھ شرابہٕ لو

کتیُو پھوٚلہَم گوہ لابہٕ لو

غزل

گُل پھوٚلِ میٚہ لولہٕ باغس — آمے بہار لتُو یے

بُلبُل چھُہ پوٚش چھاوان — بے اختیار لتُو یے

میٚہ ہو آم عشقُنی غم — تھاوَن بسینہ ہمدم

جگرکۍ کبابہ پرُٕ دم   کرُٕس تیار لٲگتھ یے

دِل زولنم میہ لولن   نیوٗنم قرار ہولن

غارِن ہندین مخولن   کیٛاہ اعتبار لٲگتھ یے

چاٲرِتھ کمانِ ابرو   مٲرِتھ ژٕ ژولمُ پری رو

لٲرِتھ پتہ یِمس بہٕ   کھاٲرِتھ پہ مار لٲگتھ یے

کھاٲرِتھ شِکن جبینہ   روٗٹھنم میہ سخت کینہ

سیماب زَن بسینہ   چشمُ انتظار لٲگتھ یے

یس پتھ میہ روو آدَن   پروا تِمس نہ از من

ہوونم نہ روے ژٕ چھتن   میونُے مزار لٲگتھ یے

ہا صُبحِ کے ہواوہ   وَنتس ژٕ میانہٕ گژاوہ

آیت کمِس بہٕ تھاوہ   یُتھ لوکہ چار لٲگتھ یے

آزادؔ آز مٲروتھ   نوٗن دزاو پردٕ تھاٲوِتھ

یارَن دِوان چھُ ہاوِتھ

در پردٕ کار لٲگتھ یے

غزل

جانٛگ پرداے چھُکنہٕ جانبازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

قوٗربان تہٕندِس ناز و اندازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

اَدی ڈیٛوٗ ٹھُم رُوے طنّازَس
بند میٖہ و تیٖس ریٖم سأری سیٚے

چھُم نہٕ حیٚس وَنہٕ کَس محرم رازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

خُمّار پوٗشہِ تَنہٕ خنجر بازَس
بہٕ ییٚمِس سیٖنہٕ دأری دأری سیٚے

مارہِ مے واد چھا شرٛاکہٕ تہٕ مازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

تازہٕ کوٗنگ لاجوم خاصبرہٕ مازَس
تَس چھُکنہٕ وفادأری سیٚے

شوٗب کیٛاہ میانِس سوٗرُس تہٕ سازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

حال کیٛاہ موٗلوٗم آتشبازَس
شورَس کیٛاہ کوٚرنأری سیٚے

توٗ شان سالرِ شأدی مہرازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

بُلبُل اَتھہٕ لوٗگ ییٚلہِ شہبازَس
ژٲلِہ کوٗت پکھ مأری مأری سیٚے

سوٗزکُس بوٗزہٕ تَس خوٗش آوازَس
تیٖر اندازَس پأری سیٚے

لاگِتھ سونٕہ کی نیاس درواز٘س　　ہیٖرٕ بوٚن لال جٔرۍ جارٕۍ یِیے

بندٕ گی شوٗبہٕ تَس بندہ نواز٘س　　تیٖر اندازَس پارٕۍ یِیے

سُلطانِ محموٗد زانہٕ ایاز٘س　　ترٲوِتھ سَر تہٕ سردارٕۍ یِیے

معنہٕ شہٕ ووُچھِ زانہٕ شہناز٘س　　تیٖر انداز٘س پارٕۍ یِیے

آزادٕ نی سے خاصہٕ انداز٘س　　شوقہ وٲلی زانَن سارٕۍ یِیے

لوٗب کشیٖرِ ہِند آو شیٖراز٘س
تیٖر انداز٘س پارٕۍ یِیے

غزل

عیٖد چھُم تہٕ قربان سَر کرے بوز تَم سوال اے نازنین
ژے نتہٕ ادٕ کَس پیٚتھ مرے چونٕے چھُم مال اے نازنین

گُگِ گُگِ بدن میٖون شِشہٕ مٲنزٕ جوٚین اندر لوٗگ داگٕنی داگٕنی
کُنہٕ وارٕ ہیٚنز ڈیشُم نہٕ چأنی مستانہ چال اے نازنین

کھائِلی مالہ نائِلی کس مسولے مَژھہ بند مَژھن اطلس ہلے

طوٗمارٕ ڈٕیکہ ہسے تنٛدلے جوہر تہٕ لال اے نازنین

خون تشنہ قاتِل پُرخمار بنگالہ آمت جودگار

ہیٚتھ فوج اَندر اَندر بے شُمار چانٛژ سوٗرمہ لال اے نازنین

زُلفن اویزان کیاہ زٕبر دِل عاشقن ہینٛدی سر بسر

پیٚتھ پامٕ پھٹو ظُلمُتس اندر آسان چھہ لال اے نازنین

جدول ہُمن شوٗبان کیشاہ نزدیک تَتھ موے سِیاہ

زَن کالہٕ اوٗبرس تَل پناہ روٗزِتھ ہلال اے نازنین

پرٛزلان جامَن منٛز بدَن شیٖشس اندر شراب زَن

اَوِیٚل کمر زُلفُکُ شکن ژالُن محال اے نازنین

بیٚلہٕ محشرس منٛز ہیٚتھ نیٚیے آزادؔ چانٛژ آلوٗ دییے

وُچھنے ژٕہ آکھ تتھ قُلفیٚے تژ اُوِتھ ملال اے نازنین